e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 310 Tuesday , August 11 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۱۰) لکھنؤ، بروز منگل ۱۱-اگست ۲۰۲۶ء، مطابق ۲۷-صفر المظفر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

لوک سبھا میں بغیر بحث کے ٹریبونل اصلاحات بل منظور

نئی دہلی، 10 اگست (یواین آئی) لوک سبھا میں مانسون اجلاس کے آخری ہفتے کے پہلے دن پیر کو بھی اپوزیشن ارکان کا ہنگامہ جاری رہا، جس کے باعث دو بار کارروائی ملتوی ہونے کے بعد پریزائیڈنگ افسر جگدمبیکا پال نے ایوان کی کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی کر دی دو بار کارروائی ملتوی ہونے کے بعد جب دوپہر دو بجے ایوان کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی تو اپوزیشن ارکان ہنگامہ کرتے ہوئے ایوان کے وسط میں آ گئے اور گزشتہ ہفتے کی طرح نعرے بازی کرنے لگے۔ پریزائیڈنگ افسر نے ارکان سے ہنگامہ نہ کرنے اور ایوان کی کارروائی خوش اسلوبی سے چلانے میں تعاون کرنے کی اپیل کی۔ اس دوران پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ کانگریس اور اپوزیشن جماعتیں اجلاس کے پہلے دن سے ہی پارلیمنٹ میں وزیر داخلہ امت شاہ کے بیان کا مطالبہ کر رہی ہیں اور اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی بھی یہی مطالبہ کر رہے ہیں۔

چندہ چوری معاملہ پر سپریم کورٹ میں سماعت اگلے ہفتے تک ملتوی

نئی دہلی: (ایجنسی) ایودھیا کے شری رام مندر میں چندے اور چڑھاوے کی مبینہ چوری اور مالی بے ضابطگیوں کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کرنے والی 4 عرضیوں پر سپریم کورٹ میں پیر کو ہونے والی سماعت ملتوی ہو گئی۔ عدالت اب اس معاملے کی سماعت اگلے ہفتے کرے گی۔ سماعت کے دوران اتر پردیش حکومت کی جانب سے معاملے کو دو ہفتے کے لیے ملتوی کرنے کی درخواست کی گئی۔ حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ اس معاملے میں پیش ہونے والے سالیسٹر جنرل تشار مہتا دستیاب نہیں ہیں، اس لیے سماعت کو آگے بڑھایا جائے۔ جس کے بعد عدالت نے معاملے کی سماعت اگلے ہفتے تک ملتوی کر دی۔ یہ معاملہ ایودھیا کے رام مندر سے متعلق چڑھاوے اور اس سے جڑے مالی معاملات میں مبینہ بے ضابطگیوں کی تحقیقات سے متعلق ہے۔ عرضیوں میں پورے معاملے کی آزادانہ اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

حکومت اور اپوزیشن کے درمیان نہیں تھم رہا ہے گھمسان

'امت شاہ کی خاموشی یعنی تشدد کو منظوری'، طلبا پر پولیس بربریت معاملہ میں راہل گاندھی نے پھر کیا حملہ ◻ وزیر داخلہ بیان دینے کیلئے تیار، رجیجو کی اپوزیشن سے اپیل، ایوان میں نہ ڈالیں خلل

نئی دہلی: (ایجنسی) پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان زبردست سیاسی گھمسان جاری ہے۔ اسی ہنگامے کے درمیان حکومت کی جانب سے ایک اہم بیان سامنے آیا ہے، جس سے سیاسی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی مسلسل مطالبہ کر رہے تھے کہ طلبہ کے احتجاج اور ان سے متعلق مسائل پر مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ ایوان میں جواب دیں۔ اب مرکزی وزیر پارلیمانی امور کرن رجیجو نے کہا ہے کہ اس معاملے پر وزیر داخلہ امیت شاہ ایوان میں جواب دیں گے۔

لوک سبھا کی کارروائی ایک بار پھر ملتوی کر دی گئی۔ تاہم، حکومت نے کہا کہ وزیر داخلہ امت شاہ طلبا کے معاملے پر بیان دینے کے لیے تیار ہیں۔ اپوزیشن مطالبہ کر رہی ہے کہ طلبا سے نپٹنے کے لئے پولیس نے جس طرح کا رویہ اپنایا اس پر وزیر داخلہ کو جواب دینا چاہئے۔ ابھی تک اس پر حکومت کی طرف سے کوئی واضح جواب نہیں آ رہا تھا۔

دریں اثنا پیر کو پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ وزیر داخلہ طلبہ کے مسائل پر جواب دینے کے لیے تیار ہیں، لیکن اپوزیشن کو تحمل سے سننا چاہیے۔ رجیجو نے اپوزیشن پر زور دیا کہ وہ وزیر داخلہ کے جواب کے دوران ہنگامہ نہ کریں۔ اس کے بعد ایوان کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی تاہم اپوزیشن نے احتجاج جاری رکھا۔ امیت شاہ، جواب دو کے نعرے آج پارلیمنٹ میں گونجنے لگے جب اپوزیشن کے اراکین پارلیمنٹ اپنے مطالبات پر زور دیتے رہے۔ اپوزیشن کے ارکان پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ کمپلیکس کے اندر احتجاج کیا اور اصرار کیا کہ شاہ احتجاجی طلباء کے خلاف کی گئی کارروائیوں کے بارے میں ایوان سے خطاب کریں۔

لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی لگاتار اس ایشو کو اٹھا رہے ہیں اور جوابدہی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ آج انھوں نے ایک بار پھر سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر سخت تبصرہ کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ "امت شاہ کی خاموشی صرف نظرانداز کرنا نہیں ہے، بلکہ یہ تشدد کو دی گئی منظوری ہے۔"

راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ "پیلیٹ گن، کیل لگی لاٹھیاں اور آنسو گیس کے گولے... پُرامن طریقے سے صرف اپنے مستقبل کے بارے میں سوال پوچھ رہے طلبا پر ان سے حملہ کیا گیا۔ پولیس نے لڑکیوں کو پیٹا، کئی کے پرائیویٹ پارٹس میں چوٹیں آئیں۔ نابالغ کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "مودی حکومت سوالوں کا جواب ایسی بربریت سے دیتی ہے۔ اور وزیر داخلہ؟ تقریباً 20 دن گزر چکے ہیں، لیکن امت شاہ اس معاملے پر جواب دینے کے لیے پارلیمنٹ تک نہیں آئے۔ بحث کے لیے اپوزیشن کی ہر تجویز کو ٹھکرا دیا گیا ہے۔"

طلبا پر ہوئی بربریت اور ظلم کے لیے امت شاہ کو مبینہ طور پر ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ "ان کی خاموشی صرف نظرانداز کیا جانا اور غلطی نہیں، یہ تشدد کو منظوری ہے۔ وہ یا تو گنہگار ہیں یا پھر نا قابل" ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں کہ "ہم سپریم کورٹ کی نگرانی میں جانچ کا مطالبہ کرتے ہیں، اور جب تک انھیں جوابدہ نہیں ٹھہرایا جاتا، یہ جنگ نہیں رکے گی۔"

کانگریس ایم پی پرینکا گاندھی واڈرا نے کہا کہ جب تک وزیر داخلہ پارلیمنٹ میں بیان نہیں دیتے تب تک تعطل جاری رہے گا۔ انہوں نے نامہ نگاروں سے کہا، "میرے خیال میں اس وقت تک تعطل جاری رہے گا جب تک مرکزی وزیر داخلہ پارلیمنٹ میں بیان نہیں دیتے۔ کانگریس جنرل سکریٹری اور ایم پی کے سی وینوگوپال نے واضح کیا کہ کانگریس پارٹی شاہ کے بیان کے بغیر تعطل کو ختم کرنے پر راضی نہیں ہوگی۔ کانگریس لیڈر نے مزید الزام لگایا کہ پولیس نے نوجوان خواتین کی پٹائی کی اور کچھ طالب علموں کو زخمی کیا۔ گاندھی نے کہا کہ سیکورٹی فورسز نے پارلیمنٹ سے 500 میٹر کے فاصلے پر طلباء پر وحشیانہ حملہ کیا جو براہ راست ایک شخص یعنی وزیر داخلہ امیت شاہ کو رپورٹ کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تقریباً 20 دن گزر چکے ہیں، لیکن امت شاہ جواب دینے پارلیمنٹ میں نہیں آئے ہیں۔

ترنگا آزادی پسندوں کی انمٹ کہانی کا نام ہے: سی ایم یوگی

گورکھپور۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گورکھپور میں پیر کے روز ترنگا یاترا کا آغاز کرنے سے پہلے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندستان کا ترنگا، مجاہدین آزادی کی اٹوٹ داستان کا نام ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں پیر کے روز گورکھپور شہر میں شاندار ترنگا یاترا نکالی گئی۔ نگر نگم احاطے سے ریلوے اسٹیشن چوک تک تقریباً ڈھائی کلومیٹر کی اس یاترا میں حب الوطن کا زبردست جوش و خروش دیکھنے کو ملا۔ راشٹر پرتھم کے جذبے کے ساتھ ہاتھ میں ترنگا لیے پیدل مارچ کر رہے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا ساتھ دینے کے لیے ہزاروں قدم اسی سمت میں بڑھ پڑے۔ (تفصیلی خبر صفحہ آخر پر)

امریکی بحری ناکہ بندی جاری رہی تو آبنائے ہرمز نہیں کھلے گی: ایرانی وزارت خارجہ

تہران: (ایجنسی) ایران نے امریکہ کے ساتھ جاری کشیدگی کے درمیان آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے معاملے پر اپنا موقف واضح کر دیا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا ہے کہ جب تک امریکہ ایران کے خلاف اپنی بحری ناکہ بندی جاری رکھے گا، آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے ضروری حالات پیدا نہیں ہوں گے۔ تہران میں ہفتہ وار پریس بریفنگ کے دوران بقائی نے کہا کہ ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی فوجی کارروائیوں کے نتیجے میں آبنائے ہرمز کو بند کیا گیا۔ ان کے مطابق اس اہم آبی گزرگاہ کو دوبارہ کھولنے کا معاملہ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران اور آبنائے ہرمز پر عائد کی گئی شرائط سے جڑا ہوا ہے۔ ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم کے مطابق، بقائی نے کہا کہ امریکہ کو اپنی تباہ کن کارروائیاں روکنے اور اپنے رویے میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے، تاکہ دونوں فریق مستقبل کے اقدامات کے بارے میں بات چیت کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک امریکی بحری ناکہ بندی جاری رہے گی، آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے درکار حالات پیدا نہیں ہو سکتے۔ ان کے مطابق امریکہ کو اپنی موجودہ پالیسی میں تبدیلی لانی ہوگی تاکہ آگے بڑھنے کے لیے مذاکرات کی راہ ہموار ہو سکے۔ آبنائے ہرمز خلیج فارس کو خلیج عمان اور بحیرہ عرب سے ملاتی ہے۔ اسے دنیا کی اہم ترین توانائی گزرگاہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ خلیج کے بڑے تیل اور گیس پیدا کرنے والے ممالک سے عالمی منڈیوں تک خام تیل، تیل کی مصنوعات اور مائع قدرتی گیس (ایل این جی) کی ترسیل کے لیے اس آبی گزرگاہ کی اہمیت انتہائی زیادہ ہے۔

ایف سی آر اے پر پارلیمنٹ میں ہنگامہ، 'حکومت اداروں پر قبضہ کرنا چاہتی ہے'

ہندوستان کا کتنا پیسہ بیرونِ ملک جا رہا ہے؟ ایف سی آر اے اور حد بندی بل پر اکھلیش یادو کا حکومت پر حملہ

نئی دہلی: پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوران سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سربراہ اور رکن پارلیمنٹ اکھلیش یادو نے ہندوستانی پیسے کے بیرونِ ملک جانے، غیر ملکی فنڈنگ پر نگرانی اور فارن کنٹریبیوشن ریگولیشن ایکٹ (ایف سی آر اے) سے متعلق مرکزی حکومت سے کئی سوالات کیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو سب سے پہلے یہ واضح کرنا چاہیے کہ ہندوستان کا کتنا پیسہ بیرونِ ملک جا رہا ہے۔ اکھلیش یادو نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ بیرونِ ملک سے ہندوستان میں فنڈ لانے پر مختلف پابندیاں عائد ہیں، لیکن ہندوستانی پیسے کے بیرونِ ملک جانے کے معاملے میں اتنی روک ٹوک دکھائی نہیں دیتی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ حکومت بیرونِ ملک منتقل ہونے والے ہندوستانی سرمائے پر کب روک لگائے گی۔ ایس پی سربراہ نے الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے اقتدار میں آنے کے بعد امیر اور بڑے لوگوں کے 'اچھے دن' آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہندوستانی پیسہ بڑی مقدار میں بیرونِ ملک جا رہا ہے تو حکومت کو اس بارے میں واضح جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے ایف سی آر اے کے استعمال پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ کہیں یہ قانون اقلیتوں کو پریشان کرنے یا دہشت گردی اور ٹیرر فنڈنگ کے خلاف سخت کارروائی کا پیغام دینے تک محدود تو نہیں ہو گیا ہے۔ اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا کہ ہندوستان کا بڑی مقدار میں پیسہ پہلے ہی بیرونِ ملک جا چکا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کو اس معاملے میں شفافیت کے ساتھ اعداد و شمار سامنے رکھنے چاہئیں۔ ان کے مطابق ایف سی آر اے سمیت مختلف معاملات پر پارلیمنٹ میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان اختلافات بھی سامنے آ رہے ہیں۔

ایس پی کے رکن پارلیمنٹ رام گوپال یادو نے بھی ایف سی آر اے کے معاملے پر حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت کسی موضوع پر کچھ کرنا چاہتی ہے تو اس کے راستے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی۔ انہوں نے 'ناری شکتی وندن ایکٹ' کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اسے ووٹنگ والے دن کی رات ہی نافذ کر دیا گیا تھا۔ ایف سی آر اے بل پر رام گوپال یادو نے کہا کہ اس معاملے میں ماہرین کی جانب سے مختلف تجاویز سامنے آ رہی ہیں۔ ان کے مطابق اپوزیشن اور حکومت کی جانب سے الگ الگ باتیں کہی جا رہی ہیں، لیکن انہیں پورا معاملہ درست نہیں لگ رہا۔ ایس پی کی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے بھی ایف سی آر اے بل پر حکومت سے وضاحت طلب کی۔ انہوں نے حکومت سے شفافیت برقرار رکھنے اور قانون و ضوابط کو تمام تنظیموں پر یکساں طور پر نافذ کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایف سی آر اے اور مختلف این جی اوز کے تحت رجسٹرڈ املاک کو نشانہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس سے لوگوں میں خوف کا ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔ ڈمپل یادو نے سوال اٹھایا کہ حکومت کو واضح کرنا چاہیے کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) ایک رجسٹرڈ تنظیم ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قانون سب کے لیے یکساں ہونا چاہیے اور پوری کارروائی میں شفافیت ضروری ہے۔

امتحانات میں بے ضابطگیاں: جھارکھنڈ اسمبلی گیٹ کے قریب طلبہ پر لاٹھی چارج

وزیر اعلیٰ ہیمنت بولے: حکومت طلبہ کے مطالبات پر سنجیدہ، بھوک ہڑتال کرنے والے طلبہ رہنما دیویندر اسپتال میں داخل

رانچی: (ایجنسی) جھارکھنڈ میں جے پی ایس سی اور جے ایس ایس سی بھرتی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف پیر کو طلبہ کا اسمبلی گھیراؤ تقریباً 10 گھنٹے تک جاری رہا۔ شام تقریباً سات بجے پولیس نے اسمبلی کی چار دیواری کے باہر کی سڑک خالی کرا لی۔ اس دوران اسمبلی کے گیٹ کے سامنے ڈٹے طلبہ کو ہٹانے کے لیے پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ کئی طلبہ و طالبات سڑک پر لیٹ گئے اور وہاں سے ہٹنے سے انکار کر دیا۔ پولیس نے انہیں موقع سے ہٹایا اور کچھ مظاہرین کو حراست میں لے لیا۔ صبح تقریباً 9 بجے پرانی اسمبلی احاطے کے قریب جمع ہونے والے طلبہ نے دن بھر میں کئی سطحوں پر لگائی گئی بیریکیڈنگ توڑ دی۔ شام تقریباً 4 بجے مظاہرین نے آخری بیریکیڈنگ بھی پار کر لی اور بڑی تعداد میں اسمبلی کے گیٹ کے سامنے اور آس پاس کی سڑکوں پر پہنچ گئے۔ مظاہرین کو روکنے کے دوران پولیس اور طلبہ کے درمیان کئی مقامات پر تصادم ہوا۔ پولیس نے مظاہرین کو قابو میں کرنے کے لیے واٹر کینن کا استعمال کیا۔ اس کے بعد آنسو گیس کے گولے داغے گئے اور لاٹھی چارج کیا گیا۔ مظاہرین کی جانب سے پتھراؤ کیے جانے کی بھی خبر ہے۔ اس واقعے میں کئی طلبہ اور پولیس اہلکاروں کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

اسمبلی کے گیٹ نمبر ایک کے سامنے نو دن سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبہ رہنما دیویندر ناتھ مہتو بھی مظاہرین کے ساتھ ڈٹے رہے۔ نو روزہ بھوک ہڑتال کے باوجود وہ پیر کو ایمبولینس اور بعد میں اسٹریچر کے ذریعے احتجاجی مقام تک پہنچے تھے۔ پولیس انہیں مبینہ طور پر زبردستی ایمبولینس میں بٹھا کر موقع سے لے گئی۔ مہتو نے کہا کہ حکومت کے ساتھ طلبہ کی تین دور کی بات چیت ہو چکی ہے، لیکن مطالبات پر اب تک کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے تحریک مزید تیز کرنے کی وارننگ دی۔

مظاہرین کے ایک اور طلبہ رہنما رویندر پاسوان نے کہا کہ تحریک ختم نہیں ہوئی بلکہ اب یہ عوامی تحریک بن چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب طلبہ کی بات براہِ راست وزیر اعلیٰ سے ہوگی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت JSSC CGL امتحان منسوخ کرنے، متنازع بھرتی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کی CBI جانچ کرانے اور بھرتی کے عمل میں اصلاحات کے سلسلے میں ٹھوس فیصلہ کرے۔ طلبہ رہنما دیویندر ناتھ مہتو نے بھی کہا کہ تین دور کی بات چیت کے بعد اب حکومت کو طلبہ کے مطالبات پر فیصلہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت طلبہ کی آواز دبانے کے لیے واٹر کینن اور آنسو گیس کا استعمال کر رہی ہے۔ مطالبات پورے نہ ہونے پر تحریک مزید تیز کرنے کی وارننگ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کا سیاسی اثر بھی پڑ سکتا ہے۔ شام سات بجے پولیس نے اسمبلی کے سامنے کی سڑک خالی کرا لی، لیکن احتجاج مکمل طور پر ختم نہیں ہوا۔ سیکڑوں طلبہ اسمبلی سے تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر دور مختلف گروپوں میں موجود رہے اور اپنے مطالبات کے حق میں نعرے لگاتے رہے۔ مظاہرین 14ویں JPSC ابتدائی امتحان سمیت متنازع امتحانات منسوخ کرنے، بھرتی کے عمل میں اصلاحات اور پورے معاملے کی CBI جانچ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

قتل معاملہ میں رام رحیم کی بریت کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضی، نوٹس جاری

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے صحافی رام چندر چھترپتی قتل معاملے میں ڈیرہ سچا سودا کے سربراہ گرمیت رام رحیم کو پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کی جانب سے بری کیے جانے کے خلاف دائر عرضی پر پیر کو نوٹس جاری کیا۔ عدالت نے گرمیت رام رحیم اور مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) سے جواب طلب کیا ہے۔ جسٹس جوئے مالیہ باگچی کی سربراہی والی بنچ نے معاملے کی سماعت 16 نومبر سے شروع ہونے والے ہفتے میں کرنے کی بات کہی۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی واضح کیا کہ ریاستی حکومت نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر نہیں کی ہے۔ رام چندر چھترپتی کے بیٹے نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ یہ معاملہ 2002 میں صحافی رام چندر چھترپتی کے قتل سے متعلق ہے۔ مارچ 2026 میں پنجاب-ہریانہ ہائی کورٹ نے اس معاملے میں گرمیت رام رحیم کو بری کر دیا تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ اسے قصور ثابت کرنے کے لیے کافی ثبوت موجود نہیں ہیں اور اسی بنیاد پر خصوصی سی بی آئی عدالت کی جانب سے سنائی گئی عمر قید کی سزا کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔ تاہم، عدالت نے قتل کے معاملے میں دیگر 3 مجرموں کی سزائیں برقرار رکھی تھیں۔

ابھیشیک بنرجی کو علاج کے لیے بیرون ملک جانے کی ملی 'سپریم' اجازت

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے پیر کو کہا کہ ہر فرد کو بیرون ملک سفر کرنے اور طبی دیکھ بھال کا انتخاب کرنے کا حق ہے، سپریم کورٹ نے ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کو آنکھوں کے علاج کے لیے تین ہفتوں کے لیے بیرون ملک جانے کی اجازت دی ہے۔ اس معاملے کی سماعت سی جے آئی سوریہ کانت اور جسٹس جویمالیہ باغچی اور وی موہنا پر مشتمل بنچ نے کی۔ بنچ کے سامنے سینیئر وکیل گوپال سنکرارائنن نے بنرجی کی نمائندگی کی۔ بنچ ڈائمنڈ ہاربر کے ایم پی کی درخواست پر سماعت کر رہی تھی جس میں کلکتہ ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کیا گیا تھا جس میں انہیں علاج کے لیے بیرون ملک جانے کی اجازت دینے سے انکار کیا گیا تھا۔ ابتدائی طور پر، ایڈیشنل سالیسٹر جنرل ایس وی راجو نے، مغربی بنگال حکومت کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ ان کا مؤکل انکار نہیں کر رہا ہے، لیکن وہ سرٹیفکیٹ کی صداقت کو دیکھنا چاہتا ہے اور آیا اسے واقعی کسی مشورے کی ضرورت ہے۔ جسٹس باغچی نے کہا کہ ان کو جانے دو اور اپنا چیک اپ کروائیں۔ اس دوران، اگر آپ کو پتہ چلتا ہے کہ دستاویز جعلی ہے، تو آپ ایک اور فوجداری مقدمہ شروع کر سکتے ہیں۔ راجو نے اصرار کیا کہ ان کے خلاف 16 مقدمات ہیں اور اس بات کا خدشہ ہے کہ وہ واپس نہیں آئیں گے، لیکن اگر ان کی طبی حالت ایسی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جسٹس باغچی نے کہا، "میرے خیال میں ریاست پر اس سے کہیں زیادہ سنگین تحقیقات کا بوجھ ہے۔" راجو نے جواب دیا کہ یہ بھی ایک سنجیدہ تحقیقات ہے اور اس میں کئی گھوٹالے شامل ہیں۔ بنچ نے کہا آپ اس وقت پیش ہوئے جب اس شخص پر اور بھی سنگین الزامات کا سامنا ہے اور پھر بھی آپ نے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ جسٹس باغچی نے کہا براہ کرم ایسی صورتحال پیدا نہ کریں۔ ہر شخص کو بیرون ملک سفر کرنے کا حق ہے۔ ہر شخص کو طبی امداد کا انتخاب کرنے کا حق ہے۔ بنچ نے کہا کہ وہ تحقیقات میں حصہ لیں گے اور اس میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی۔

آسام این آر سی: 3 کروڑ سے زائد شہری شناختی کارڈ سے محروم

جواب کے لیے حکومت کو سپریم کورٹ سے مزید 6 ہفتوں کی مہلت، جمعیۃ علماء ہند نے حکومتوں کی خاموشی پر سوال اٹھائے

مولانا ارشد مدنی کا الزام: این آر سی کے بعد بھی شہریت کا مسئلہ سیاسی فائدے کے لیے زندہ رکھا جا رہا ہے

نئی دہلی: آسام میں حتمی این آر سی کے نفاذ اور اس میں شامل شہریوں کو قومی شناختی کارڈ جاری کرنے سے متعلق جمعیۃ علماء ہند اور آمسو کی جانب سے ایڈووکیٹ آن ریکارڈ فضیل احمد ایوبی کے توسط سے پیر کو داخل اہم پٹیشن پر سپریم کورٹ میں جسٹس ایس ایم نرسمہا اور جسٹس آلوک آرادھے کی دو رکنی بنچ کے سامنے سماعت ہوئی۔ تاہم مرکزی اور آسام حکومت کی جانب سے نوٹس جاری ہونے کے باوجود اب تک جواب داخل نہ کیے جانے کی وجہ سے عدالت نے معاملے کی سماعت چھ ہفتوں کے لیے ملتوی کر دی۔ دورانِ سماعت سرکاری وکیل نے جواب داخل کرنے کے لیے مزید وقت طلب کیا، جسے عدالت نے منظور کر لیا۔ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے پیش سینئر ایڈووکیٹ کپل سبل نے عدالت کو بتایا کہ نوٹس جاری ہونے کے باوجود مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے ابھی تک اپنا جواب داخل نہیں کیا ہے اور اب انہیں اپنا اعتراض اور جواب عدالت کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔ کپل سبل نے عدالت کو مزید بتایا کہ رجسٹرار جنرل آف انڈیا کی جانب سے جمعیۃ علماء ہند کی پٹیشن پر جواب داخل کیا جا چکا ہے، جس کے جواب میں جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے جلد ری جوائنڈر داخل کیا جائے گا۔ انہوں نے عدالت کی توجہ اس اہم حقیقت کی طرف بھی مبذول کرائی کہ حتمی این آر سی کی اشاعت کے 6 سال گزر جانے کے باوجود اس میں شامل افراد کو اب تک قومی شناختی کارڈ جاری نہیں کیے گئے ہیں۔ سپریم کورٹ کی کارروائی پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ مرکزی اور آسام حکومتوں کا نوٹس کے باوجود جواب داخل نہ کرنا اور حتمی این آر سی کے 6 سال بعد بھی قانونی عمل کو مکمل نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ شہریت کے اس حساس مسئلے کو سیاسی فائدے کے لیے دانستہ طور پر زندہ رکھا جا رہا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ماضی میں اس حساس مسئلے کو لے کر آسام میں فرقہ پرست طاقتیں مسلمانوں کو غیر ملکی قرار دے کر اکثریت کی نگاہ میں ان کی حیثیت کو مشکوک بناتی رہی ہیں، جس کی وجہ وہاں سماجی سطح پر ہمیشہ فرقہ وارانہ کشیدگی پائی جاتی رہی ہے۔ پنچایت سرٹیفکیٹ کو تبدیل کرنے کا معاملہ ہو، شہریت کے لیے حتمی تاریخ کے تعین کا معاملہ ہو یا پھر ریاست میں مدارس کو بند کرنے کی سازش، جمعیۃ علماء ہند ہر ایسے موقع پر مظلوموں کے ساتھ پوری طاقت سے کھڑی رہی اور ان کے مقدمات کامیابی کے ساتھ لڑتی آئی ہے۔

مولانا مدنی نے مزید کہا کہ بی جے پی کی موجودہ ریاستی حکومت امتیاز اور نفرت کی سیاست اور مسلم مخالف ایجنڈے پر عمل پیرا ہے اور سیاسی فائدے کے لیے وہ شہریت کے مسئلے کو بدستور زندہ رکھنا چاہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حتمی این آر سی کے بعد بھی لوگوں کو شناختی کارڈ جاری کرنے میں دانستہ چھ سال سے ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ آسام میں این آر سی کے عمل کو قانون کے مطابق مکمل کرنا ریاست میں امن اور ہم آہنگی کی بحالی کے لیے نہایت ضروری ہے اور یہ مساوات، اخوت اور قانون کی حکمرانی جیسے آئینی اصولوں کے تحفظ کے لیے ناگزیر ہے۔ واضح رہے کہ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا ارشد مدنی کی رہنمائی اور سرپرستی میں مولانا مشتاق عنفر، صدر جمعیۃ علماء آسام، این آر سی اور پنچایت سرٹیفکیٹ 6 اے جیسے اہم مقدمات 14 سال سے لڑتی رہی اور کامیابی بھی ملی، کیونکہ آسام کا مسئلہ ایک حساس مسئلہ تھا۔ اگر فرقہ پرست عناصر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے تو ایک اندازے کے مطابق لاکھوں مسلمانوں کی شہریت کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔

رام مندر چڑھاوا چوری معاملہ

دہلی میں سادھو سنتوں کا احتجاج، پی ایم مودی سے سخت کارروائی کا مطالبہ

نئی دہلی: ایودھیا رام مندر میں ہونے والی چڑھاوے کی چوری کے خلاف ملک بھر سے 100 سے زیادہ سنتوں، مہنتوں اور مہامنڈلیشوروں نے پیر کے روز باراکھمبا روڈ پر واقع نیپالی سفارت خانے کے پاس جمع ہو کر احتجاج کیا۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ ہم یہاں وزیر اعظم نریندر مودی کو اس معاملے میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کے لیے ایک میمورنڈم (یادداشت) سونپنے کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں۔ احتجاج میں میمورنڈم دینے کے لیے شامل اندر پرستھ پیٹھ کے سنت جگد گرو سوامی رامانو جاچاریہ نے کہا کہ ہم وزیر اعظم نریندر مودی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ٹرسٹ میں شامل وہ لوگ جو بھی اس معاملے میں ملوث ہیں، ان کے خلاف کارروائی کر کے انہیں جیل بھیجا جانا چاہیے۔ سنتوں، مہنتوں اور مہامنڈلیشوروں نے مزید کہا کہ اس حرکت کی وجہ سے سنتوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ اس سے سناتن دھرم کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس لیے کسی کو بھی بخشا نہیں جانا چاہیے اور نہ ہی کسی کو بچانے کی کوشش ہونی چاہیے۔ وزیر اعظم کی رہائش گاہ (پی ایم ہاؤس) تک جانے کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے پولیس نے تمام سنتوں کو منڈی ہاؤس سے آگے نہیں جانے دیا۔ اس اقدام پر وہاں موجود سادھو سنتوں نے کہا کہ ہم قانون کی پاسداری کریں گے۔

امریکہ ایران کے ساتھ 'نیم مذاکرات' کر رہا ہے: ٹرمپ

تہران آبنائے ہرمز کے معاملے پر اپنے مؤقف پر قائم

واشنگٹن، 10 اگست (یو این آئی): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ امریکہ ایران کے ساتھ ''نیم مذاکرات'' کر رہا ہے، تاہم ان کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ واشنگٹن تہران کو کسی معاہدے پر آمادہ کرنے کے لیے بنیادی طور پر اقتصادی دباؤ پر انحصار کر رہا ہے۔ ٹرمپ نے 'ایکسیوس' کو فون پر دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ امریکہ ایران کے ساتھ مذاکرات کو ''کم اہمیت'' کے ساتھ رکھ رہا ہے اور اشارہ دیا کہ ملک کی بگڑتی ہوئی اقتصادی صورتحال اس کے رہنماؤں کو سمجھوتے پر مجبور کر سکتی ہے۔ ٹرمپ نے کہا، ''ہم ان کے ساتھ صرف نیم مذاکرات کر رہے ہیں۔ ہم صرف ایران کو دیکھ رہے ہیں، جہاں مہنگائی بہت زیادہ ہے اور ان کے پاس پیسہ نہیں ہے۔'' انہوں نے مزید کہا، ''سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہمیشہ ہو جاتا ہے۔ یہ شطرنج کے کھیل کی طرح ہے۔'' ٹرمپ نے کہا کہ ایران ''بہت خراب حالت'' میں ہے اور دعویٰ کیا کہ آبنائے ہرمز کی امریکی ناکہ بندی نے ایرانی معیشت پر مزید دباؤ بڑھا دیا ہے۔ تاہم ایران نے واشنگٹن کی جانب سے رابطوں کو مذاکرات قرار دیے جانے کو مسترد کر دیا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا کہ تہران ثالثوں کے ذریعے امریکہ کے ساتھ پیغامات کا تبادلہ کر رہا ہے، لیکن کوئی باضابطہ مذاکرات نہیں ہو رہے۔ عراقچی نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا، ''ہاں، ثالثوں کے ذریعے پیغامات کا تبادلہ ہو رہا ہے، لیکن اسے مذاکرات نہیں کہا جا سکتا۔'' انہوں نے کہا کہ جب تک امریکہ ان خلاف ورزیوں سے متعلق ایرانی مؤقف کو حل نہیں کرتا جنہیں تہران جون میں طے پانے والی مفاہمت کی یادداشت کی خلاف ورزیاں قرار دیتا ہے اور ان خلاف ورزیوں کا ازالہ نہیں کرتا، مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کا ''کوئی امکان نہیں'' ہے۔ ایران نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کا فیصلہ واشنگٹن کی جانب سے ناکہ بندی ختم کرنے سے مشروط ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے پیر کو کہا کہ اہم آبی گزرگاہ کے مستقبل کے انتظام سے متعلق عمان کے ساتھ بات چیت میں پیش رفت ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان مذاکرات سے یہ طے کرنے میں مدد ملے گی کہ آبنائے ہرمز سے بحری جہازوں کی آمد و رفت کس طرح جاری رکھی جا سکتی ہے۔ تاہم بقائی نے ایک بار پھر واضح کیا کہ امریکہ کی جانب سے ایران کی ناکہ بندی ختم کیے جانے تک یہ آبی گزرگاہ نہیں کھولی جائے گی۔ عراقچی نے بھی کہا کہ عمان کے ساتھ مذاکرات آخری مراحل میں ہیں اور ماہرین نقشوں پر کام کر رہے ہیں تاکہ یہ طے کیا جا سکے کہ آبنائے سے بحری ٹریفک کس طرح چلائی جا سکتی ہے۔ تاہم انہوں نے زور دے کر کہا کہ صرف عمان کے ساتھ کسی معاہدے سے آبنائے ہرمز دوبارہ نہیں کھلے گی۔ آبنائے ہرمز کا تنازع واشنگٹن اور تہران کے درمیان جاری کشیدگی میں دباؤ ڈالنے کے سب سے اہم ذرائع میں سے ایک بن کر سامنے آیا ہے۔ ایران نے مطالبہ کیا ہے کہ امریکہ اپنی بحری ناکہ بندی اور ایرانی تیل و پیٹروکیمیکل مصنوعات کی برآمدات پر عائد پابندیاں ختم کرے، ایران کے گرد موجود امریکی افواج واپس بلائے، منجمد ایرانی اثاثے جاری کرے، جنگی نقصانات کا ازالہ کرے اور ایران کے علاقائی اتحادیوں کے خلاف حملے اور دھمکیاں بند کرے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جنگی نقصانات کے ازالے کے مطالبے کے علاوہ ان میں سے بیشتر مطالبات 17 جون کو طے پانے والی 14 نکاتی مفاہمت کی یادداشت میں شامل تھے۔ بعد ازاں یہ معاہدہ ناکام ہو گیا اور ٹرمپ نے بعد میں اسے ''ختم'' قرار دے دیا۔ تہران کے لیے آبنائے ہرمز پر کنٹرول واشنگٹن پر دباؤ ڈالنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے تاکہ وہ مفاہمت یادداشت میں طے شدہ وعدوں کو دوبارہ بحال اور نافذ کرے۔ دونوں فریقوں کے درمیان گہرا عدم اعتماد کسی بھی معاہدے کی راہ میں بدستور بڑی رکاوٹ ہے۔ ایران چاہتا ہے کہ آبنائے پر اپنا کنٹرول چھوڑنے سے پہلے اسے اقتصادی پابندیوں میں نرمی اور دیگر معاشی فوائد کی ضمانت دی جائے، جبکہ واشنگٹن میں بعض عہدیداروں کو خدشہ ہے کہ آبی گزرگاہ دوبارہ کھولنے سے تہران پر دباؤ کم ہو سکتا ہے اور ایران کے جوہری پروگرام سے متعلق مراعات حاصل کرنا مزید مشکل ہو سکتا ہے۔

ایران کافی الحال امریکہ کے ساتھ کوئی مذاکرات نہیں: ایرانی وزیر خارجہ

تہران، 10 اگست (یو این آئی) ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ وہ فی الوقت امریکہ کے ساتھ کسی بھی قسم کے مذاکراتی عمل میں مصروف نہیں ہیں اور جب تک واشنگٹن انتظامیہ متفقہ معاہدے کی خلاف ورزیوں کا ازالہ نہیں کرتی مذاکرات دوبارہ شروع نہیں ہوں گے۔ ایران کے سرکاری ٹیلی ویژن سے بات کرتے ہوئے عراقچی نے امریکہ کے ساتھ رابطوں اور آبنائے ہرمز کے حوالے سے بیان دیا۔ فریقین کے درمیان ثالثوں کے ذریعے پیغامات کے تبادلے کے جاری رہنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عراقچی نے کہا، اس وقت ہم امریکہ کے ساتھ کسی بات چیت میں نہیں ہیں۔ ثالثوں کے ذریعے پیغامات کا تبادلہ ہو رہا ہے مگر اسے مذاکرات کہنا درست نہیں۔ عراقچی نے کہا کہ ثالث دوبارہ باہمی سمجھ بوجھ کی بنیاد قائم کرنے کے لیے کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں اور مذاکرات کے دوبارہ شروع ہونے کے لیے امریکہ کو متفقہ معاہدے کی خلاف ورزیوں کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہوگا۔ عباس عراقچی نے کہا، جب تک مفاہمت یادداشت کی خلاف ورزیاں ختم نہیں ہوتیں اور امریکہ نے متفقہ معاہدے کی خلاف ورزیوں کا ازالہ نہیں کیا، مذاکرات کے دوبارہ شروع ہونے کا امکان ممکن نہیں۔'' ہرمز کے سلسلے میں عمان کے ساتھ جاری مذاکرات کے بارے میں عراقچی نے اعادہ کیا اس ملک کے ساتھ کسی معاہدے تک پہنچ جانا اس بات کی ضمانت نہیں کہ آبنائے ہرمز دوبارہ کھل جائے گی۔ اس کے لیے دیگر شرائط بھی پوری ہونی چاہئیں۔ یہ شرائط ثالثوں کے ذریعے امریکی فریق تک پہنچا دی گئی ہیں۔''

غزہ میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے ایک فلسطینی شہید ملبے سے ایک اور لاش برآمد

غزہ، 10 اگست (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں کم از کم ایک فلسطینی ہلاک ہو گیا، جبکہ فلسطینی محکمۂ صحت نے ایک اور شخص کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے، جس کی لاش جنگ سے تباہ حال علاقے میں ملبے کے نیچے سے برآمد کی گئی۔ قطر نیوز ایجنسی (کیو این اے) نے طبی ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ ہفتے کے روز وسطی غزہ میں دیر البلح کے مشرق میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے ایک فلسطینی ہلاک ہوا۔ غزہ کی وزارتِ صحت نے اتوار کو تصدیق کی کہ اسپتالوں میں اسرائیلی حملوں میں ہلاک ہونے والے دو فلسطینیوں کی لاشیں لائی گئیں، جن میں ایک شخص کی لاش ملبے کے نیچے سے نکالی گئی۔ کیو این اے کے مطابق ہفتے کے روز جنوبی غزہ کے خان یونس اور رفح شہروں میں اسرائیلی حملوں میں بچوں سمیت کم از کم پانچ افراد زخمی ہوئے۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ خان یونس میں بے گھر فلسطینیوں کے خیموں کو اسرائیلی ٹینک کی فائرنگ کا نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں کئی افراد زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں ایک خاتون بھی شامل ہے، جس کی حالت تشویش ناک بتائی گئی ہے۔ رفح کے ساحلی علاقے المواصی میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے ایک لڑکی شدید زخمی ہوئی۔ اسرائیلی توپ خانے نے خان یونس کے مشرقی علاقوں پر بھی گولہ باری کی، جبکہ غزہ سٹی کے التفاح محلے کے لحطہ علاقے میں اسرائیلی فائرنگ سے مزید کئی افراد زخمی ہوئے۔ غزہ کی وزارتِ صحت کے مطابق اکتوبر 2023 میں اسرائیل کی جانب سے فلسطینیوں کے خلاف جنگ شروع کیے جانے کے بعد سے اب تک مجموعی طور پر 386,73 فلسطینی ہلاک اور 250,174 زخمی ہو چکے ہیں۔ وزارت نے مزید کہا کہ اسرائیلی حملوں میں ہلاک ہونے والے متعدد افراد کی لاشیں اب بھی ملبے تلے دبی ہوئی ہیں اور ان ہلاکتوں کو مجموعی تعداد میں شامل نہیں کیا گیا۔ ایمبولینس اور فلسطینی سول ڈیفنس کی ٹیمیں ان افراد تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔ اکتوبر میں نافذ ہونے والی ''جنگ بندی'' کے بعد سے غزہ کی وزارتِ صحت نے اسرائیلی حملوں میں مزید 1,258 فلسطینیوں کی ہلاکت اور 4,139 کے زخمی ہونے کی اطلاع دی ہے، جبکہ تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے سے 807 لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں۔ دوسری جانب اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو نے اتوار کو کہا کہ اسرائیل نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے غزہ سے متعلق 15 نکاتی منصوبے کو مسترد کر دیا ہے۔

امریکہ اسرائیل غزہ پلان پر عمل درآمد اور ٹائم لائن پر اختلافات دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں: مائیک والٹز

واشنگٹن، 10 اگست (یو این آئی) اقوام متحدہ میں امریکی سفیر مائیک والٹز نے کہا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل غزہ منصوبے پر عمل درآمد کے طریقہ کار اور ٹائم فریم پر اپنے اختلافات دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے اعلان کیا کہ اسرائیل نے غزہ کی پٹی کے لیے پیس بورڈ کے 15 نکاتی منصوبے کو مسترد کر دیا ہے۔ فوج اس وقت تک علاقے کو نہیں چھوڑے گی جب تک کہ حماس اپنے ہتھیار مکمل طور پر حوالے نہیں کر دیتی۔ تاہم، نیویارک ٹائمز کے مطابق، حماس کے حکام کا خیال ہے کہ اسرائیل اب بھی غزہ میں پیس بورڈ کے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔ مسٹر والٹز نے فاکس نیوز کو بتایا، ''مسٹر نیتن یاہو کو کچھ تحفظات ہیں کہ کون سے اقدامات پہلے اٹھائے جائیں اور کون سے بعد میں''۔ ''اس سب کا تعلق کام کی ترتیب اور ٹائم لائن سے ہے۔ ہمارا مقصد ایک ہی ہے۔ ہم کچھ معمولی باتوں پر بات کر رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، یہاں تک کہ دوستوں، خاندانوں اور ساتھیوں میں بھی بعض اوقات اختلافات ہوتے ہیں۔ ابھی، ہمارے پاس کچھ مسائل اور ان کی ٹائم لائن کے بارے میں اختلاف ہے۔'' قابل ذکر ہے کہ 9 اکتوبر 2025 کو مصر، قطر، امریکہ اور ترکی کی ثالثی میں اسرائیل اور حماس نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے پیش کردہ امن منصوبے کے پہلے مرحلے پر عمل درآمد کرنے پر اتفاق کیا تھا۔ اگلے دن غزہ میں جنگ بندی نافذ ہو گئی۔ معاہدے کے مطابق، اسرائیلی فوجیوں نے غزہ کی پٹی کے 50 فیصد سے زیادہ حصے پر اپنا کنٹرول برقرار رکھتے ہوئے نام نہاد ''یلو لائن'' کی طرف انخلاء کیا۔

یمن کے المَخا میں حوثیوں کے نئے میزائل اور ڈرون حملوں میں مزید سات افراد ہلاک

المخا (یمن)، 10 اگست (یو این آئی) یمن کے حوثیوں نے بحیرۂ احمر کے ساحلی شہر المخا (موچا) پر میزائلوں اور ڈرونز سے نئے حملے کیے ہیں، جس کے نتیجے میں کم از کم مزید سات افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ حملے اس سے 24 گھنٹے سے بھی کم وقت پہلے کیے گئے ان حملوں کے بعد ہوئے جن میں کم از کم 11 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ تازہ حملے اتوار کی شام کیے گئے۔ یمنی مسلح افواج نے پیر کو بتایا کہ تازہ حملوں میں چار فوجی اہلکار اور تین شہری ہلاک ہوئے، جبکہ 30 دیگر افراد زخمی ہوئے، جن میں زیادہ تر عام شہری شامل ہیں۔ یمنی فوج کے مطابق فضائی دفاعی نظام نے حملے میں شامل 11 ڈرونز کو روک کر مار گرایا۔ حکام نے یہ بھی بتایا کہ دو بیلسٹک میزائل سمندر میں جا گرے اور اپنے اہداف کو نشانہ نہیں بنا سکے۔ حوثیوں سے وابستہ ٹیلی ویژن چینل المسیرہ کی جانب سے نشر کی گئی ویڈیو میں متعدد بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز کو لانچ کرتے ہوئے دکھایا گیا۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق حوثی فوجی ترجمان یحییٰ سریع نے کہا کہ اس کارروائی میں علاقے میں موجود سعودی فوجیوں کے اجتماع اور اسلحے کے گوداموں کو نشانہ بنایا گیا۔ یمنی مسلح افواج نے بتایا کہ تازہ میزائل اور ڈرون حملوں میں سات افراد ہلاک اور 30 زخمی ہوئے۔ فوج کے مطابق زخمیوں میں سے زیادہ تر کو طبی امداد فراہم کرنے کے بعد اسپتالوں سے فارغ کر دیا گیا۔ یمنی فوج نے کہا کہ حملوں میں شہر کے اندر شہری تنصیبات اور بنیادی ڈھانچے، رہائشیوں کے مکانات، بجلی پیدا کرنے والے مراکز اور دیگر مقامات کے ساتھ ساتھ فوجی ٹھکانوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ تازہ ہلاکتیں اتوار کو المخا پر ہونے والے حملوں کی پہلی لہر کے بعد ہوئی ہیں۔ اے ایف پی کے مطابق ان حملوں میں کم از کم 11 افراد ہلاک ہوئے تھے، جن میں آٹھ فوجی اہلکار اور تین شہری شامل تھے، جبکہ 32 دیگر زخمی ہوئے تھے۔ پہلے حملوں میں المخا کی بندرگاہ کو بھی بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا۔ حکومتی حکام کے مطابق عمارتوں اور تجارتی مراکز کو نشانہ بنایا گیا، جبکہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے بندرگاہ کے بنیادی ڈھانچے، تجارتی سامان اور غذائی اشیا کو پہنچنے والے نقصان کی اطلاع دی۔ حکومتی فورسز نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے ایک دھماکا خیز بغیر پائلٹ کشتی کو روک کر تباہ کر دیا جو تجارتی بندرگاہ کی جانب بڑھ رہی تھی۔ اتوار کی شام بعد میں ہونے والے تازہ حملوں کے دوران یمن کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حکومت کے ساتھ منسلک نیشنل ریزسٹنس فورسز نے المخا کے رہائشیوں سے گھروں کے اندر رہنے کی اپیل کی اور حوثیوں پر بلاامتیاز گولہ باری کرنے کا الزام عائد کیا۔

تجربہ کار آئی آر جی سی کمانڈر محسن رضائی ایران کے قومی سلامتی کے سربراہ مقرر

تہران، 10 اگست (یو این آئی) ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ سید مجتبیٰ حسینی خامنہ ای نے اسلامی انقلاب گارڈز کور (آئی آر جی سی) کے سابق کمانڈر محسن رضائی کو سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل (ایس این ایس سی) کا سکریٹری مقرر کیا ہے، جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ ملک میں پرانے نظام کے بااثر حلقے اقتدار پر اپنی گرفت مضبوط کر رہے ہیں۔ 71 سالہ رضائی ایک تجربہ کار فوجی کمانڈر اور نظام کی نمایاں شخصیت ہیں۔ انہیں ایس این ایس سی کا سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے محمد باقر ذوالقدر کی جگہ لی ہے، جو مارچ سے اس عہدے پر فائز تھے۔ رضائی طویل عرصے سے امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے بارے میں گہری بداعتمادی کا اظہار کرتے رہے ہیں اور ان کی تقرری ایران کی قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کے حوالے سے نسبتاً زیادہ سخت گیر رویے کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ سرکاری طور پر جاری کیے گئے فرمان کے مطابق، سپریم لیڈر نے انہیں سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل میں اپنا نمائندہ مقرر کیا اور رضائی کے ''قیمتی تجربات'' کو سراہتے ہوئے انہیں ''آٹھ سالہ مقدس دفاع'' کا ایک پیش رو قرار دیا۔ ''مقدس دفاع'' سے مراد 1980 کی دہائی کی ایران۔عراق جنگ ہے۔ رضائی نے 1981 سے 1997 تک آئی آر جی سی کی کمان سنبھالی۔ وہ اس وقت مصلحت تشخیصی کونسل کے رکن اور سپریم کونسل برائے اقتصادی رابطہ کاری کے سکریٹری بھی ہیں۔ فرمان میں محمد باقر ذوالقدر کی اس عہدے پر ''شب و روز کی کوششوں'' پر ان کا شکریہ بھی ادا کیا گیا اور سبکدوش ہونے والے نمائندے کی خدمات کو سراہا گیا۔ سپریم لیڈر نے فرمان میں لکھا، ''مجھے امید ہے کہ آپ اس اہم ذمہ داری کی انجام دہی میں مکمل کامیابی حاصل کریں گے۔'' انہوں نے مزید کہا، ''ہمارے آقا امام مہدی کی برکتوں کے سائے میں آپ ہمیشہ ایران کی سربلند قوم کے وفادار سپاہی بنے رہیں۔'' ایس این ایس سی کی سربراہی باضابطہ طور پر صدر مسعود پزشکیان کرتے ہیں اور یہ کونسل ایران کی سلامتی اور خارجہ پالیسی میں رابطہ کاری کا اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس میں سپریم لیڈر کے نمائندے کے علاوہ اعلیٰ فوجی، انٹیلی جنس اور حکومتی عہدیدار شامل ہیں۔ رضائی پہلے ہی سپریم لیڈر آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای کے قابلِ اعتماد معاونین کے محدود حلقے کا حصہ تھے اور ان کے فوجی مشیر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ تاہم، نئی تقرری نے انہیں ایران کے سکیورٹی نظام کے انتہائی بااثر عہدوں میں سے ایک پر پہنچا دیا ہے۔ رضائی کو 1980 کی دہائی میں ایران۔عراق جنگ کے دوران اسلامی انقلابی گارڈز کور کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا تھا۔ وہ پانچ دہائیوں سے زیادہ عرصے سے ایران کے سیاسی، سکیورٹی اور فوجی نظام کے مرکز میں رہے ہیں۔ آئی آر جی سی میں رضائی کو ان کے پیشرو ذوالقدر کے مقابلے میں کہیں زیادہ اختیارات حاصل رہے ہیں۔ رضائی نے 1979 کے اسلامی انقلاب کے دوران اسلامی انقلابی زیرِ زمین سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہوئے اور اسلامی گوریلا گروپوں کے ساتھ مل کر لڑتے ہوئے ایران کے سیاسی و سکیورٹی نظام میں اپنا مقام بنایا۔ انہوں نے آئی آر جی سی کے ابتدائی منشور کی تیاری میں بھی مدد کی۔ بعد ازاں وہ اس فورس کے سب سے طویل عرصے تک کمانڈر رہنے والے سربراہ بنے اور آئی آر جی سی کو ایران کے طاقتور ترین اداروں میں تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ایران کے سکیورٹی نظام میں گہری جڑیں رکھنے والے رضائی بعد میں مصلحت تشخیصی کونسل میں شامل ہوئے، جو سپریم لیڈر کو مشورے دیتی ہے اور سابق صدر ابراہیم رئیسی کے دور میں نائب صدر کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ رضائی نے چار مرتبہ صدارتی انتخابات میں حصہ لیا، تاہم کبھی کامیاب نہیں ہوئے۔ حالیہ عرصے میں رضائی نے امریکہ کے خلاف سخت گیر مؤقف اختیار کیا ہے۔ انہوں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ''دانش مندی اور تدبر کی کمی'' کا شکار قرار دیا۔ ایران کے سرکاری نشریاتی ادارے آئی آر آئی بی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں رضائی نے کہا کہ حالیہ کشیدگی کے دوران ایران کے جوابی حملوں نے خطے میں امریکی افواج کو اپنی پوزیشن تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے کہا، ''ایران نے ان کے منصوبے کو ناکام بنا دیا۔ ٹرمپ کی ایران کے خلاف تیسری جنگ درمیان ہی میں شکست سے دوچار ہو گئی، جس سے ان کی سابقہ ناکامیوں میں ایک اور سنگین ناکامی کا اضافہ ہوا۔'' رضائی نے گزشتہ ہفتے ایکس پر جاری کردہ اپنی ایک پوسٹ میں خبردار کیا کہ اگر ایران کی بندرگاہوں کی امریکی ناکہ بندی جاری رہی تو ''امریکی بحری جہازوں اور افواج کو سنگین خطرات اور جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔'' رضائی یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ اہم آبی گزرگاہ پر ایران اور عمان کی خودمختاری ہے۔ گزشتہ ماہ رضائی نے امریکہ کے ساتھ مذاکرات کو ''ختم'' قرار دیا تھا، تاہم ساتھ ہی کہا تھا کہ مذاکرات ''صرف عبور کرنے کے لیے ایک پل ہیں، کوئی مستقل عہد نہیں''۔ امریکی میڈیا کو دیے گئے ایک انٹرویو میں رضائی نے کہا کہ اگر مذاکرات ناکام ہو جاتے ہیں تو ایران اپنی سرزمین پر ممکنہ امریکی حملے کے لیے تیار ہے اور ''دنیا ایران کی حقیقی صلاحیتوں سے واقف ہو جائے گی۔'' ذوالقدر نے اس وقت یہ عہدہ سنبھالا تھا جب کونسل کے سابق سکریٹری علی لاریجانی رواں سال کے اوائل میں ایران پر امریکی۔اسرائیلی حملوں کے دوران اسرائیلی حملے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ یہ کونسل، جس میں اعلیٰ سول اور فوجی عہدیدار شامل ہیں، امریکہ کے ساتھ جاری تنازع کے حوالے سے ایران کی پالیسی طے کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

شام اور روس کا بحیرۂ روم کے اہم فوجی اڈوں کے روسی استعمال کے خاتمے پر اتفاق

دمشق، 10 اگست (یو این آئی) شام اور روس نے بحیرۂ روم کے ساحلی علاقے میں واقع دو اہم تزویراتی اڈوں کے مستقبل سے متعلق ایک معاہدہ کر لیا ہے، جس سے ان اڈوں کو روسی فوجی مراکز کے طور پر استعمال کرنے کا راستہ ختم ہونے کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ شامی وزارت خارجہ نے اتوار کو یہ اطلاع دی۔ معاہدے کے تحت شام لاطاکیہ کے قریب حمیمیم فضائی اڈے اور طرطوس بندرگاہ میں واقع تجارتی برتھ کا انتظام اپنی سول انتظامیہ کے تحت سنبھالے گا۔ وزارت کے مطابق دونوں مقامات پر موجود فوجی تنصیبات کو ''مشترکہ تربیتی اور استعداد کار مراکز'' میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ شامی وزارت خارجہ نے کہا کہ شام اور روس نے مغربی شام میں حمیمیم اور طرطوس کے اڈوں پر روسی موجودگی کو از سر نو منظم کرنے کے لیے ایک مفاہمت یادداشت پر اتفاق کیا ہے۔ اس سلسلے میں تقریباً 18 ماہ تک مذاکرات جاری رہے۔ وزارت کے میڈیا و کمیونیکیشن ڈائریکٹوریٹ کے مطابق، جسے شامی عرب نیوز ایجنسی (سانا) نے نقل کیا ہے، مفاہمت یادداشت کے تحت شام شہری تنصیبات کا انتظام سنبھالے گا، جن میں حمیمیم ایئرپورٹ اور طرطوس بندرگاہ کی چوتھی تجارتی برتھ شامل ہے اور انہیں بتدریج سول انتظامی نظام میں ضم کیا جائے گا۔ فوجی اڈوں اور تنصیبات کی نوعیت بھی تبدیل کی جائے گی۔ دونوں فریقوں نے اتفاق کیا ہے کہ انہیں فوجی اڈوں کے بجائے نئے انتظامات کے تحت مشترکہ تربیتی اور استعداد کار مراکز میں تبدیل کیا جائے گا، جن کا مقصد دونوں ممالک کے باہمی مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ وزارت کے مطابق مفاہمت کی یادداشت میں اس منتقلی کو مکمل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدت مقرر کی گئی ہے، جس کے بعد نئے انتظامات نافذ العمل ہوں گے۔ وزارت کے مطابق نیا انتظام شام کے بحیرۂ روم کے ساحلی علاقے میں ''روسی موجودگی کی از سر نو تنظیم'' کی نمائندگی کرتا ہے۔ وزارت نے ایک بیان میں کہا، ''یہ اقدام تقریباً ڈیڑھ سال قبل شروع ہونے والے مذاکرات کے بعد سب سے اہم پیش رفت ہے، جو شامی۔روسی تعلقات میں ایک نئے مرحلے کی راہ ہموار کرتا ہے۔'' حمیمیم فضائی اڈہ اور طرطوس بحری تنصیب مشرقی بحیرۂ روم میں روس کے لیے اہم فوجی مراکز رہے ہیں۔ شام کی خانہ جنگی کے دوران ماسکو سابق صدر بشار الاسد کا اہم سیاسی اور فوجی اتحادی بن گیا تھا۔ روس نے اس تنازع کے دوران بشار الاسد کی بھرپور حمایت کی، جو 2011 میں شروع ہوا اور 2024 میں اس وقت ختم ہوا جب اسلام پسندوں کی قیادت میں مسلح اپوزیشن نے بشار الاسد کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔

حکومتِ لبنان اسرائیل کے ساتھ سرحدی نقشے پر براہِ راست مذاکرات بند کر دے: حزب اللہ

بیروت، 10 اگست (یو این آئی) اسرائیلی وزارتِ خارجہ کی طرف سے جنوبی لبنان کے بڑے حصے کو اسرائیلی علاقے کے طور پر دکھائے جانے کے بعد حزب اللہ نے حکومتِ لبنان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ براہِ راست مذاکرات روک دے۔ حزب اللہ کا کہنا تھا کہ نقشے نے لبنانی سرزمین اور وسائل پر اسرائیلی خواہشات بے نقاب کر دی ہیں اور تل ابیب پر الزام عائد کیا کہ وہ میدانِ عمل پر نئی چیزیں مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ نقشہ جمعہ کو اسرائیلی وزارتِ خارجہ کے عربی زبان کے اکاؤنٹ سے امریکی سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر شائع کیا گیا تھا، جس میں جنوبی لبنان کے وسیع علاقے کو اسرائیل کا حصہ دکھایا گیا تھا۔ حزب اللہ نے کہا کہ یہ نقشہ مذاکراتی راستے کو کمزور کرتا ہے اور الزام لگایا کہ اسرائیل براہِ راست مذاکرات کو وقت حاصل کرنے کے لیے استعمال کر رہا ہے اور یہ لبنانی سرزمین پر اپنے وجود کو مضبوط بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ گروہ نے حکومت پر زور دیا کہ وہ براہِ راست مذاکرات ختم کرے اور اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کے سامنے فوری شکایت درج کرائے۔ اس نے لبنانی اعلیٰ دفاعی کونسل سے ہنگامی اجلاس طلب کرنے اور ملک کی خودمختاری، سرحدی حدود اور وسائل کے دفاع کے لیے متحدہ جواب دینے کا بھی مطالبہ کیا۔ اتوار کی شام تک لبنانی حکام نے اس نقشے پر عوامی طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا تھا۔ بیروت نے بارہا جنوبی لبنان سے مکمل اسرائیلی انخلاء کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب لبنانی اور اسرائیلی مذاکرات کاروں نے جمعرات کو روم میں امریکی ثالثی میں ساتویں دور کی بات چیت مکمل کی۔ بات چیت کا محور 26 جون کو طے پانے والے فریم ورک معاہدے کو نافذ کرنا رہا۔ جاری مذاکرات کے باوجود، جنوبی لبنان میں اسرائیلی حملے 2 مارچ سے جاری ہیں۔ لبنانی وزارتِ صحت کے مطابق ان حملوں میں 333,4 افراد ہلاک اور 250,12 زخمی ہوئے ہیں۔ اسرائیل اب بھی جنوبی لبنان کے حصوں پر قابض ہے، جن میں دہائیوں سے زیرِ قبضہ علاقے بھی شامل ہیں اور 2023-2024 کی جنگ کے دوران جو علاقے قبضے میں لیے گئے۔

روس کے تاتارستان میں یوکرینی ڈرون حملے میں بچے سمیت 13 افراد ہلاک

ماسکو، 10 اگست (یو این آئی) روسی حکام کے مطابق روس کے تاتارستان خطے کے شہر نژنے کامسک میں یوکرین کے ڈرون حملے میں کم از کم 13 افراد ہلاک، جن میں ایک بچہ بھی شامل ہے، جبکہ درجنوں دیگر زخمی ہو گئے۔ حملے میں نژنے کامسک کے صنعتی علاقے کو نشانہ بنایا گیا، جہاں تیل صاف کرنے کی ایک تنصیب بھی موجود ہے۔ یوکرین کی مسلح افواج نے تصدیق کی ہے کہ ٹانیکو (TANECO) آئل ریفائنری کو نشانہ بنایا گیا، جبکہ یوکرینی دفاعی ٹیکنالوجی کمپنی فائر پوائنٹ نے کہا ہے کہ اس کارروائی میں اس کے ایف پی-1 (FP-1) ڈرونز استعمال کیے گئے۔ نژنے کامسک یوکرین سے تقریباً 1,100 سے 1,200 کلومیٹر دور واقع ہے، جس کے باعث یہ حملہ روسی سرزمین کے اندر یوکرین کے نمایاں طویل فاصلے تک کیے گئے حملوں میں شمار ہوتا ہے۔ 'کیف انڈیپنڈنٹ' کے مطابق، یوکرینی افواج نے روس کی تیل اور توانائی سے متعلق تنصیبات کو نشانہ بنانے کی کارروائیاں بڑھا دی ہیں اور ان کا مؤقف ہے کہ یہ تنصیبات ماسکو کی جنگی کوششوں میں معاونت کرتی ہیں۔ روس کی وزارت دفاع نے کہا کہ اس کے فضائی دفاعی نظام نے رات کے دوران مختلف علاقوں میں یوکرین کے 456 ڈرونز کو روکا۔ روسی حکام نے دیگر علاقوں، جن میں بیلگورود بھی شامل ہے، میں نقصانات اور ہلاکتوں کی بھی اطلاع دی ہے۔ تاتارستان کے سربراہ رستم منیخانوف نے حملے کی تصدیق کرتے ہوئے متاثرین کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا۔ خطے میں سوگ کا اعلان بھی کیا گیا۔

ایران مذاکرات میں اپنے اثاثوں سے پابندیاں ہٹانے کو ترجیح دے رہا ہے: مائیک والٹز

واشنگٹن، 10 اگست (یو این آئی) اقوام متحدہ میں امریکہ کے سفیر مائیک والٹز نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے دوران ایران مبینہ طور پر مالی معاملات، بالخصوص اپنے اثاثوں سے پابندیاں ہٹانے کو ترجیح دے رہا ہے۔ اس سے قبل امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ امریکہ ایران کے ساتھ بادل ناخواستہ مذاکرات کر رہا ہے، جبکہ ایران کی معاشی صورت حال مبینہ طور پر خراب ہوتی جا رہی ہے۔ مسٹر والٹز نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا کہ ایران امریکہ کے وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ کے مقابلے میں وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ سے زیادہ خوف زدہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایران بمباری برداشت کر سکتا ہے، لیکن مالی دباؤ سے زیادہ پریشان ہوتا ہے۔ اسی لیے مذاکرات میں ایرانی بار بار پیسوں کی ہی بات کرتے ہیں اور اپنی فوج کی فکر کم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹرمپ جب تہران پر دباؤ کی بات کرتے ہیں تو ان کی مراد بالکل یہی ہوتی ہے۔ سفیر نے کہا، ''یہ دباؤ، ناکہ بندی کے ساتھ مل کر، وہی چیز ہے جو بالآخر ایرانیوں کو جھکنے پر مجبور کرے گی۔'' قابل ذکر ہے کہ 18 جون کو ایران کے ساتھ ہوئے جنگ بندی معاہدے کو مسٹر ٹرمپ کی جانب سے منسوخ قرار دیے جانے کے بعد خطے میں کشیدگی بڑھ گئی تھی۔ اس کے بعد امریکی فوج نے ایران کے ٹھکانوں پر تابڑ توڑ حملے کیے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) نے واضح کیا کہ یہ حملے آبنائے ہرمز سے گزرنے والے شہری جہازوں کے خلاف حملوں کے جواب میں کیے گئے تھے۔ ایران کی فوج نے اس کے جواب میں مغربی ایشیا کے کئی ممالک میں واقع امریکی ٹھکانوں پر حملے کیے۔

ترقی پسند کسانوں اور دیہی صنعت کاروں کو گورنر آنندی بین پٹیل نے اعزاز سے نوازا

زرعی تنوع، قدرتی کاشت کاری، جدید ٹیکنالوجی اور قدرتی ریشوں سے مصنوعات تیار کرنے والے کسانوں کی حوصلہ افزائی

لکھنؤ، 10 اگست۔ گورنر وریاستی یونیورسٹیوں کی چانسلر محترمہ آنندی بین پٹیل نے آچاریہ نریندر دیو زرعی و تکنیکی یونیورسٹی، کمار گنج، ایودھیا کے 28 ویں جلسۂ تقسیم اسناد کے موقع پر زرعی اور دیہی شعبے میں نمایاں کام کرنے والے ترقی پسند کسانوں اور صنعت کاروں کو اعزاز سے نوازا۔ اعزاز پانے والے کسانوں نے زرعی تنوع، قدرتی کاشت کاری، طبی فصلوں، مویشی پروری، نامیاتی کھاد، جدید زرعی ٹیکنالوجی اور قدرتی ریشوں سے مصنوعات تیار کرکے دیہی معیشت کو مضبوط بنانے کی سمت میں نمایاں کام کیا ہے۔ سلطان پور کی محترمہ اوشا سنگھ، زوجہ شری جے پرکاش سنگھ، گاؤں جرائی خورد، پوسٹ جرائی کلپنو، ترقیاتی بلاک بلدی رائے، کو دستکاری فن کے تحت مونج سے تیار کردہ مصنوعات بنانے اور دال والی فصلوں کو فروغ دینے کے لیے اعزاز سے نوازا گیا۔ وہ خود امدادی گروپ بھی چلا رہی ہیں اور دستکاری فن اور دال والی فصلوں کی پیداوار کے شعبے میں کام کر رہی ہیں۔ سلطان پور کے شری جمیل احمد، ولد عبدالحسن، گاؤں و پوسٹ نندولی، ترقیاتی بلاک بلدی رائے، باغبانی فصلوں کی کاشت، سیپ موتی کی پیداوار اور قدرتی کھیتی کے شعبے میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے زرعی جدت کے تحت موٹے اناج کی قدر میں اضافہ کرکے ملٹی گرین آٹا تیار کرنے کی پہل کی ہے۔ کھیت میں ہی تالاب بنا کر سیپ موتی کی پیداوار کرنے کے ساتھ وہ قدرتی کھیتی اور زرعی مصنوعات کی قدر میں اضافے پر بھی کام کر رہے ہیں۔ ایودھیا کے شری راجبہادر ورما کیلے کی کاشت سے ہر سال تقریباً 15 سے 20 لاکھ روپے کا خالص منافع حاصل کر رہے ہیں۔ وہ فصلوں کے تنوع کے تحت گنے کے ساتھ چنا، مٹر، آلو، سرسوں، بینگن، کھیرہ، کدو، مرچ، بند گوبھی وغیرہ کی مخلوط فصل کاری کرتے ہیں۔ گنے کی پنیری پروٹرے میں تیار کرکے اضافی آمدنی حاصل کرنے کے ساتھ مویشی پروری سے دودھ کی فروخت اور نامیاتی کھاد تیار کرکے بھی آمدنی حاصل کر رہے ہیں۔ ایودھیا کی محترمہ شبینہ خاتون جدید زرعی تکنیکوں کے استعمال میں نمایاں کام کر رہی ہیں۔ وہ بے موسم سبزیوں کے ساتھ دھان اور گیہوں کی کاشت کرکے ہر سال تقریباً 6 سے 7 لاکھ روپے کی آمدنی حاصل کر رہی ہیں۔ ہائیڈروپونکس تکنیک سے اسٹرابیری اور شملہ مرچ کی کاشت اور ڈرون کے ذریعے کھیتوں میں دوا اور کھاد کا چھڑکاؤ کرکے وہ زرعی تنوع اور تکنیکی جدت کو فروغ دے رہی ہیں۔ محکمہ زراعت، محکمہ باغبانی، زرعی سائنس مرکز اور زرعی یونیورسٹی کی جانب سے انہیں وقتاً فوقتاً اعزازات سے نوازا گیا ہے۔ ایودھیا کی کنواری ہمانشو کو کیلے کے ریشوں سے مختلف اقسام کی بہترین ہینڈلوم مصنوعات تیار کرنے کے لیے اعزاز سے نوازا گیا۔ وہ کیلے کے ریشے سے چٹائیاں، پرس، بیگ، پوجا میٹ، پرندوں کے گھونسلے سمیت متعدد مصنوعات تیار کر رہی ہیں۔ ان کے کام کو وزیر اعلیٰ شری یوگی آدتیہ ناتھ جی کی جانب سے ڈرون ٹیکنالوجی کے شعبے میں بھی اعزاز دیا جا چکا ہے۔ آچاریہ نریندر دیو زرعی و تکنیکی یونیورسٹی نے انہیں بہترین ہینڈلوم مصنوعات کے لیے اعزاز سے نوازا ہے، جبکہ نابارڈ کی جانب سے انہیں 'ناری گورو سمان' بھی دیا گیا ہے۔ ان کے کام سے قدرتی ریشوں کے استعمال، خواتین کے خود روزگار اور دیہی صنعت کاری کو فروغ مل رہا ہے۔ ہمانشو گزشتہ دو برسوں سے مختلف قدرتی ریشوں کا استعمال کرکے 100 سے زیادہ اقسام کی مصنوعات تیار کر رہی ہیں۔ ان میں کیلے کے ریشے سے بنے اسٹال، دوپٹہ، پوجا آسنی، سلیپر، ڈور میٹ، وال ہینگنگ، ٹی کوسٹر، خواتین کے پرس سمیت متعدد مفید مصنوعات شامل ہیں۔ ان ترقی پسند کسانوں اور دیہی صنعت کاروں کا اعزاز زراعت کو صرف روایتی کھیتی تک محدود نہ رکھتے ہوئے جدت، ٹیکنالوجی، تنوع، قدر میں اضافے اور خود روزگاری سے جوڑنے کی سمت میں کیے جا رہے اقدامات کی حوصلہ افزائی کرنے والا رہا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کی مجلس عاملہ کے اراکین، فیکلٹی سربراہان، یونیورسٹی کے افسران، اساتذہ، طلبہ، عوامی نمائندگان، آنگن واڑی کارکنان، اسکولی بچے اور دیگر معزز افراد موجود رہے۔

یہ عزاداری اہل بیت سے محبت کی نشانی ہے: مولانا نظر عباس

انجمن نیر الاسلام کی شب بیداری جاری

لکھنؤ۔ امام باڑہ صفدر نواب ہاتا مرزا علی خاں حسین آباد میں انجمن نیر الاسلام کی طرحی شب بیداری کی دوسری مجلس کو مولانا صابر علی عمرانی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن ضیاء الایمان غنچۂ مظلومیاں، غلامانِ حسین اور شاہدانِ کربلا نے انجمن کی طرح کی مصرعہ 'ہمارا ہے یہ دریا اب یہ دریا ہم نہ چھوڑیں گے' پر اپنے سلام پڑھے۔ حسینی امام بارگاہ سیکٹر ایم علی گنج میں منعقدہ مجلس کو مولانا سید شفیق عابدی نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسینؑ نے یزید کی بیعت قبول کرنے کے بجائے حق اور انصاف کا راستہ چنا، بلکہ امام حسینؑ نے راہِ حق میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی قربانی دے دی۔ یونٹی پلازا مہتاب باغ میں مولانا نذر عباس نے مجلس کو خطاب کیا۔ مولانا نے کہا کہ اللہ نے لوگوں کے دلوں میں اہل بیت کی محبت عطا کی ہے۔ یہ عزاداری اہل بیت سے محبت کی نشانی ہے۔ کربلا اور عزاداریِ حضرت امام حسینؑ کی وجہ سے آج اسلام باقی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی روح عزاداری ہے۔ مولانا نے حضرت امام حسینؑ کی شہادت بیان کرتے ہوئے کہا کہ امام حسینؑ کی قربانیوں کی وجہ سے آج اسلام زندہ ہے۔ اس موقع پر نورین نے سوز و سلام کے ساتھ نوحے پڑھے تو عزاداروں کی آنکھیں نم ہوگئیں۔ مجلس کے منتظمین علی اصغر زیدی، علی احمر زیدی اور علی ارشد زیدی نے مجلس میں آئے تمام عزاداروں کا شکریہ ادا کیا۔ بزم مرثیہ خوانی و دبستانِ مرثیہ خوانی کی جانب سے نعمت عباس کاظمین روڈ میں منعقدہ مجلس میں محسن عباس رضوی نے مرثیہ پڑھا۔ ادارہ گل دستۂ قاسمؑ کی جانب سے کربلا عظمت الدولہ مہندی گنج میں 'یوم حضرت قاسمؑ' منایا گیا۔ جس میں مجلس کو مولانا رحمت حسین نقوی نے خطاب کیا۔ مجلس سے پہلے قاری وفا عباس نے تلاوتِ قرآن پاک کی۔ مجلس کے بعد کربلا احاطے میں انجمن دستۂ خطیب الایمان کا جلوس برآمد کیا گیا۔ جس کے بعد شہر کی مشہور و معروف انجمنوں نے ماتمی نوحہ خوانی کی۔ آخر میں الوداعی جلوس کو انجمن اصلاح العزا و باقر العزا نے برآمد کیا۔

عطائے زہرا میں تین مجالس آج سے

لکھنؤ۔ نواسۂ رسولؐ حضرت امام حسنؑ کی شہادت کی یاد میں سرفراز گنج واقع عطائے زہرا میں بدھ سے تین مجالس کا انعقاد کیا جائے گا۔ ان مجالس کو مولانا صابر رضا صابر رات 8.30 بجے خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی و سینہ زنی کریں گی۔ آخری مجلس کے بعد حضرت امام حسنؑ کے تابوت کی زیارت کرائی جائے گی۔

امام باڑہ حسنت آرا میں مرثیے کی مجلس آج

لکھنؤ۔ امام باڑہ حسنت آرا حسن پوریہ میں منگل کی رات 8:30 بجے ہونے والی مرثیے کی مجلس میں مرثیہ خواں صحی زیدی مرثیہ پڑھیں گے۔ مجلس کے بعد انجمن غنچۂ مظلومیاں نوحہ خوانی کرے گی۔ عزاخانہ حسن سجاد موسوی کشمیری محلہ میں منگل کی شام 7:45 بجے ہونے والی مجلس کو مولانا محمد عسکری خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔

ہدایت اور نجات کیلئے درِ حسین پر آنا ہوگا: مولانا فیض عباس

قدیمی امام بارگاہ سید نگر میں مجلس □ فرشِ عزا سرزمین کربلا ہے

کانپور دیہات۔ شاعرِ اہل بیت سید اقرار الحسن رضوی (پتن صاحب) مرحوم کی برسی کی مجلس کا انعقاد قدیمی امام بارگاہ سید نگر ڈنڈی بری میں کیا گیا۔ مجلس سے مولانا سید فیض عباس مشہدی نے خطاب کیا۔ مولانا نے کہا کہ پیغمبر اسلام حضرت رسولِ خدا نے فرمایا کہ میرا حسین ہدایت کا چراغ اور سفینۂ نجات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہدایت اور نجات حاصل کرنے کے لیے حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام کے در پر آنا ہوگا۔ یہ حق اور انصاف کا وہ راستہ ہے جو انسان کو برائی سے محفوظ رکھتا ہے اور حقیقی سکون عطا کرتا ہے۔ مولانا نے فرشِ عزا کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ فرشِ عزا سرزمینِ کربلا ہے۔ جہاں فرشِ عزا بچھا دیا جاتا ہے، وہ جگہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے روضۂ مبارک کے گنبد کے نیچے جیسی ہو جاتی ہے۔ مولانا نے کہا کہ اگر حضرت علی کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں گے تو دنیا بھی کامیاب ہوگی اور آخرت بھی کامیاب ہوگی۔ حضرت علی کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا سچائی، انصاف، علم اور انسانیت کا راستہ ہے۔ ان کی زندگی ہمیں بھائی چارے، ایمانداری، غریبوں کی مدد اور ہمیشہ سچ کا ساتھ دینے کی ترغیب دیتی ہے۔ مجلس کا آغاز قاری حبیب عالم رضوی نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا۔ مجلس میں پیش خوانی شہزادہ عالم، رضا رضوی، رفعت رضوی، ظفر ایرانی، محمد حسنین رضوی، محمد تقی رضوی نے کی، جبکہ سوز خوانی ڈاکٹر طاہر زیدی، نکن، بوٹن اور منظر نے انجام دی۔ مجلس کی نظامت اطہر کاظمی نے کی۔

شیعہ پی جی کالج میں نئے بی کام طلبہ کے لیے اورینٹیشن پروگرام

طلبہ کو تعلیمی سہولیات سے استفادہ، محنت اور بدلتی دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کی تلقین

لکھنؤ، 10 اگست۔ شیعہ پی جی کالج میں تعلیمی سیشن 2026-27 کے بی کام پہلے سمسٹر کے نئے طلبہ کے لیے اورینٹیشن پروگرام منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا مقصد طلبہ کو کالج کے تعلیمی ماحول، سہولیات، مواقع اور ذمہ داریوں سے واقف کرانا تھا۔ کامرس فیکلٹی کی انچارج پروفیسر انجم ابرار نے طلبہ سے محنت اور تعلیم پر توجہ مرکوز کرنے کی اپیل کی۔ مالی افسر ڈاکٹر ایم ایم اعجاز عباس نے کالج میں دستیاب اسمارٹ کلاس روم، کتب خانے اور دیگر سہولیات کی معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ اس سال کالج کے طلبہ نے یونیورسٹی کے جلسۂ تقسیم اسناد میں 18 طلائی تمغے حاصل کیے ہیں۔ پرنسپل پروفیسر سید شبیہہ رضا باقری نے کہا کہ کالج میں داخلے کے ساتھ طلبہ زندگی کے نئے مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں، جہاں آزادی کے ساتھ ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ انہوں نے طلبہ سے اپنی صلاحیتوں کو پہچان کر اہداف کے حصول کے لیے آگے بڑھنے کی اپیل کی۔ ایس سی ڈی آر سی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر پردیپ شرما نے طلبہ کو ناکامی سے نہ گھبرانے اور اس سے سبق حاصل کرکے آگے بڑھنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ شیعہ پی جی کالج نیک سے 'اے' گریڈ حاصل کرنے والے منتخب اداروں میں شامل ہے اور پرمان پورٹل پر بھی اتر پردیش میں اعلیٰ مقام حاصل کر چکا ہے۔ انہوں نے طلبہ سے کتابوں تک محدود نہ رہتے ہوئے سماجی اور تکنیکی تبدیلیوں سے باخبر رہنے کی اپیل کی۔ پروگرام میں کالج کے اساتذہ اور ملازمین سمیت بڑی تعداد میں طلبہ موجود رہے۔

معذور روزگار مہم-3 میں توسیع، مہم 13 اگست تک جاری رہے گی

لکھنؤ: 10 اگست۔ معذور روزگار مہم-3 کی مدت کو بڑھا دیا گیا ہے، جس کا اہتمام اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن کے تحت کیا جا رہا ہے، خاص طور پر معذوروں کو بااختیار بنانے اور انہیں خود انحصار بنانے کے مقصد سے۔ اس مہم کی تاریخ، جو پہلے 3 اگست سے 10 اگست 2026 تک مقرر تھی، اب مفاد عامہ میں بڑھا دی گئی ہے اور اب اسے 13 اگست 2026 تک چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مشن ڈائریکٹر پلکت کھرے نے کہا کہ اس اہم اقدام کا بنیادی مقصد 100 فیصد روزگار کے اہداف کو حاصل کرنا ہے اور ریاست کے زیادہ سے زیادہ معذور نوجوانوں کو روزگار اور خود روزگار کے مواقع سے جوڑ کر ان کو فائدہ پہنچانا ہے۔ مہم کے مثبت ردعمل اور درخواست گزاروں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی روشنی میں ٹائم فریم میں توسیع کی گئی ہے۔ مہم کے تحت متعلقہ انتظامی حکام اور ضلعی سطح کی ٹیموں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ توسیع شدہ تاریخ تک پروگرام کی ہموار اور مؤثر کارروائی کو یقینی بنائیں۔

ایرا یونیورسٹی میں نئے طلبہ کا 'دیکشا آرمبھ 2026' کے ذریعے استقبال

وائس چانسلر نے 100 فیصد حاضری اور نظم وضبط پر زور دیا، طلبہ کو پیشہ ورانہ زندگی کے لیے عملی تجربہ حاصل کرنے کی تلقین

لکھنؤ۔ تعلیمی سیشن 2026-27 کے لیے فیکلٹی آف الائیڈ ہیلتھ سائنس کے نئے طلبہ، جن میں بی ایم ایل ایس، بی ایم آر آئی ٹی، بی آپٹم، بی پی ٹی اور بی این ڈی کے طلبہ شامل ہیں، کا استقبال 10 اگست 2026 کو ایرا یونیورسٹی کے منی آڈیٹوریم میں منعقدہ انڈکشن پروگرام دیکشا آرمبھ 2026 کے ذریعے کیا گیا۔ طلبہ انڈکشن پروگرام (SIP) کا انعقاد یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (UGC) کے SAGE ماڈل کے مطابق کیا گیا، جس میں سماجی رابطہ، وابستگی، نظم ونسق اور عملی تجربے پر خصوصی توجہ دی گئی۔ معزز وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) عباس علی مہدی نے یونیورسٹی کی حاضری پالیسی پر خصوصی توجہ دینے کی ترغیب دی۔ انہوں نے طلبہ کو کیمپس میں اپنی تمام کلاسوں میں سو فیصد حاضری دینے کی تلقین کی۔ انہوں نے سخت مقابلے کے باوجود یونیورسٹی میں نشست حاصل کرنے پر طلبہ کو مبارک باد دی۔ معزز وائس چانسلر نے کہا کہ ایرا یونیورسٹی کا ایک اہم مقصد طلبہ کی مکمل شخصیت سازی اور تبدیلی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یونیورسٹی سابق طلبہ کی تنظیم (ایلومنائی ایسوسی ایشن) کے ذریعے اپنے طلبہ کے ساتھ طویل مدتی تعلق قائم کرنے کی خواہاں ہے۔ فیکلٹی آف الائیڈ ہیلتھ سائنس کے اسسٹنٹ ڈین پروفیسر ضیا عباس نقوی نے استقبالیہ خطاب پیش کیا، جس میں انہوں نے طلبہ کو ایرا یونیورسٹی کی الائیڈ فیکلٹی میں موجود مختلف کورسز سے متعارف کرایا۔ انہوں نے الائیڈ فیکلٹی سے متعلق قواعد و ضوابط کے بارے میں بھی معلومات فراہم کیں۔ فیکلٹی آف الائیڈ ہیلتھ سائنس کے ڈین پروفیسر سدھارتھ چندیل نے طلبہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے فیکلٹی کے مختلف شعبوں اور کورسز کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ انہوں نے نئے داخل ہونے والے طلبہ سے اپنی توقعات کا اظہار کیا۔ انہوں نے طلبہ کو ترغیب دی کہ وہ بتدریج تجربہ حاصل کرکے اور اسے اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں استعمال کرتے ہوئے ہر میدان میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں۔ کنٹرولر آف ایگزامینیشن پروفیسر تسلیم رضا کی نمائندگی ڈاکٹر گلشیا رضوی نے کی، جنہوں نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے ایرا یونیورسٹی کی امتحانی پالیسی پر گفتگو کی۔ انہوں نے الائیڈ فیکلٹی کے امتحانی طریقہ کار کے بارے میں طلبہ کی رہنمائی کی۔ پروکٹر پروفیسر دلشاد علی رضوی نے کیمپس میں اچھے رویے کی اہمیت پر روشنی ڈالی تاکہ طلبہ کسی بھی سزا سے محفوظ رہیں۔

پروفیسر سراج اجملی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی شعبۂ اردو کے چیئرمین مقرر

ممتاز استاد، محقق اور شاعر نے پروفیسر قمر الہدیٰ فریدی سے عہدے کا چارج سنبھال لیا

علی گڑھ، 10 اگست: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے ممتاز استاد، محقق اور معروف شاعر پروفیسر سید سراج الدین اجملی کو شعبہ اردو کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ آج انھوں نے شعبے کے باقاعدہ چیئرمین کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ انھوں نے اپنے پیش رو پروفیسر قمر الہدیٰ فریدی سے چارج لیا۔ پروفیسر اجملی کے تقرر کو شعبہ اردو کی علمی، تحقیقی اور ادبی روایت کے لیے اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ پروفیسر سراج اجملی کا شمار اردو کے ان معروف اساتذہ میں ہوتا ہے، جنھوں نے تدریس، تحقیق، تنقید اور شاعری کے میدان میں اپنی منفرد شناخت قائم کی ہے۔ ان کی علمی دلچسپیوں میں کلاسیکی اور جدید اردو غزل اور اردو شاعری کی تاریخ و روایت کے موضوعات بہت نمایاں ہیں۔ سراج اجملی کی پیدائش سکندر پور (بلیا) اتر پردیش میں ہوئی۔ ان کی ابتدائی رسمی تعلیم ادبی و روحانی تربیت گاہ دائرہ شاہ اجمل کے ماحول میں ہوئی، جہاں ان کے نانا شاہ سید احمد اجملی سجادہ نشین تھے۔ اسی ماحول نے ان کے اندر ادب، تہذیب، روحانیت اور انسانی اقدار کے اعلیٰ شعور کو جلا بخشی۔ ان کی ادبی اور فکری تربیت میں دائرے کے سجادہ نشینوں، بالخصوص سید اکمل اجملی اور مولانا سید افضل اجملی کا بھی اہم کردار رہا۔ یہی خانقاہی اور ادبی ورثہ آگے چل کر ان کے ادبی شخصیت کا حصہ بنا۔ سراج اجملی کے ادبی شعور کی پرداخت میں ان کے ماموں معروف ترقی پسند شاعر اور مترجم اجمل اجملی کا نام نامی بہت نمایاں ہے۔

الٰہ آباد میں ابتدائی رسمی تعلیم کے بعد پروفیسر سراج اجملی نے کانپور یونیورسٹی سے بی اے کیا۔ پھر انھوں نے دہلی یونیورسٹی سے 1989 میں اردو میں ایم اے کی سند حاصل کی۔ اسی سال انھوں نے جونیئر ریسرچ فیلوشپ (JRF) کا امتحان بھی پہلی کوشش میں پاس کیا۔ بعد ازاں دہلی یونیورسٹی میں ہی انھوں نے معروف ادیب و نقاد پروفیسر قمر رئیس کی نگرانی میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے لیے تحقیقی مقالے مکمل کیے۔ زمانہ طالب علمی سے ہی انھیں معتبر نقاد شمس الرحمان فاروقی، پروفیسر تنویر احمد علوی، خواجہ احمد فاروقی، پروفیسر عنوان چشتی وغیرہ کا قرب خاص حاصل رہا ہے۔ تدریسی اور علمی زندگی کے ساتھ ساتھ سراج اجملی کا تعلق نشریاتی دنیا سے بھی رہا۔ وہ آل انڈیا ریڈیو، دہلی کی اردو سروس سے بھی وابستہ رہے۔ علمی سفر کے مختلف مراحل طے کرنے کے بعد 1997 میں وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ اردو سے بحیثیت لکچرر وابستہ ہوئے اور اب پروفیسر کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پروفیسر سراج اجملی کی نمایاں شناخت کلاسیکی اردو اور فارسی شعر و ادب کے ایک سنجیدہ اسکالر کی ہے۔ ان کی علمی شخصیت کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ وہ اردو کی کلاسیکی روایت کو جدید تناظر میں سمجھنے اور نئی نسل سے متعارف کرانے کے قائل ہیں۔ سراج اجملی کی ادبی شخصیت کا ایک قابل ذکر پہلو تاریخ گوئی جیسے مشکل فن سے ان کی گہری دلچسپی بھی ہے۔ موجودہ عہد میں سراج اجملی کا شمار ان معدودے چند معاصر شعرا میں ہوتا ہے، جو اس فن میں باقاعدگی سے طبع آزمائی کرتے ہیں۔ پروفیسر اجملی کی تحقیقی و تنقیدی کاوشوں میں ان کی کتاب ''ترقی پسند تحریک اور اردو غزل'' خاص اہمیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب 1996 میں شائع ہوئی۔ کتاب میں ترقی پسند تحریک اور اردو غزل کے باہمی رشتے اور اردو غزل کے فکری و فنی پہلوؤں کا گہرا مطالعہ کیا گیا ہے۔ ان کی غزلوں کا مجموعہ 'مرقع'، نعتوں کا مجموعہ 'تقدیس' اور تنقیدی مضامین کا مجموعہ 'تنقیدی مطالعے' زیر طبع ہیں۔ 'انسائیکلو پیڈیا آف پروگریسو رائٹرز'، مرکز برائے فاصلاتی تعلیم اے ایم یو اور اتراکھنڈ اوپن یونیورسٹی دہرادون کی نصابی کتب میں پروفیسر اجملی کے تحریر کردہ اسباق اور ابواب شامل ہیں۔

پہلے سڑک دھنسی، اب پانی میں ڈوبا ایکسپریس وے

کانپور: 10 اگست (پی این ایس) کانپور-لکھنؤ گرین فیلڈ ایکسپریس وے پر سڑک دھنسنے کے بعد اب نکاسی آب کا نظام پر بھی سوالیہ نشان لگ گیا ہے۔ اتوار کو تقریباً ایک گھنٹے کی تیز بارش سے ایکسپریس وے کے کئی حصوں میں پانی بھر گیا۔ سڑک کے کنارے کئی مقامات پر پانی نظر آیا جبکہ بعض مقامات پر تیز رفتار گاڑیوں کے گزرنے کی وجہ سے پانی کئی فٹ تک بڑھتا ہوا دیکھا گیا۔

بارش کے دوران ایکسپریس وے پر جاری مرمتی کام نے بھی ڈرائیوروں کی مشکلات میں اضافہ کر دیا۔ تینوں لین کو کلومیٹر 9.29 سے 7.30 تک بند کر دیا گیا تھا، جس سے لوگوں کو بارش کے دوران رانگ سڑک اختیار کرنا پڑی۔ ایکسپریس وے پر تیز رفتاری سے سفر کرنے والے دو پہیہ اور تھری وہیلر بھی حادثات کے حوالے سے تشویش کا باعث ہیں۔ ایکسپریس وے کے افتتاح کے صرف 13 دن بعد سڑک میں دراڑیں اور ڈوبنے کی شکایات سامنے آنا شروع ہوگئیں۔ فی الحال، کئی حصوں پر مرمت کا کام جاری ہے، جن میں کلومیٹر 3.30، 8.28، 4.50، 7.49، اور 7.39 شامل ہیں۔ اتوار کی بارش نے سڑک کی تعمیر کے معیار کے ساتھ ساتھ ایکسپریس وے کے نکاسی آب کے نظام پر بھی سوال کھڑے کر دیے۔ اس سے پہلے کانپور-لکھنؤ ایکسپریس وے کا معائنہ کرنے آئی آئی ٹی کھڑگپور کی ایک ٹیم نے بھی تعمیرات اور نکاسی آب کے نظام کا معائنہ کیا۔ 4.32 کلومیٹر کے قریب سوک پٹ ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے بنائے گئے سڑک کے فرش کو جانچنے کے لیے، تقریباً 5.2 مربع فٹ سائز کا گڑھا کھودا گیا۔ ایک ٹینکر سے اس میں پانی ڈالا گیا اور تقریباً 10 منٹ تک اس کے نکلنے کا انتظار کیا گیا، لیکن حسب توقع پانی نہیں نکلا۔ اس کے بعد ٹیم نے سڑک پر تقریباً 500 لیٹر پانی ڈال کر دوبارہ جانچ کی۔ اس کے بعد بھی پانی نکلنے کے بجائے سڑک کے ایک حصے میں جمع ہو گیا۔ معائنہ کے دوران ٹیم نے نکاسی آب اور تعمیر دونوں میں خامیاں پائی۔ بیگم کھیڑا گاؤں کے قریب ایکسپریس وے سڑک کی کھدائی اسفالٹ اور بجری کی موٹائی، نیچے رکھے ہوئے پتھروں اور کنکریٹ کی تہہ کا جائزہ لینے کے لیے کی گئی تھی۔ اس معائنہ سے تعمیراتی کام میں غفلت کے آثار بھی سامنے آئے۔ اب اتوار کی بارش کے بعد کانپور لکھنؤ ایکسپریس وے کے انفراسٹرکچر پر ایک بار پھر سوال اٹھ رہے ہیں۔ 2.47 کلومیٹر پر، بارش رکنے کے بعد تقریباً ایک گھنٹے تک 60 میٹر کا حصہ پانی میں ڈوبا رہا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایکسپریس وے کا نکاسی آب کا نظام ابھی پوری طرح سے مؤثر نہیں ہے۔ مرمتی مزدوروں نے پانی بھرنے کے بارے میں حکام کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد، پمپنگ سیٹ کا استعمال کرتے ہوئے پانی کو باہر نکالا گیا۔ دریں اثنا، بارش کے دوران حال ہی میں مکمل کیے گئے پیچ ورک کی حفاظت کے لیے سڑک پر کئی مقامات پر ترپال بچھائی گئیں۔ مزدوروں نے خدشہ ظاہر کیا کہ پانی بھرنے سے نئے بچھائے گئے اسفالٹ کو بہہ سکتا ہے اور سڑک کو دوبارہ نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کانپور-لکھنؤ ایکسپریس وے پر سڑک کی مرمت کا کام جاری ہے، بارش نے نکاسی آب کے نظام میں خامیوں کو بے نقاب کر دیا ہے۔

لکھنؤ کے کاکوری میں شرابی ہائی ٹینشن ٹاور پر چڑھا، بیوی نے روپے دینے سے کیا تھا انکار

کاکوری، لکھنؤ۔ کاکوری تھانہ علاقے کے تحت آنے والے اجیتن کھیڑا گاؤں میں اتوار کی رات ایک عجیب و غریب معاملہ سامنے آیا۔ یہاں رہنے والا تقریباً 50 سالہ شیو برن ولد شیوراج یادو شراب پینے کے لیے پیسے نہ ملنے پر ہائی ٹینشن بجلی کے ٹاور پر چڑھ گیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس کے ساتھ انتظامی نظام میں بھی ہلچل مچ گئی اور فوری طور پر راحت و بچاؤ کا کام شروع کیا گیا۔ کاکوری انسپکٹر ستیش چندر راٹھور کے مطابق اتوار کی رات تقریباً 11:30 بجے اطلاع ملی کہ ایک شخص ہائی ٹینشن بجلی کے ٹاور پر چڑھ گیا ہے۔ اطلاع ملتے ہی تھانہ انچارج موقع پر پہنچے۔ صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے فوراً بجلی محکمہ سے رابطہ کرکے لائن بند کرائی گئی اور حفاظت کے مکمل انتظامات کیے گئے۔ اس کے ساتھ ہی فائر سروس اور ایس ڈی آر ایف کی ٹیموں کو بھی فوری طور پر موقع پر بلایا گیا۔ موقع پر پہنچی فائر سروس اور ایس ڈی آر ایف کی ٹیموں نے شخص کو بحفاظت نیچے اتارنے کے لیے کارروائی سنبھالی۔ کافی کوشش کے بعد دو بہادر افراد ٹاور پر چڑھے اور شیو برن کو بحفاظت نیچے اتار لیا، جس سے ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ اس مشترکہ اور فوری کارروائی میں پولیس، فائر سروس، ایس ڈی آر ایف اور بجلی محکمہ کے درمیان بہترین تال میل دیکھنے کو ملا، جس کی وجہ سے کسی بھی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ محفوظ طریقے سے نیچے اترنے کے بعد پولیس نے جب شیو برن سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ اس کی بیوی اسے شراب کے لیے روپے نہیں دے رہی تھی، جس سے ناراض ہو کر وہ ٹاور پر چڑھ گیا تھا۔

آستانہ حمیدیہ فرنگی محل لکھنؤ میں صفر المظفر میں روحانی اجتماع کل

قدیمی روایت کے مطابق صفر کے آخری بدھ کی نماز و دعا 12 اگست 2026 کو صبح 8 بجے ہوگی ان شاءاللہ۔ جس میں قاضی شہر حضرت مفتی ابوالعرفان میاں قادری رزاقی فرنگی محلی صاحب اجتماع کو خطاب کریں گے اور قصیدہ بردہ شریف و ذکر واذکار ہوگا، قل شریف ہوگا اور حضرت مفتی ابو القاسم محمد عتیق میاں فرنگی محلی و علامہ مولانا عبدالحکیم قادری رزاقی فرنگی محلی صاحب اور مفتی حبیب الحلیم فرنگی محلی صاحب کا فاتحہ ہوگا اسکے بعد دعا ہوگی ان شاءاللہ۔ آپ سبھی سے گزارش ہے کہ روحانی اجتماع میں شریک ہوکر ثواب دارین حاصل کریں۔ یہ خبر مولانا عفان عتیق فرنگی محلی جنرل سیکرٹری ادارہ شرعیہ فرنگی محل نے دی ہے۔

اودھ نامہ

کس کروٹ بیٹھے گا پی کے کا اونٹ

حال ہی میں ہوئے بانکی پور اسمبلی حلقہ کے ضمنی الیکشن میں بی جے پی کی شکست پر بحث وگفتگو جاری ہے۔ یہ سیٹ بی جے پی کے نومنتخب صدر نتن نوین کے استعفے سے خالی ہوئی تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ اس سیٹ پر گزشتہ تیس برسوں سے بی جے پی کا ہی قبضہ تھا اور پارٹی کے موجودہ صدر خود بھی یہاں سے بی جے پی کے ٹکٹ پر مسلسل پانچ بار چناؤ جیتے۔ یعنی بانکی پور سیٹ پر اس وقت بھی بی جے پی کا قبضہ رہا جب اس کی ہوا بالکل بھی نہیں تھی اور آج جب کہ گزشتہ برسوں سے بی جے پی کی ہوا مانی جارہی ہے اور نتائج یہی ظاہر بھی کر رہے ہیں تو آخر ایسا کیا ہوگیا کہ بی جے پی امیدوار ایک نئی نویلی پارٹی کے امیدوار پرشانت کشور سے چناؤ ہار گیا۔

سیاسی حلقوں میں اس شکست کو جین زی تحریک کا پہلا نتیجہ قرار دیا جارہا ہے، جس نے حال ہی میں مودی سرکار کو بظاہر بیک فٹ پر لا کھڑا کیا تھا۔ پچھلے بارہ سال کے اقتدار میں پہلی بار یہ محسوس ہوا ہے کہ عوامی طاقت کے سامنے بڑی سے بڑی اور مضبوط سے مضبوط طاقت بھی ڈھیر ہوجاتی ہے۔ شاید یہی وجہ رہی کہ آر ایس ایس کے چیف موہن بھاگوت جی کے سر بدلے بدلے محسوس ہونے لگے جیسا کہ پچھلے دنوں ان کے بیان سے ظاہر ہو جس میں وہ طلبہ کی حمایت کرتے نظر آئے تھے۔ اگر وہ بروقت بولتے تو شاید ہوا اتنی مخالف نہ ہوتی لیکن وہ ہوا کا رخ بھانپتے رہ گئے اور ہوا بدل گئی۔ جب ان کا بیان طلبہ کی حمایت میں آیا تو کسی پرانی فلم کا گانا یاد آگیا

حضور آتے آتے بہت دیر کردی

عام طور سے ضمنی الیکشن میں حکمراں پارٹی ہی کامیابی کا پرچم لہراتی ہے، لیکن بی جے پی کے اقتدار والی تین ریاستوں بہار، مدھیہ پردیش اور گجرات کی تین سیٹوں کے حالیہ ضمنی چناؤ میں بی جے پی تین میں سے دو سیٹوں پر چناؤ ہار گئی۔ بی جے پی کی سب سے بڑی شکست بہار کے بانکی پور حلقہ میں ہوئی ہے کیونکہ یہ سیٹ بی جے پی کے نومنتخب صدر نتن نوین کی تھی اور ان کے راجیہ سبھا ممبر چنے جانے کے بعد خالی ہوئی تھی۔ لیکن حالیہ ضمنی چناؤ میں بی جے پی کی شکست کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود نتن نوین کے وارڈ میں بھی بی جے پی کو ووٹ نہیں ملے اور انھیں اپنے روایتی ووٹروں کو مطمئن کرنے کے لیے ویڈیو پیغام جاری کرنا پڑا۔

عام خیال یہ ہے کہ طلبہ تحریک سے متاثر نوجوانوں نے بانکی پور میں بی جے پی کو ہرانے کا کام کیا ہے، لیکن اس الیکشن میں جن سوراج پارٹی کے امیدوار پرشانت کشور کی محنت اور انتخابی مینجمنٹ کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ظاہر ہے وہ عرصے سے انتخابی منیجر کا جو کردار نظریاتی طور پر ادا کر رہے تھے، سیاسی پارٹیاں ان کے تجزیوں اور پلاننگ کے مطابق کام کرتی رہی تھیں انھوں نے اپنی حکمت عملی کو یہاں عملی میدان میں آزمایا اور سرخرو ہوکر گزرے۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ابھی نو مہینے قبل ہوئے اسمبلی انتخابات میں جن سوراج پارٹی کے تمام امیدوراوں کی ضمانت ضبط ہوگئی تھی، لیکن بانکی پور سیٹ پر بی جے پی کو شکست سے دوچار کرنے کے بعد ان کی سیاسی اہمیت میں یکلخت اضافہ ہوگیا ہے اور تمام چینلوں کا رخ ان ہی کی طرف ہے۔ بانکی پور ضمنی چناؤ کا نتیجہ جہاں ایک طرف بی جے پی کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے تو وہیں دوسری طرف راشٹریہ جنتا دل کے لیے بھی لمحہ فکریہ ہے، کیونکہ یہاں پچھلے اسمبلی چناؤ میں راشٹریہ جنتا دل کی جس خاتون امیدوار کو 45/ہزار ووٹ ملے تھے، وہ ضمنی چناؤ میں محض 15/ہزار ووٹوں پر سمٹ گئیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ طلبہ تحریک کے دباؤ میں وزیر تعلیم کے استعفے کے بعد بی جے پی کو دوسرا بڑا جھٹکا بانکی پور میں لگا ہے۔ لیکن یہ بھی قابل غور ہے کہ اتنی اہم سیٹ پر بی جے پی نے ایک کمزور امیدوار کو کس حکمت عملی کے تحت میدان میں اتارا تھا، یہ ابھی واضح نہیں ہے، کیا اس لئے کہ بی ج ے پی کو یقین کی حد تک شک تھا کہ نتیجہ اس کے حق می ں نہیں آئے گا اس لئے کسی مضبوط امیدوار کی ساکھ کو داؤ پر لگانے سے دامن بچایا گیا۔ وجہ کچھ بھی رہی ہو لیکن بی جے پی کی شکست فاش نے کئی سوال ضرور کھڑے کردیئے ہیں۔ کامیابی کا پرچم بلند کرنے والے پرشانت کشور کا کہنا ہے کہ یہ دراصل بی جے پی کے غرور کی شکست ہے۔ پرشانت کشور کا روئے سخن بی جے پی کی طرف ہے اور وہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ بی جے پی نے سمراٹ چودھری جیسے داغدار شخص کو وزیر اعلیٰ بنا کر بہار کے بارہ کروڑ عوام کی توہین کی ہے۔ پرشانت کشور کا الزام ہے کہ ''سمراٹ چودھری قتل کے الزام میں جیل بھی جا چکے ہیں اور جھوٹا حلف نامہ داخل کر کے رہائی حاصل کی تھی کہ ان کی عمر 15 برس ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے اپنے انتخابی حلف نامے میں غلط بیانی کی ہے اور اس کی کوئی چھان بین نہیں کی گئی۔ یہ بھی کم دلچسپ نہیں ہے کہ اب تک جن وزرائے اعلیٰ کی سیاسی حکمت عملی پی کے نے ترتیب دی ہے، انھیں یہ مشورہ ضرور دیا ہے کہ موجودہ ماحول میں مسلمانوں سے فاصلہ بنا کر رکھنا ضروری ہے لیکن پچھلے دنوں انھوں نے کہا تھا کہ ملک کی آدھی ہندو آبادی مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتی ہے لہٰذا مسلمان ان کے ساتھ رشتے خوشگوار بنائیں۔ ایک انٹرویو میں پی کے عرف پرشانت کشور نے کہا کہ اگر بی جے پی ان کے مطالبات تسلیم کر لیتی ہے تو وہ بی جے پی کو ووٹ دینے کی اپیل کریں گے۔ اس لئے پی کے کا اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ جبکہ امت شاہ بھی انھیں اپنی پارٹی میں شامل کرنے کے واضح اشارے کر چکے ہیں۔

☆☆☆☆☆

کیا بنگلہ دیش پھر پاکستان بن گیا ہے؟

ڈاکٹر سلیم خان

بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے ولیعہد سجیب واجد نے دہلی سے یہ اعلان کیا کہ '' بھارت کی مشرقی سرحد پر ایک اور پاکستان بن گیا ہے''۔ موصوف نے اس تشویش کا اظہار خود اپنے ملک بنگلہ دیش کے بارے میں کیا۔ اس بات کو اگر سچ مان لیا جائے تو اس ساری محنت پر پانی پھر گیا جو 1972 میں بڑی آن بان شان کے ساتھ کی گئی تھی۔ اس طرح ایک نہ شد دو شد کا معاملہ ہوگیا۔ ہندوستان کی خارجہ پالیسی کا یہ المیہ ہے کہ آپریشن سیندور کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی نے جوش میں آکر یہ اعلان کردیا کہ خون اور پانی ایک ساتھ نہیں بہے گا یعنی سندھ طاس معاہدہ ختم کرنے کا اعلان فرما دیا۔ اس کے جواب میں پاکستان نے شملہ معاہدے کے کلعدم قرار دے دیا۔ اس طرح بنگلہ دیش بنانے کے بعد ہزاروں فوجیوں کی رہائی کے بعد جو بڑی کامیابی حاصل کی گئی تھی اسے گنوا دیا گیا۔ پاکستان کے اوپر کشمیر کے معاملے کو باہمی گفتگو تک محدود رکھنے کی جو پابندی تھی وہ ختم ہوگئی اور اس کے بعد اسے اقوام متحدہ و دیگر بین لاقوامی فورمس میں زور وشور کے ساتھ اٹھانے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اتفاق سے اس دوران پاکستان کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اہم ذمہ داریاں بھی مل گئیں جس کا اس نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ ویسے ہندوستان بھی فی الحال برکس کی صدارت پر فائز ہے مگر امریکہ کی ناراضی کا خوف اس کے پیروں کی بیڑی بن گیا ہے حالانکہ مجروح سلطان پوری کو کہہ چکے ہیں۔

دیکھ زنداں سے پرے رنگ چمن رقصِ بہار
رقص کرنا ہے تو پھر پاؤں کی زنجیر نہ دیکھ

وزیر اعظم نریندر مودی تو فی الحال امریکی صدر ٹرمپ کے اشارے پر رقص کرنے میں مصروف ہیں مگر حکومتِ پاکستان نے اس معاملے میں نہایت محتاط رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ پاکستان کا موقف ہے کہ وہ بنگلہ دیش کے داخلی معاملات میں مداخلت نہیں کرتا اس لیے جلاوطن سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد اور ان کے بیٹے کے حالیہ بیانات پر تبصرہ نہیں کرے گا حالانکہ بنگلہ دیشی حکومت اور حکمران جماعت بی این پی نے نئی دہلی میں شیخ حسینہ کو میڈیا سے خطاب کی اجازت دیے جانے پر انڈیا کے خلاف سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ اسلام آباد میں دفتر خارجہ کی پریس بریفنگ کے دوران جب ترجمان طاہر اندرابی سے سوال کیا گیا کہ آیا شیخ حسینہ واجد اور ان کے بیٹے سجیب واجد کے پاکستان سے متعلق بیانات کے بعد اسلام آباد اور ڈھاکہ کے درمیان کوئی سفارتی رابطہ ہوا ہے یا نہیں۔ اس پر ترجمان نے کہا کہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان سفارتی روابط معمول کے مطابق جاری ہیں اور یہ کسی ایک واقعے یا بیان تک محدود نہیں۔ ان کے مطابق اسلام آباد اور ڈھاکہ کے درمیان سفارتی ذرائع سے رابطے بدستور برقرار ہیں۔ ان کا کہنا تھا چونکہ یہ بیان ہندوستان سے دیا گیا تھا، اس لیے یہ معاملہ بنگلہ دیش اور انڈیا کے درمیان ہے۔

اس تنازع سے خود کو الگ کرتے ہوئے طاہر اندرابی نے یہ ضرور کہا کہ بنگلہ دیش کے عوام اپنے مسائل خود حل کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں اور انھیں بیرونی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے بقول پاکستان بنگلہ دیش کے خود مختار فیصلوں کا احترام کرتا ہے اور اس کی ترقی اور خوشحالی کے سفر میں تعاون جاری رکھے گا۔ اس طرح پاکستان تو خود کو بنگلہ دیش سے قریب کر رہا ہے مگر اس کے برعکس شیخ حسینہ نے ہندوستان میں بیٹھ کر یہ الزام لگادیا کہ جولائی اور اگست سال 2024 میں بنگلہ دیش میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں کو پرامن طلبہ تحریک نہیں مانتیں کیونکہ ان کی وجہ سے حسینہ کی حکومت گر گئی تھی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ منظم گروہوں نے اس تحریک کو ایک پرتشدد سیاسی ہتھیار میں تبدیل کرنے کا کام کیا۔ یہ تو الٹا چور کوتوال کو ڈانٹنے والی بات ہے کہ جس نے ایک پرامن مزاحمت پر گولیاں برسائیں وہی اپنے آپ کو مظلوم بنا کر پیش کرے۔ دہلی میں کاکروچ کے ساتھ یہ ہوا کہ پولیس نے مظاہرین کو مارا پیٹا اور پھر ان کے لواحقین ٹیلی ویژن پر آکر رونے دھونے لگے۔ وہ فرماتی ہیں مجھے اپنے ملک سے دور جانے پر مجبور کیا گیا، لیکن میں اپنے لوگوں سے کبھی الگ نہیں ہوئی۔ حسینہ کے بیٹے ساجب واجد جوائے نے دعویٰ کیا کہ اگست سال 2024 سے بنگلہ دیش میں سیاسی قتل وغارت گری کو قانونی حیثیت مل گئی ہے حالانکہ سچائی یہ ہے اس کے بعد شیخ حسینہ کے ذریعہ جاری وساری مظالم کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ شیخ حسینہ کے مطابق فی الحال بنگلہ دیش ایک ناکام ریاست بن چکا ہے اور وہاں امن وامان نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

اس خطرناک پریس کانفرنس کے بعد حکومت ہند کا خود کو الگ کر کے یہ کہنا کہ نئی دہلی میں ہونے والی تقریب ایک نجی ادارے کے زیر اہتمام منعقد ہوئی ہے اور اس سے بھارتی حکومت کا کوئی تعلق نہیں مضحکہ خیز ہے۔ جہاں ایک طرف حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی کے خطاب عام کی اجازت منسوخ کردی جاتی ہو وہاں ایک غیر ملکی پناہ گزین کا پریس کانفرنس کردینا ایک چمتکار نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ تو مودی ہے تو ممکن ہے والی بات ہے۔ اس موقف کے خلاف بنگلہ دیش نے نئی دہلی سے وضاحت طلب کی ہے۔ بنگلہ دیش نے معزول سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی میڈیا کے ساتھ لائیو بات چیت پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے پڑوسی حکمرانوں نے ان پر بنگلہ دیش اور اس کے عوام کے خلاف زہریلی باتیں کرنے کا الزام لگایا ہے۔ ایک پریس ریلیز میں بنگلہ دیش کی وزارتِ خارجہ نے کہا کہ بنگلہ دیش اس بات پر ناراض ہے کہ مفرور اور نسل کشی کی مجرم شیخ حسینہ کو نئی دہلی میں میڈیا کے ساتھ لائیو گفتگو کرنے کی اجازت دی گئی، جہاں انہوں نے اور ان کے کارندوں نے بنگلہ دیشی حکومت اور اس کے عوام کے خلاف زہریلی باتیں کیں۔ اس بیان میں مزید کہا گیا کہ ڈھاکہ کو اس بات پر گہرا افسوس ہے کہ اس واقعے کے ہمارے دوطرفہ تعلقات پر پڑنے والے ممکنہ اثرات کے بارے میں حکومتِ ہند کو اپنی تشویش سے آگاہ کرنے کے باوجود، اس عوامی تقریب کے انعقاد کی اجازت دی گئی۔

شیخ حسینہ کی اس پریس کانفرنس کا ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تعلقات پر جو اثر پڑا ہے اس کا اندازہ وزارتِ خارجہ کے سخت ردعمل سے لگایا جاسکتا ہے۔ اس کے مطابق ایک ایسے موقعے پر جب بنگلہ دیش کے عوام جولائی انقلاب کی دوسری سالگرہ منا رہے ہیں، شیخ حسینہ کی بھارتی سرزمین پر یہ پریس کانفرنس بنگلہ دیش کی خودمختاری کی توہین اور جولائی انقلاب کے شہداء کی سخت بے حرمتی ہے۔ اس بیان میں یہاں تک کہا گیا کہ فسطائی حکومت کی جانب سے جولائی-اگست سال 2024 کے دوران نابالغ بچوں سمیت بے گناہ شہریوں کے ہولناک قتلِ عام سمیت اقوامِ متحدہ کے تسلیم شدہ حقائق کو جھٹلانا، مفرور مجرم اور اجتماعی قتل کی ذمہ دار حسینہ اور ان کے جرائم پیشہ گروہ کی طرف سے تاریخ کا رخ موڑنے کی ایک لاحاصل کوشش کے طور پر سامنے آیا ہے۔ حکومتِ بنگلہ دیش کا موقف ہے کہ بنگلہ دیش کے عوام نے پہلے بھی ایسی گھناؤنی کوششوں کو مسترد کیا تھا اور اب بھی ایسا ہی کر رہے ہیں جولائی انقلاب کے نظریات کا اعادہ کرتے ہوئے وزارت نے کہا کہ بنگلہ دیشی عوام نے عزم مصمم کرلیا ہے کہ ہمارا ملک پھر کبھی فاشزم کے سیاہ دور میں واپس نہیں جائے گا اور بنگلہ دیش کبھی بھی کسی کا دستِ نگر (کلائنٹ اسٹیٹ) نہیں بنے گا۔ یہ جملہ ہندوستان کی جانب اشارہ کر رہا ہے۔

حکومتِ بنگلہ دیش کے مطابق 'سزا یافتہ اجتماعی قاتل حسینہ اور ان کے مافیا طرز کے ہتھکنڈوں کی بنگلہ دیش کی سیاست میں اب کبھی کوئی جگہ نہیں ہوگی۔ اس پریس کانفرنس کا اثر یہ ہے ایک اور پڑوسی ریاست ہندوستان کے ازلی دشمن چین کی گود میں دھکیل دی گئی۔ یہ کس قدر ستم ظریفی ہے آج اسرائیل اور امریکہ تو ہندوستان کے دوست ہیں مگر سری لنکا ہو یا پاکستان اور بنگلہ دیش ہو یا نیپال کوئی بھی ہم سے خوش نہیں ہے بلکہ مالدیپ جیسا ننھا جزیرہ بھی دنیا کی سب سے بڑی آبادی والے ملک کو آنکھیں دکھا رہا ہے۔ حکومتِ بنگلہ دیش نے متنبہ کیا کہ بنگلہ دیش بھارت کے ساتھ ایک اچھا، باہمی مفاد پر مبنی اور روشن مستقبل کا رشتہ برقرار رکھنا چاہتا ہے جو برابری، باہمی احترام، ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے اور ملک کی عزت پر مبنی ہو۔ بنگلہ دیش کے مطابق شیخ حسینہ کو کسی بھی بہانے سے میڈیا سے کھل کر بات کرنے کا موقع دینا ہمارے عوام کے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچاتا ہے اور بنگلہ دیش اور بھارت کے درمیان اچھے باہمی تعلقات کی ترقی کے لیے نقصان دہ ہے۔ ویسے مودی جی یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہیں اس کی کوئی پروا نہیں مگر ساتھ ہی ان کو اٹل جی کا یہ جملہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم دوست تو بدل سکتے ہیں مگر ہم سایہ تبدیل نہیں کر سکتے۔ مودی سرکار کو چاہیے کہ وہ امورِ خارجہ کے معاملات پر داخلی سیاست کو غالب ہونے نہ دے ورنہ ملک کی عالمی ساکھ خراب ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

۵ اگست ۲۰۱۹،، کارواں گذر گیا غبار دیکھتے رہے

رشید پروین سوپور

پانچ اگست ۲۰۱۹ اس بار بھی اپنی رفتار کے ساتھ سلسلہ روز وشب میں کھو چکا ہے، کھونے کا مطلب فنا بالکل نہیں بلکہ کہیں نہ کہیں اپنے نئے نئے اندازوں اور کیفیات میں ہر ہر چیز اسی دائمی سلسلے میں کہیں نہ کہیں موجود رہتی ہیں، اقوام کی تاریخوں میں ایسے ہزار ہا حادثے اور سانحے موجود ہیں جن کی باقیات آج بھی اس روز وشب کے سلسلے میں اپنے موجود ہونے کا احساس بھی دلاتی ہیں اور پھر اب بھی ہزاروں برس بعد ان کے واقعہ ہونے اور پھر اس عالم ناپائدار پر مرتب ہونے والے اثرات کا محاسبہ بھی ہوتا ہے، بہر حال ابھی چند دن پہلے ہی کشمیر کی تاریخ کا تاریخی دن ۵ اگست بھی زمانے کی رو کے ساتھ بہہ چکا ہے، اور یہ تو ہمیں معلوم ہی ہے کہ اس تاریخ سے اب تک پورے سات برس کا فاصلہ طئے ہو چکا ہے، اور سپیشل سٹیٹس کو دفنانے کی یہ ساتویں برسی کہی جا سکتی ہے۔ اس سے جنم دینے والوں نے بھی اس کے سات برس پورے ہونے پر اس کی صحت وسلامتی کی نہ صرف دعائیں مانگی بلکہ پورے سات برس کے بعد جو اس کے خدوخال اور قد کاٹھ نکل آیا ہے اس کی نہ صرف تعریفیں کی، بلکہ مابعد دور کے حسن کو سراہا اور آگے اور بھی برس ہا برس بیتنے پر اس کے شباب کے نقوش ابھارے، وزیر اعظم نریندر مودی جی نے کہا کہ ''دفعہ تین سو ستر ختم کرنے سے ایک نئے باب کی شروعات ہو چکی ہے، ملیٹینسی کا گراف نیچے آ گیا ہے اور ترقی کی راہیں وا ہوئی ہیں'' گورنر سنہا نے اپنے بیان میں کہا کہ اس آئینی شق کی منسوخی کے بعد وسیع پیمانے پر تبدیلی آچکی ہے اور ہمیں کہیں بھی ان برسوں میں کوئی احتجاج نظر نہیں آیا'' اس کا مطلب ظاہر ہے عوام نے اس سے پسند کیا اور درست سمجھا ہے، اس کی یہی تاویل ہو سکتی ہے۔ ہمارے بھولے بھالے چیف منسٹر نے اپنے بیان میں کہا کہ، ۵ اگست ۲۰۱۹ کے زخم ابھی ہرے ہیں اور ابھی تک نہیں بھرے ہیں،، ہم نہ انہیں بھولیں گے اور نہ اس ابیارگیشن کو تسلیم کریں گے،، ہم نے انہیں بھولا بھالا تو لکھا ہے لیکن ایسا نہیں ہے، بہت ہی منجھے ہوئے سیاست کار ہیں لیکن بظاہر بڑے معصوم سے دکھتے ہیں ،، سات برس مکمل ہونے پر جموں میں اس کی برسی پر جشن منایا گیا اور ساوتھ کشمیر میں بھی بی جے پی کارکنان نے ایک عوامی ریلے کا انعقاد کیا،، ریلی اور جشن تو بہر حال شاید ان کا حق ہے لیکن افسوس کہ آقاؤں کو خوش کرنے کی خاطر اس ریلے میں چند ایسے نعرے بھی بلند ہوئے جنہوں نے کشمیری قوم کو حیران کر کے رکھ دیا ہے، یہ خواتین اور ماؤں، بہنوں کے لئے ہتک آمیز تھے، اور ان میں خواتین کے لئے تحقیرانہ الفاظ موجود تھے، جن سے عوام کی ایک بڑی تعداد نے انہیں افسوسناک اور قابل مزمت قرار دیا، یہ نعرے کشمیر کے موجودہ بی جے پی کارکناں کی اختراح تھے، یا اس کے پیچھے کوئی اور ہی ذہن کام کر رہا تھا، اس پر کچھ نہیں کہا جا سکتا، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ نعرے اُن فضاؤں میں گونجے جہاں ماضی قریب میں بی جے پی کا کوئی تصور بھی نہیں تھا،، بی جے پی نے فوراً ہی شاید اس بات کی نزاکت کا ادراک کرتے ہوئے اس سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کیا اور شاید اپنے سات کارکنان کو بھی معطل کیا ، پی ڈی پی نے کئی جگہوں پر اپنے کارکناں سے احتجاجی ریلی کی کوششیں کی لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکے، اور یہ ایسی کوئی اہم بات نہیں، کیونکہ سرکار کی مرضی اور منشا کے خلاف یہاں پتے نہیں ہل سکتے، سو وہ بھی جانتے تھے اور ہم بھی دہائیوں سے جانتے ہیں،، یہ یاد دلانا ضروری ہے کہ یہ سارا کھڑاگ ۱۵ گست ۲۰۱۹ کے سلسلے میں ہوا تھا اور یہ بھی آپ جانتے ہی ہیں کہ اسی روز جموں وکشمیر کا سپیشل سٹیٹس ابیارگیٹ ہوا تھا۔ جموں و کشمیر کے سپیشل سٹیٹس کی کیفیت اور ماہیت یا حثیت کیا تھی ،اس کے بارے میں اب بھی اور مستقبل میں بھی بحثیں ہوتی رہیں گی ، ، اگر کچھ تھا نہیں تو ۵ اگست کو ابیارگیٹ کیا ہوا؟ ، اگر چہ اس برس اس کی ساتویں برسی تھی، جس پر ایک طرف جشن تھا تو دوسری طرف مگر مچھ کے آنسو بہائے جا رہے تھے، اب اگر چہ یہ عمارت ڈھ چکی ہے لیکن ماضی اور تاریخ کو کھوجنے والے اس عمارت کے کھنڈروں کو نظر انداز نہیں کر سکتے، اوپر دئے گئے بشمول وزیر اعظم کے بیانات کو سمجھنے اور انہیں پرکھنے کے لئے بھی ایک طویل عرصے کی ضرورت رہے گی اور سب سے بڑی بات یہ کہ کیا واقعی جیسا کہ موجودہ سرکار کہہ رہی ہے اور بار بار اس کا اعادہ کر رہی ہے کہ یہ دفعہ یا سپیشل سٹیٹس جموں وکشمیر کی ترقی کی راہ میں ایک دیوار تھی جس سے گرایا جا چکا ہے،؟ کیا واقعی یہ سپیشل سٹیٹس، جموں وکشمیر اور لداخ تینوں خطوں کے لئے ایک بھاری اور ناقابل برداشت بوجھ تھا جس نے تعمیر وترقی کی راہیں تینوں خطوں کے لئے مسدود کی تھیں؟ مستقبل اور زمانے کی گردش اس بات کا جواب دے گی ، اور تینوں خطوں کے عوام اس کی ضرورت اور اس کی حثیت کا احساس کریں گے، اور یہ بھی کہ مستقبل بہترین انداز میں اس سپیشل سٹیٹس کی اہمیت اور افادیت کو یکساں طور تینوں خطوں کے عوام پر واضح کر دے گا ، ایسا لگتا ہے کہ شاید یہ عمارت ہمیشہ کے لئے ڈھ چکی ہے یا اس کے شاندار کھنڈروں پر کبھی ایک اور عمارت کھڑی ہو، یہ کوئی نہیں جانتا، لیکن زمانے کی گردش، وہ کچھ دکھاتی ہے جو ہماری سوچ وفکر سے ماورا ہوتا ہے، ، پہلے یہ بات کہ الحاق ہند کا ایک اپنا تاریخی اور پولٹیکل بیک گراونڈ تھا ، اور کوئی بھی دانشور اور آئینی ماہر اس الحاق کی روح کو تب تک نہیں پا سکتا اور اصل حقائق سے آشنا نہیں ہو سکتا جب تک نہ وہ اس تاریخی اور سیاسی پس منظر کو سمجھنے کی کوشش کرے گا جس میں الحاق جموں کشمیر وجود میں آیا تھا، ۔

On October 26th, 1947, Maharaja Hari Singh, the last ruler of Jammu and Kashmir, signed the Instrument of Accession acceding to the Dominion of India. The Maharaja agreed to allow the Parliament to govern three subjects and limited the Union's powers to Foreign Affairs, Defence and Communications.

۔امیت شاہ نے پارلیمنٹ میں ۵ اگست ۲۰۱۹ کو اس کی منسوخی کے موقعے پر کہا تھا کہ اس دفعہ میں اب رکھا ہی کیا تھا ،شاید ان کا مطلب یہ تھا کہ'' عمارت تو پہلے ہی مسمار ہو چکی تھی ہم نے تو اس ملبے کو صاف کیا ہے [5] Jammu and Kashmir was administered by India as a state from 17 November 1952 to 31 October 2019, and Article 370 conferred on it the power to have a separate constitution, a state flag, and autonomy of internal administration.[6][7]، ۵ اگست ۲۰۱۹ کو ایسا کیا ہوا کہ بی جے پی نے اپنی تاریخ میں اپنے خیال کے مطابق سنہرے حروف سے ایک باب رقم کیا تھا، جس سے مودی نے ایک نئی شروعات سے تعبیر کیا ہے؟؟ سپریم کورٹ نے اپنے تاریخی فیصلے میں کہا تھا کہ یہ آرٹیکل ۳۷۰ عارضی شق تھی،، دوئم یہ کہ عرضی میں صدارتی اعلان کو چلینج نہیں کیا گیا تھا، اور تیسری یہ کہ فیصلے میں کوئی بدنیتی نظر نہیں آتی، ، یعنی پارلیمنٹ کے لئے بھی کلین چٹ مہیا کر دی گئی تھی،، ۔اب یہ سمجھنا بھی لازمی ہے کہ یہ شق کیا تھی اور دفعہ ۳۷۰ کے پیرہن اور لباس میں کیا چیز آراستہ وپیراستہ تھی، 370 was drafted in Part XXI of the Indian constitution titled "Temporary, Transitional ad Specall Provisions".[8] It stated that the Constituent Assembly of Jammu and Kashmir would be empowered to recommend the extent to which the Indian constitution would apply to the state. The state assembly could also abrogate the Article 370 altogether, in which case all of Indian Constitution would have applied to the state. ،،،اس پر کیا رائے اور کس نوعیت کی رائے کا اظہار کیا جا سکتا ہے؟، اس پیراگراف میں جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ جموں وکشمیر اسمبلی کو اختیار دیا گیا تھا کہ وہ آئین ہند کے جموں وکشمیر پر نفاظ سے متعلق حدود قائم کر سکتی ہے اور یہ بھی کہ اس سے اختیار ہے کہ وہ سرے سے ۳۷۰ کو ختم بھی کر سکتی ہے، ظاہر ہے کہ الحاق کی روح ڈیفنس، مواصلات اور فارن افیرس صرف یہ تین چیزیں تھیں جس سے دفعہ تین سو ستر کے تحت آئین ہند میں باضابطہ درج کیا گیا ، اور اس میں یہ بھی واضح ہے کہ ریاست کا سپیشل سٹیٹس ہوگا (۱) اپنا آئین ا (۲) اپنا جھنڈا اور (۳) آٹو نامی ۔، آئین میں اور اس پیراگراف سے شاید یہ واضح اور عیاں، یا اظہر من الشمس ہے کہ جموں وکشمیر کو آئین ہند میں سپیشل مقام اور خصوصی حثیت ۵ اگست ۲۰۱۹ تک حاصل تھی، اور یہ اس ریاست کا آئینی حق ہی نہیں بلکہ ان ہی شرائط کے تحت الحاق ہند ممکن ہو سکا تھا، تعمیر وترقی کے کن منازل اور مرحلوں کے لئے یہ سپیشل سٹیٹس ایک رکاوٹ تھی جس سے ہٹانا ضروری تھا؟ بلکہ دیکھا جائے تو اس سپیشل سٹیٹس سے جموں و کشمیر اور لداخ تینوں خطوں کے لئے ایک نگہبانی اور حفاظت کا لباس میسر تھا، جو یکساں طور پر سارے عوام کے مفادات کا ضامن بھی تھا اور ان کی تعمیر وترقی کی راہ میں کسی طرح کوئی دیوار بھی نہیں تھی، آج جو سڑکوں پر اور اپنے بیانات سے سوگ منا رہے ہیں، ذرا اپنے ماضی کو دیکھیں کہ اقتدار کے لئے اس سٹیٹس کو کفن پہنانے اور دفنانے میں وہ کس قدر اوتاولے رہے ہیں،، ''وہی بام ودر ہیں جلے ہوئے وہی چاند چہرے ڈھلے ہوئے ۔

وہی صبح کوئے ملال ہے وہی شام شہر خراب ہے

ہندوستانی مسلمانوں کی بقا اور ترقی کا عملی لائحہ عمل

عبدالحمید خان

آج کے دور میں ہندوستانی مسلمان متعدد پیچیدہ اور سنگین سماجی، اقتصادی، تعلیمی اور نظریاتی چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں۔ ملکی اور علاقائی حالات خواہ کتنے ہی دشوار اور ناگفتہ بہ کیوں نہ ہوں، تاریخ اس بات کی بین گواہ ہے کہ قوموں کا عروج وزوال خارجی حالات سے زیادہ ان کے اپنے فیصلوں، بصیرت اور پیہم جدوجہد پر منحصر ہوتا ہے۔ اس نازک دور سے باہر نکلنے اور ایک روشن، باوقار اور مستحکم مستقبل کی تعمیر کے لیے جذباتی نعروں، ردعمل کی روایتی سیاست، محض شکوہ شکایتوں اور سوشل میڈیا کے بے مقصد وقت ضائع کرنے والی بحثوں سے مکمل کنارہ کشی اختیار کرنی ہوگی۔ جب تک فکری پختگی، ترجیحات کی درستگی اور دوررس منصوبہ بندی کا ایک عملی اور دیرپا لائحہ عمل تیار نہیں کیا جائے گا، حالات کا رخ موڑنا اور تاریخ کا دھارا بدلنا ممکن نہیں ہے۔

کسی بھی قوم کی ترقی، بقا اور استحکام کا پہلا اور بنیادی قدم علمی برتری کا حصول ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو روایتی تعلیم کی سرحدوں سے آگے بڑھ کر جدید ترین علوم جیسے سائنس، ٹیکنالوجی، آرٹیفیشل انٹیلیجنس، ڈیٹا سائنس، اور روبوٹکس پر اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرنی ہوں گی۔ محض کاغذی ڈگریاں حاصل کرنا کافی نہیں، بلکہ اعلیٰ معیار کی ریسرچ، نئی ایجادات اور ملکی و عالمی سطح کے معیاری سائنسی و تعلیمی اداروں کا قیام ضروری ہے تاکہ ملک اور دنیا میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا جا سکے۔ تعلیم کا مقصد صرف ملازمت کا حصول نہیں بلکہ فکر وشعور کی بیداری اور معاشی وسائنسی خودکفالت ہونا چاہیے۔

معاشی خودمختاری کسی بھی معاشرے کی سیاسی اور سماجی آزادی کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو محض سرکاری یا نجی نوکریوں پر منحصر رہنے کے بجائے تجارت، ہنرمندی، صنعت وحرفت اور جدید اسٹارٹ اپس کے میدان میں غیر معمولی دلچسپی لینی ہوگی۔ باہمی اقتصادی تعاون کے نئے ماڈلز، کمیونٹی کے مالیاتی وسائل، اوقاف کی اربوں روپے کی املاک کی درست دیکھ بھال اور ان کو ٹیکنالوجی کے نظام کو اس انداز میں منظم اور پائیدار بنانا ہوگا کہ نچلا اور پسماندہ طبقہ عارضی امداد یا فوری امداد پر انحصار کرنے کے بجائے خود معاشی طور پر مستحکم اور خود کفیل ہو سکے۔

سیاسی میدان میں محض خاموش تماشائی، جذباتی ایندھن یا غیر فعال ووٹ بینک بنے رہنے کے بجائے، بھارتی آئینی وانتخابی حکمتِ عملی میں بالغ نظری اور دانشمندی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ مقامی بلدیاتی اداروں اور پنچایتوں سے لے کر اسمبلیوں اور ایوانِ بالا تک فعال اور باوقار شمولیت لازمی ہے۔ جذباتی نعرے لگانے والوں اور کھوکھلی تقریریں کرنے والوں کے بجائے ایسے باصلاحیت، اعلیٰ تعلیم یافتہ، قانون دان اور سماجی رہنماؤں کو آگے لانا ہوگا جو جمہوری وآئینی دائرے میں رہ کر مدبرانہ انداز میں ملک کے دیگر انصاف پسند اور جدید سیکولر طبقات کے ساتھ مثبت، تعمیری اور پائیدار سیاسی اتحاد قائم کر سکیں۔

ملک کے قانونی، انتظامی اور آئینی ڈھانچے جیسے سول سروسز (UPSC/State PCS)، عدلیہ، پولیس اور بیوروکریسی میں مسلم نوجوانوں کی مؤثر اور تناسب کے مطابق شمولیت وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ اعلیٰ انتظامی وعدالتی عہدوں پر فائز ہونا محض ایک ملازمت نہیں، بلکہ ملک کی پالیسی سازی میں براہِ راست حصہ لینے، بلاشبہ انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے اور آئینی حقوق کی پاسداری کرانے کا مضبوط اور پائیدار ذریعہ ہے۔ اس مقصد کے لیے نوجوانوں کو مسابقتی امتحانات کی تیاری کے لیے اعلیٰ معیار کی رہنمائی، رہائش اور وسائل فراہم کرنا کمیونٹی کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

میڈیا اور ابلاغ کی موجودہ جنگ میں یکطرفہ پراپیگنڈا اور منفی بیانیے کا جواب اشتعال انگیزی یا جذباتی ردعمل کے بجائے منطق، قانون، حقائق اور سچائی سے دینا ہوگا۔ اس کے لیے ہندوستانی مسلمانوں کو اپنے بین الاقوامی معیار کے تحقیقاتی ادارے، پالیسی ساز تھنک ٹینکس (Think Tanks) قائم کرنے ہوں گے جو ملکی و عالمی سطح پر حقیقت پسندانہ، مثبت اور تعمیری بیانیہ دنیا اور ہم وطنوں کے سامنے پیش کر سکیں۔

انفرادی اور اجتماعی اخلاق وکردار کی بلندی اس تمام پیش رفت کی اصل روح ہے۔ صداقت، امانت داری، عدل وانصاف، ڈسپلن، سخت محنت اور وعدے کی پابندی کو اپنی روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بنانا ہوگا۔ اپنے تمام غیر مسلم ہم وطنوں اور پوری انسانیت کے ساتھ حسنِ اخلاق، ہمدردی، باہمی احترام اور خیر خواہی کا رشتہ مضبوط کر کے ہی ایک قابلِ اعتماد اور محترم معاشرتی تاثر قائم کیا جاسکتا ہے۔

کسی بھی قوم کی زبوں حالی اور زوال کا علاج عارضی احتجاجوں یا جذبات کے برملا اظہار میں نہیں، بلکہ گہری سیاسی بصیرت، اعلیٰ ترین تعلیم اور مستحکم تنظیم میں پنہاں ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے لیے شکوے اور دکھاوے کی سیاست کے بجائے خاموش مگر بھرپور عمل اور مسلسل جدوجہد کے ساتھ 20 تا 30 سالہ طویل المدتی منصوبوں پر کام کرنا ہی موجودہ نازک دور سے باہر نکلنے اور ایک باوقار مستقبل کا واحد اور حقیقی ذریعہ ہے۔

☆☆☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک پبلشر پرنٹر اور ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ ۵ پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ڈاکٹر مجیر احمد آزاد: سفر کو ادب میں ڈھالنے والا قلمکار

ڈاکٹر منصور خوشتر، دربھنگہ

موجودہ عہد میں ایسے سفرنامہ نگار کم ہیں جو سیاحت کو محض تفریح کے بجائے ادب کا حصہ بناتے ہوں۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد انہی چند اہلِ قلم میں شامل ہیں جنھوں نے اپنے اسفار کو ادبی وقار عطا کیا ہے۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد بنیادی طور پر افسانہ نگار، محقق، نقاد، مرتب اور معلم ہیں۔ تدریسی ذمہ داریوں کے باوجود ان کی ادبی سرگرمیاں مسلسل جاری رہتی ہیں۔ وہ ایک ہائی اسکول کے پرنسپل کی حیثیت سے اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں، مگر فراغت کے اوقات کو ادب کی خدمت کے لیے وقف رکھتے ہیں۔ افسانہ نگاری، تنقیدی مضامین، تحقیقی کام، کتابوں پر تبصرے، ادبی تقریبات کی نظامت اور ادبی تنظیموں سے وابستگی ان کی ہمہ جہت ادبی شخصیت کی علامت ہیں۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کی تصانیف پر نظر ڈالی جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی تخلیقی اور تحقیقی دلچسپیوں کا دائرہ خاصا وسیع ہے۔ ”ڈوم“، ”اندھیرے کا کرب“، ”جھکی ہوئی شاخ“، ”ٹھہری ہوئی صبح“، ”دور دیس میں“ اور ”کلاس ٹاپر“ جیسے افسانوی مجموعے ان کی تخلیقی صلاحیتوں کا ثبوت ہیں، جبکہ ”دربھنگہ میں اردو افسانہ نگاری“، ”معاصر اردو افسانہ: فکری جہات“ اور ”شاداں فاروقی: حیات اور خدمات“ جیسی کتابیں ان کے تحقیقی اور تنقیدی شعور کی نمائندگی کرتی ہیں۔ بچوں کے ادب سے بھی ان کا رشتہ مضبوط ہے اور ”آؤ کہانی سنتے ہیں“ اس کا عمدہ نمونہ ہے۔

ان تمام جہات کے درمیان ان کی ایک اہم شناخت سفرنامہ نگاری بھی ہے۔ ان کا پہلا سفرنامہ ”دارجلنگ کی سیر“ قارئین میں خاصا مقبول ہوا۔ اس کتاب میں انہوں نے نہ صرف دارجلنگ کی قدرتی خوب صورتی کو ادبی انداز میں پیش کیا بلکہ وہاں جانے والے سیاحوں کے لیے رہائش، آمدورفت، اخراجات اور سیاحتی مقامات کے بارے میں ایسی عملی معلومات فراہم کیں جو عام مسافر کے لیے بے حد مفید ثابت ہوئیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کو صرف ایک ادبی تصنیف نہیں بلکہ ایک قابلِ اعتماد سفری رہنما بھی سمجھا گیا۔

اسی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے ان کا نیا سفرنامہ ”کشمیر کا ادھورا سفر“ (سری نگر اور پہلگام کی سیر) منظر عام پر آیا ہے، جسے دربھنگہ ٹائمز پبلی کیشنز نے شائع کیا ہے۔ صرف اڑتالیس صفحات پر مشتمل یہ مختصر کتاب اپنے اندر مشاہدات، معلومات، تاثرات اور جذبات کی ایک بھرپور دنیا سموئے ہوئے ہے۔

اس سفرنامے کی ابتدا ہی سے قاری کو احساس ہو جاتا ہے کہ یہ سفر کسی تفریحی منصوبے کا نتیجہ نہیں بلکہ زندگی کے ایک غیر متوقع موڑ پر وجود میں آیا۔ شریکِ حیات کے علاج کے سلسلے میں دہلی جانا، پھر صاحبزادے عطا اللہ احمد کی خواہش اور اصرار پر اچانک کشمیر کا سفر اختیار کرنا، اس پوری روداد کو ایک فطری اور بے ساختہ رنگ عطا کرتا ہے۔ یہی بے ساختگی اس سفرنامے کی سب سے بڑی خوبی ہے۔

دیباچہ کا ایک نمایاں وصف اس کی سچائی اور بے ساختگی ہے۔ مصنف یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ وہ کشمیر کی مکمل سیر کر آئے ہیں، بلکہ صاف لفظوں میں اعتراف کرتے ہیں کہ وقت کی کمی کے باعث یہ سفر ادھورا رہ گیا۔ یہی اعتراف اس کتاب کے عنوان کو بھی معنویت عطا کرتا ہے اور قاری کے دل میں مصنف کی دیانت داری کا احساس پیدا کرتا ہے۔ مصنف نے بڑی خوبصورتی سے یہ واضح کیا ہے کہ یہ سفر دراصل علاج کی غرض سے دہلی جانے کے دوران اچانک وجود میں آیا۔ یوں یہ سیاحت منصوبہ بند کم اور تقدیر کی عطا زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ شریکِ حیات اور صاحبزادے عطا اللہ احمد کی موجودگی اس سفر کو خاندانی رفاقت کا رنگ بھی عطا کرتی ہے، جس سے دیباچے میں ایک خوشگوار جذباتی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ دیباچے میں فطرت سے مصنف کی گہری وابستگی بھی نمایاں ہے۔ پہاڑ، وادیاں، چشمے، چیڑ کے درخت، بادل اور حسین موسم صرف منظر کا حصہ نہیں بلکہ مصنف کے باطنی احساسات کے ترجمان بن جاتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ محض سیاح نہیں بلکہ حساس ادیب بھی ہیں، جو ہر منظر کو دل کی آنکھ سے دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کے نزدیک سفر محض ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچنے کا نام نہیں بلکہ اپنے اندر ایک نئی دنیا دریافت کرنے کا عمل ہے۔ اسی لیے وہ اپنے دیباچے میں لکھتے ہیں کہ ہر سفر انسان کو نئے تجربات عطا کرتا ہے اور مختلف تہذیبوں، ثقافتوں اور انسانی رویوں سے روشناس کراتا ہے۔ یہی سوچ پورے سفرنامے میں نمایاں نظر آتی ہے۔

یہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ مصنف ہر سال کم از کم ایک نئے مقام کی سیر کو اپنی زندگی کا حصہ بناتے ہیں۔ کبھی گینگ ٹوک، کبھی دارجلنگ، کبھی کشمیر، کبھی شملہ، کبھی کلومنالی، کبھی بارالاچالا، کبھی ممبئی، کبھی دہلی اور کبھی کولکاتا۔ وہ اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ ان مقامات کی سیر کرتے ہیں اور واپسی پر اپنے مشاہدات کو تحریر کی صورت دیتے ہیں۔ یہی مسلسل سیاحتی ذوق ان کی تحریروں کو مصنوعی ہونے سے بچاتا ہے، کیونکہ ان کے ہاں ہر منظر آنکھوں دیکھا اور ہر احساس دل سے محسوس کیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کے سفرناموں کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ وہ صرف حسنِ فطرت کے قصیدے نہیں پڑھتے بلکہ ایک ذمہ دار سیاح کی حیثیت سے عملی رہنمائی بھی فراہم کرتے ہیں۔ ٹرین کے راستے، سفری اخراجات، رہائش کے بہتر مقامات، مقامی ٹرانسپورٹ، خریداری کی مناسب جگہیں، سیاحتی مقامات کی ترتیب، احتیاطی تدابیر اور مقامی لوگوں کے رویوں تک، ہر پہلو پر وہ نہایت سادہ مگر مفید انداز میں گفتگو کرتے ہیں۔ اسی لیے ان کی کتابیں پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی تجربہ کار مسافر آپ کا ہاتھ پکڑ کر راستہ دکھا رہا ہو۔

"کشمیر کا ادھورا سفر" اگرچہ وقت کی کمی کے باعث ادھورا رہ گیا، لیکن اس کی ادبی تکمیل پوری شان کے ساتھ ہوئی ہے۔ اس کتاب میں سری نگر، ڈل جھیل، نشاط باغ، چشمہ شاہی، پری محل، لال چوک، کشمیری بازار، پہلگام اور راستے کے بے شمار مناظر اس انداز سے محفوظ ہو گئے ہیں کہ قاری بھی خود کو اس سفر کا شریک محسوس کرتا ہے۔

ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کا یہ سفرنامہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ایک اچھا ادیب جہاں بھی جاتا ہے، وہاں سے صرف تصویریں نہیں بلکہ کہانیاں، کردار، مناظر اور احساسات بھی اپنے ساتھ لے آتا ہے۔ یہی عناصر ان کی تحریروں کو زندہ اور پائیدار بناتے ہیں۔

کشمیر کا ادھورا سفر "صرف ایک سیاح کی روداد نہیں بلکہ ایک حساس ادیب کی آنکھ سے دیکھی ہوئی دنیا کی تخلیقی بازیافت ہے۔ یہ کتاب شروع سے آخر تک قاری کو اپنے ساتھ اس طرح باندھے رکھتی ہے کہ محسوس ہوتا ہے جیسے وہ خود بھی دربھنگہ سے دہلی، دہلی سے کٹرا اور پھر سرینگر و پہلگام تک اس سفر کا ہم سفر ہے۔

اس سفرنامے کا سب سے نمایاں وصف مشاہدے کی صداقت ہے۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد واقعات کو بناوٹی رنگ نہیں دیتے، نہ ہی غیر ضروری مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہیں۔ وہ جو کچھ دیکھتے ہیں، اسے پوری دیانت داری سے قلم بند کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریر میں فطری پن نمایاں نظر آتا ہے۔ کٹرا ریلوے اسٹیشن کے باہر دلالوں کی سرگرمیوں کا ذکر ہو، سیاحوں کو پیش آنے والی دشواریوں کی نشاندہی ہو، یا کشمیر کے بعض مقامات پر قیمتوں کے فرق کی بات، ہر جگہ مصنف نے حقیقت نگاری کو ترجیح دی ہے۔

اس کتاب کی دوسری اہم خوبی منظر نگاری ہے۔ کشمیر کے قدرتی مناظر پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، لیکن ڈاکٹر مجیر احمد آزاد انہیں محض خوبصورت کہہ کر آگے نہیں بڑھ جاتے بلکہ ان کے رنگ، روشنی، خوشبو، آواز اور فضا کو بھی اپنے الفاظ میں سمو لیتے ہیں۔ چنار کے درخت، زبرون کی پہاڑیاں، ڈل جھیل کی خاموش لہریں، چشمہ شاہی کا شفاف پانی، نشاط باغ کے پھول، شام کی سنہری دھوپ، سرنگوں سے گزرتا ریل کا سفر اور سیبوں سے لدے باغات یہ سب اس طرح بیان ہوئے ہیں کہ قاری کی آنکھوں کے سامنے ایک مکمل منظرنامہ تشکیل پاتا ہے۔

آزاد کی نثر کی ایک اور خصوصیت اس کی روانی ہے۔ ان کی زبان نہایت سادہ، شستہ اور عام فہم ہے۔ وہ مشکل تراکیب یا ثقیل الفاظ کے ذریعے قاری کو متاثر کرنے کے بجائے اپنے تجربات کی سچائی سے متاثر کرتے ہیں۔ یہی سادگی ان کی عبارت کا حسن بھی ہے اور قوت بھی۔ جہاں منظر نگاری درکار ہوتی ہے وہاں ان کی نثر میں شاعرانہ لطافت پیدا ہو جاتی ہے، اور جہاں معلومات دینی ہوتی ہیں وہاں وہ نہایت واضح اور براہِ راست انداز اختیار کرتے ہیں۔

اس سفرنامے میں کردار نگاری بھی قابلِ توجہ ہے۔ اگرچہ یہ کوئی افسانہ نہیں، اس کے باوجود اس میں کئی کردار اپنی مختصر موجودگی کے باوجود یاد رہ جاتے ہیں۔ صاحبزادے عطا اللہ احمد، ٹیکسی ڈرائیور نذیر احمد، آٹو ڈرائیور جاوید، شکارا بان عبد القیوم، رشید چاچا، وانی فروٹس کے دکاندار، کشمیری نوجوان، حتیٰ کہ راستے میں ملنے والے عام لوگ بھی اس کتاب میں زندگی کے ساتھ موجود ہیں۔ مصنف نے ان کرداروں کو غیر ضروری تفصیل کے بغیر چند جملوں میں اس خوبی سے پیش کیا ہے کہ وہ قاری کے ذہن میں اپنی جگہ بنا لیتے ہیں۔

کتاب کا ایک اہم پہلو سفری رہنمائی بھی ہے۔ عام طور پر ادبی سفرناموں میں معلوماتی پہلو کمزور ہوتا ہے، لیکن ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نے اس کمی کو بڑی حد تک دور کیا ہے۔ انہوں نے مختلف مقامات کے کرایوں، مقامی بسوں اور آٹو رکشوں، رہائش، کھانے، خریداری، ڈرائی فروٹس، زعفران، سیب، مقامی بازاروں اور سیاحتی مقامات کے اوقات تک کا ذکر کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب ادب کے ساتھ ساتھ ایک مفید سفری رہنما بھی بن جاتی ہے۔

مصنف کی ایک اور خوبی ان کا تاریخی شعور ہے۔ وہ جہاں بھی کسی تاریخی مقام پر جاتے ہیں، وہاں کی مختصر مگر مستند تاریخی معلومات بھی فراہم کرتے ہیں۔ پری محل، چشمہ شاہی، نشاط باغ اور دیگر مغل یادگاروں کے حوالے سے ان کی گفتگو اس بات کا ثبوت ہے کہ انہوں نے سفر سے پہلے مطالعہ بھی کیا اور دورانِ سفر اپنی معلومات میں اضافہ بھی کیا۔ اس طرح قاری کو صرف خوبصورت مناظر ہی نہیں ملتے بلکہ ان کا تاریخی پس منظر بھی معلوم ہوتا ہے۔ اس سفرنامے میں خاندانی رفاقت کا پہلو بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ شریکِ حیات اور صاحبزادے کے ساتھ ہونے والی گفتگو، ایک دوسرے کا خیال رکھنا، سفر کی منصوبہ بندی، خریداری، کھانے پینے کے چھوٹے چھوٹے واقعات اور روزمرہ کی سادہ باتیں کتاب کو ایک گھریلو اپنائیت عطا کرتی ہیں۔ یہی اپنائیت اس سفرنامے کو جذباتی صداقت بھی بخشتی ہے۔

ڈاکٹر آزاد نے کشمیر کو صرف قدرتی حسن کی سرزمین کے طور پر پیش نہیں کیا بلکہ وہاں کے سماجی اور ثقافتی ماحول کو بھی اپنی تحریر میں جگہ دی ہے۔ کشمیری عوام کی مہمان نوازی، ان کی زبان، بازاروں کی چہل پہل، مقامی خوراک، خشک میوہ جات کی تجارت، مذہبی فضا، تعلیمی ادارے، سیکیورٹی کا نظام اور روزمرہ زندگی کے مختلف پہلو بھی اس سفرنامے کا حصہ ہیں۔ یہی ہمہ گیری اسے صرف سیاحتی روداد نہیں رہنے دیتی بلکہ ایک ثقافتی دستاویز کی حیثیت بھی عطا کرتی ہے۔ اس کتاب کا عنوان ”کشمیر کا ادھورا سفر“ اپنی معنویت میں مکمل ہے۔ مصنف خود اعتراف کرتے ہیں کہ وقت کی کمی نے انہیں کشمیر کو پوری طرح دیکھنے کا موقع نہیں دیا، لیکن اسی ادھورے پن نے اس سفرنامے میں دوبارہ لوٹنے کی ایک خوشگوار خواہش پیدا کر دی ہے۔ یہ ادھورا سفر دراصل قاری کے دل میں ایک نئے سفر کی تمنا جگا دیتا ہے۔

”کشمیر کا ادھورا سفر“ پڑھتے ہوئے ایک بات شدت سے محسوس ہوتی ہے کہ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نے اگرچہ کشمیر کی قدرتی خوبصورتی، جھیلوں، باغات، پہاڑوں اور وادیوں کا دل نشیں تذکرہ کیا ہے، لیکن وہاں کی ادبی دنیا سے ان کا کوئی باضابطہ رابطہ یا ملاقات اس سفرنامے میں نظر نہیں آتی۔ حالاں کہ کشمیر صرف حسنِ فطرت کا نام نہیں، بلکہ یہ اردو زبان و ادب کی ایک زرخیز سرزمین بھی ہے، جہاں بے شمار اہلِ قلم، شعرا، ادبا اور دانش ور اپنی علمی و ادبی خدمات کے ذریعے ایک منفرد شناخت رکھتے ہیں۔ ڈل جھیل، جہاں مصنف نے کچھ وقت گزارا، وہیں یا اس کے آس پاس کئی ممتاز ادبی شخصیات سے ملاقات کا امکان موجود تھا۔ اگر اس مختصر سفر میں معروف شاعر و ادیب وحشی سعید یا ممتاز ادبی شخصیت نور شاہ صاحب جیسے اہلِ قلم سے ایک نشست ہو جاتی، تو یقیناً اس سفرنامے میں صرف مناظر کی دل کشی ہی نہیں بلکہ کشمیر کی ادبی روح بھی شامل ہو جاتی۔ ایسی ملاقاتیں سفرنامے کو محض سیاحتی روداد نہیں رہنے دیتیں بلکہ اسے تہذیبی، فکری اور ادبی دستاویز کا درجہ عطا کر دیتی ہیں۔ تاہم اس کمی کا اعتراف خود کتاب کے عنوان میں بھی محسوس ہوتا ہے۔ غالباً اسی احساس نے مصنف کو اس کتاب کا نام ”کشمیر کا ادھورا سفر“ رکھنے پر آمادہ کیا۔ یہ ادھورا پن صرف وقت کی قلت یا چند مقامات نہ دیکھ پانے کا نہیں، بلکہ شاید اس ادبی دنیا تک نہ پہنچ سکنے کا بھی ہے جو کشمیر کی اصل شناخت کا ایک اہم حصہ ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مصنف نے خود بھی اس بات کو محسوس کیا ہوگا کہ وادی کے حسن کا ایک رخ تو انہوں نے دیکھ لیا، لیکن اس کی علمی، ادبی اور تہذیبی زندگی کا ایک اہم باب ابھی تشنۂ ملاقات رہ گیا۔ شاید یہی تشنگی اس سفرنامے کی سب سے بڑی خوبی بھی ہے کیونکہ یہ قاری کے دل میں یہ خواہش پیدا کرتی ہے کہ مصنف دوبارہ کشمیر جائے، وہاں کے اہلِ قلم سے ملاقات کرے، ادبی نشستوں میں شریک ہو، کشمیری تہذیب کے اس روشن پہلو کو بھی اپنی تحریر کا حصہ بنائے، تاکہ ”کشمیر کا ادھورا سفر“ کسی آئندہ سفر میں ایک بھرپور اور ہمہ گیر سفرنامے کی صورت اختیار کر سکے۔

بلاشبہ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نے اس کتاب کے ذریعے یہ ثابت کیا ہے کہ سفرنامہ صرف راستوں کی تفصیل نہیں بلکہ احساس، مشاہدہ، تاریخ، تہذیب اور انسانی تعلقات کا حسین امتزاج بھی ہوتا ہے۔ ”کشمیر کا ادھورا سفر“ اردو سفرنامہ نگاری میں ایک خوش آئند اضافہ ہے اور امید کی جانی چاہیے کہ آئندہ بھی ڈاکٹر مجیر احمد آزاد اپنے اسفار کو اسی ادبی وقار اور فنی پختگی کے ساتھ قارئین کے سامنے پیش کرتے رہیں گے۔ یہ کتاب نہ صرف کشمیر جانے والوں کے لیے ایک معتبر رہنما ہے بلکہ ادب کے طالب علموں، سفرنامہ نگاری کے شائقین اور حسنِ فطرت سے محبت کرنے والے ہر قاری کے لیے یکساں طور پر قابلِ مطالعہ ہے۔ ایسے عہد میں جب سفر اکثر تصاویر اور مختصر ویڈیوز تک محدود ہو گیا ہے، ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نے قلم کے ذریعے یہ ثابت کیا ہے کہ اصل سفر وہی ہے جو آنکھ سے گزر کر دل میں اترے اور پھر ادب کی صورت اختیار کر لے۔

☆☆☆

امریکی پسپائی اور اسرائیلی جارحیت: ایران تنازع کا نیا رخ

نازش احتشام اعظمی

ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری تزویراتی، سیاسی اور عسکری کشیدگی عصرِ حاضر میں مشرقِ وسطیٰ کے سب سے پیچیدہ، حساس اور خطرناک ترین تنازعات میں شمار ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا دائرہ کار اختیار کر چکی ہے جس کے اثرات صرف خلیج یا مشرقِ وسطیٰ کے جغرافیائی حدود تک محدود نہیں رہے، بلکہ عالمی سیاست، بین الاقوامی سلامتی، توانائی کی معیشت اور دنیا کے توازنِ طاقت پر بھی گہرے انداز میں مرتب ہو رہے ہیں۔ کئی دہائیوں تک یہ شدید دشمنی پردے کے پیچھے جاری رہنے والے آپریشنز، سائبر جنگ، انٹیلی جنس نیٹ ورکس کی توڑ پھوڑ، اہم شخصیات کی ہدفی ہلاکتوں اور علاقائی غیر ریاستی اتحادیوں کے ذریعے لڑی جانے والی غیر مستقیم جنگ یعنی پراکسی وار تک محدود تھی۔ تاہم حالیہ برسوں کے واقعات نے اس پردے کو چاک کرتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان براہِ راست فوجی تصادم کی ایک انتہائی بھیانک صورتحال کو جنم دیا ہے۔ دوطرفہ بیلسٹک میزائلوں، جدید ترین ڈرون حملوں، علی الاعلان ذمہ داری قبول کرنے کے جرات مندانہ بیانات اور ماضی میں قائم تزویراتی حدود کے یکسر ملیامیٹ ہونے نے مشرقِ وسطیٰ کی سلامتی کو ایک ایسے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے جہاں سے معمولی سی غلط فہمی یا غلط اندازہ پورے خطے کو تباہ کن جنگ کی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔ اس تیزی سے بدلتی ہوئی صورتحال نے نہ صرف تہران اور تل ابیب کی دفاعی حکمتِ عملیوں کو یکسر تبدیل کر دیا ہے، بلکہ اس نے امریکہ اور دیگر عالمی طاقتوں کے روایتی کردار کو بھی ایک نئے سانچے میں ڈھال دیا ہے۔ امریکہ اگرچہ آج بھی اسرائیل کا سب سے بڑا تزویراتی، دفاعی اور سفارتی اتحادی ہے، لیکن اس کی موجودہ پالیسی پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ محتاط، سنجیدہ اور محدود دکھائی دیتی ہے، جسے بین الاقوامی سیاسی تجزیہ کار امریکہ کی خاموش اور تزویراتی پسپائی سے تعبیر کر رہے ہیں۔ دوسری طرف، اسرائیل نے ایران اور اس کے علاقائی اتحادیوں کے خلاف اپنی عسکری مہم میں بے پناہ سختی اور جارحیت اختیار کر لی ہے، جس سے ایک ہمہ گیر اور تباہ کن جنگ کے خدشات روز بروز شدید سے شدید تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اس تاریخی دشمنی کی جڑیں بنیادی طور پر 1979ء کے ایرانی اسلامی انقلاب کی فکری اور سیاسی تبدیلیوں سے جا ملتی ہیں۔ 1979ء سے پہلے شاہِ ایران کے دور میں تل ابیب اور تہران کے درمیان بہترین سفارتی، اقتصادی اور فوجی تعلقات قائم تھے، لیکن انقلابِ اسلامی کے فوراً بعد نئی قیادت نے اسرائیل کو تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا، تمام سفارتی و تجارتی روابط منقطع کر لیے اور اسرائیل کے خلاف فلسطینی مزاحمتی تنظیموں کی سیاسی، اخلاقی اور مالی حمایت کا باقاعدہ اعلان کر دیا۔ ایران کے سیاسی و نظریاتی نقطہ نظر سے فلسطینی جدوجہد ایک مظلوم قوم کا جائز حق اور نوآبادیاتی تسلط کے خلاف مزاحمت ہے، جبکہ دوسری طرف اسرائیل اس ایرانی نقطہ نظر اور اس کی عملی حمایت کو اپنی قومی و جغرافیائی سلامتی کے لیے ایک وجودی خطرہ تصور کرتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ لبنان میں حزب اللہ کا قیام اور اس کی عسکری طاقت میں اضافہ، اور بعد ازاں غزہ میں فلسطینی تنظیموں کے ساتھ ایران کے مضبوط تزویراتی تعلقات نے اس تنازع کو ایک نیا رخ دیا۔ اسرائیل نے ایران کے اس پھیلتے ہوئے علاقائی اثر و رسوخ، اس کے جدید ترین بیلسٹک میزائل پروگرام اور اس کی بالخصوص جوہری صلاحیتوں کو اپنے وجود کے لیے ایک ناقابلِ برداشت چیلنج سمجھنا شروع کیا۔ اس کے نتیجے میں دونوں ممالک کے درمیان ایک طویل اور پُراسرار ”سایہ جنگ“ یا شیڈو وار چھڑ گئی، جس میں سائبر حملے، سنٹری فیوجز کو نقصان پہنچانا، ایٹمی سائنسدانوں کا قتل، بحری جہازوں کو نشانہ بنانا، اور شام، لبنان، عراق و غزہ میں ایک دوسرے کے مفادات پر ضربیں لگانا شامل تھا۔ ایک طویل عرصے تک دونوں فریق اس بات کے پابند رہے کہ وہ براہِ راست ایک دوسرے کی سرزمین پر حملہ کرنے سے گریز کریں تاکہ صورتحال قابو سے باہر نہ ہو، مگر حالیہ برسوں میں قائم شدہ سرخ لکیروں کے مٹ جانے سے یہ قائم شدہ توازن یکسر تباہ ہو چکا ہے۔ اب ہر نیا عسکری اقدام، ہر نیا میزائل حملہ اور ہر نئی انتقامی کارروائی اس اندیشے کو پہلے سے کہیں زیادہ تقویت دیتی ہے کہ یہ تنازع کسی بھی لمحے ایک ایسی بھیانک علاقائی جنگ کا روپ دھار سکتا ہے جو پورے مشرقِ وسطیٰ کو اپنی لپیٹ میں لے کر دنیا کی معاشی و سیاسی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دے گی۔ اس پورے تنازع کا ایک نہایت اہم، چونکا دینے والا اور حساس پہلو امریکہ کی خارجہ پالیسی میں خاموشی سے آنے والی تاریخی تبدیلی ہے۔ کئی دہائیوں سے واشنگٹن کی مشرقِ وسطیٰ پالیسی کا محوار و مرکز اسرائیل کی بلا مشروط عسکری، اقتصادی، سیاسی اور سفارتی حمایت رہا ہے۔ جدید ترین امریکی ہتھیاروں کی فراہمی، دفاعی تعاون کے جدید ترین معاہدے، بروقت انٹیلی جنس کی فراہمی اور اقوامِ متحدہ سمیت عالمی فورمز پر اسرائیلی اقدامات کی پشت پناہی کرنا امریکی خارجہ پالیسی کا بنیادی ستون سمجھا جاتا رہا ہے۔ تاہم، موجودہ عالمی جیو پولیٹیکل حالات اور بدلتے ہوئے معاشی و ملٹری توازن نے واشنگٹن کو اپنی اولیتیں دوبارہ ترتیب دینے پر مجبور کر دیا ہے۔ دنیا کے سیاسی منظرنامے پر چین کا بحیثیت ایک معاشی و عسکری سپر پاور ابھرنا، یوکرین میں طویل ہوتی ہوئی پیچیدہ جنگ، امریکہ کے اندرونی سیاسی و معاشی اختلافات، بڑھتا ہوا قومی قرضہ، اور ماضی میں عراق و افغانی دلدل میں طویل عسکری مداخلتوں کے انتہائی تلخ، خونچکاں اور ناکام تجربات نے امریکی پالیسی سازوں کو اب شدید احتیاط اور محدود حکمتِ عملی اختیار کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اسی لیے، حالیہ بحرانوں کے دوران امریکہ نے مشرقِ وسطیٰ میں خود براہِ راست کسی نئی اور طویل جنگ میں کودنے کے بجائے اپنے کردار کو اسرائیل کے دفاع، انٹیلی جنس شیئرنگ، دفاعی میزائل سسٹمز کی فعال فراہمی اور محدود سفارتی دباؤ تک محدود رکھا ہے۔ عالمی سیاسی ماہرین اور بین الاقوامی تعلقات کے ناقدین امریکی رویے میں آنے والے اس نمایاں موڑ کو ”خاموش تزویراتی پسپائی“ کا نام دیتے ہیں۔

اس اصطلاح سے مراد اسرائیل سے امریکہ کا قطع تعلق یا اس کا ہاتھ چھوڑنا ہرگز نہیں ہے، بلکہ ایک ایسی محتاط اور اپنے مفاد پر مبنی حکمتِ عملی ہے جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ خطے میں ایک مکمل، تباہ کن اور غیر محدود جنگ کو روکا جا سکے تاکہ امریکہ اپنے عالمی وسائل اور طاقت کو مشرقِ وسطیٰ کے صحراؤں میں ضائع کرنے کے بجائے بحرالکاہل اور یورپ کے خطوں میں اپنے بڑے حریفوں کے مقابلے میں استعمال کر سکے۔ اس محتاط امریکی رویے نے تل ابیب میں جہاں تحفظات کو جنم دیا ہے، وہیں واشنگٹن کے ناقدین کا کہنا ہے کہ امریکہ کا یہ معذرت خواstrانہ انداز اس کے حریفوں کو خطے میں مزید آزادانہ اور سرگرم کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کر رہا ہے، جبکہ امریکی پالیسی کے حامیوں کا موقف ہے کہ امریکہ اب دنیا کے ہر علاقائی تنازع میں براہِ راست فوجی سپاہی کا کردار ادا کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اسامنا کرنے والی اس امریکی محتاط پالیسی کے برعکس، اسرائیل کی فوجی کارروائیوں کا اسلوب دن بہ دن زیادہ شدید، بے باک اور جارحانہ ہوتا جا رہا ہے۔ اسرائیل اپنی ان مسلسل عسکری کارروائیوں اور سخت اقدامات کو اپنی قومی سلامتی، خودمختاری اور بقا کے لیے بالکل ناگزیر قرار دیتا ہے۔ اسرائیلی پالیسی سازوں اور عسکری قیادت کا یہ پختہ موقف ہے کہ ایران کا تیزی سے ترقی کرتا ہوا بیلسٹک میزائل پروگرام، اس کی جدید ترین ڈرون ٹیکنالوجی، اس کی ممکنہ ایٹمی صلاحیات، اور خطے میں اس کے اتحادی عسکری گروہوں کا ایک مضبوط محاذ بنانا مستقبل کے اسرائیل کے لیے ایک دائمی اور تباہ کن خطرہ بن چکا ہے، لہٰذا اس خطرے کو جڑ سے اکھاڑنا یا اس کو پھیلنے سے روکنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اسی خاص پیشگی دفاع یا پری ایمپٹو ڈیفنس کے فلسفے کے تحت اسرائیل نے شام کی سرزمین پر ایرانی فوجی مراکز، اسلحے کی منتقلی کے راستوں، گوداموں اور ایرانی پاسدارانِ انقلاب کے اعلیٰ عسکری کمانڈروں کو متعدد بار اور کھلم کھلا نشانہ بنایا ہے، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ ایران کے اندرونی حساس ترین سیکیورٹی اور سائنسی مراکز پر بھی انتہائی خطرناک کارروائیاں کی گئی ہیں۔ اسرائیل کا خیال ہے کہ طاقت کا یہ بے دریغ استعمال ہی ایران اور اس کے اتحادیوں کو اسرائیل پر کسی بڑے حملے سے باز رکھ سکتا ہے۔ تاہم، دوسری جانب اسرائیلی عسکری پالیسی پر بین الاقوامی سطح پر انتہائی شدید اور شدید ترین تنقید کی جا رہی ہے۔ متعدد عالمی تنظیموں، اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے اداروں اور دنیا بھر کے تجزیہ نگاروں نے اسرائیلی کارروائیوں کے نتیجے میں ہونے والی بے تحاشا شہری ہلاکتوں، سول انفراسٹرکچر کی مسلسل تباہی اور خطے میں بڑھتے ہوئے انسانی المیے پر گہرے غم و غصے کا اظہار کیا ہے۔ ناقدین کا ماننا ہے کہ محض طاقت کا بے دردی سے استعمال کسی مسئلے کا پائیدار حل نہیں ہو سکتا، بلکہ یہ کارروائیاں خطے میں انتقام کی ایک ایسی خوفناک آگ کو ہوا دیتی ہیں جو تمام تر سفارتی حل کے امکانات کو ہمیشہ کے لیے ختم کر کے ایک لامتناہی تشدد کے راستے پر ڈال دیتی ہیں۔ اس طویل، بھیانک اور پیچیدہ تنازع کا سب سے دردناک، الم ناک اور ناقابلِ تلافی پہلو وہ انسانی اور معاشی نقصان ہے جو ان دونوں طاقتوں کی سیاسی و عسکری کشمکش کی وجہ سے خطے کے کروڑوں بے گناہ عام شہریوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ فضائی حملوں، میزائل باری، اور بمباری کے نتیجے میں اب تک ہزاروں معصوم انسان اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، لاکھوں افراد اپنے آبائی گھروں سے بے دخل ہو کر پناہ گزین کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو چکے ہیں اور پورے کے پورے شہر، رہائشی علاقے، ہسپتال، اسکول، اور زندگی قائم رکھنے والی دیگر ضروری سہولیات یکسر تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ اس جنگی ماحول کے نتیجے میں بچوں کی تعلیم، صحت کے بنیادی نظام اور پوری آبادی کی نفسیاتی کیفیت پر جو ہولناک اور گہرے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں، ان کی تلافی دہائیوں تک ممکن نہیں ہو سکے گی۔ انسانی المیے کے ساتھ ساتھ، اس تنازع کے معاشی اثرات نے بھی پوری دنیا کو ایک شدید تشویش اور بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا کر رکھا ہے۔ مشرقِ وسطیٰ عالمی انرجی سیکیورٹی کا دل سمجھا جاتا ہے، اور خاص طور پر آبنائے ہرمز دنیا میں خام تیل اور مائع قدرتی گیس کی ترسیل کا سب سے اہم اور حساس ترین سمندری راستہ ہے۔ اس خطے میں ذرا سی بھی ملٹری کشیدگی یا بندش کا اندیشہ عالمی مارکیٹ میں تیل اور گیس کی قیمتوں میں زبردست اور اچانک ناگہانی اضافہ کر دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں دنیا بھر میں افراطِ زر اور مہنگائی کی ایک نئی لہر جنم لیتی ہے اور عالمی سپلائی چین مکمل طور پر مفلوج ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس معاشی تباہی کا سب سے زیادہ اور زبردست بوجھ دنیا کے غریب اور ترقی پذیر ممالک کی پہلے سے زبوں حال معیشتوں پر پڑتا ہے، جس سے عالمی معاشی عدم استحکام اور زیادہ گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ ایران اور اسرائیل کا یہ بنیادی تنازع اب صرف دو ممالک کی باہمی خصومت تک محدود نہیں رہا، بلکہ اس نے بڑی عالمی طاقتوں کے درمیان جاری ایک نئی ٹھنڈی جنگ اور جیو پولیٹیکل رقابت کی صورت اختیار کر لی ہے۔ ایک طرف امریکہ، برطانیہ اور متعدد مغربی ممالک اسرائیل کے ساتھ اپنے دفاعی، انٹیلی جنس اور سیاسی تعاون کو ہر ممکن حد تک وسعت دے رہے ہیں، تو دوسری طرف روس اور چین نے ایران کے ساتھ اپنے سفارتی، معاشی اور تزویراتی تعلقات کو ایک نئی بلندی فراہم کی ہے۔ روس، جو خود مغرب کی پابندیوں کا شکار ہے، ایران کے ساتھ اپنے عسکری و ٹیکنالوجیکل روابط کو مضبوط بنا رہا ہے، جبکہ چین ایران کے ساتھ ایک طویل مدتی معاشی شراکت داری کے ذریعے مشرقِ وسطیٰ میں اپنے معاشی اثر و رسوخ کو بڑھا رہا ہے۔ ان عالمی بلاکس کی تشکیل نے بین الاقوامی سفارت کاری کو انتہائی دشوار اور پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اگرچہ عمان، قطر اور کچھ یورپی ممالک نے متعدد بار در پردہ ثالثی، پیغامات کی ترسیل اور کشیدگی کو کم کرنے کی مخلصانہ کوششیں کی ہیں، لیکن تہران اور تل ابیب کے درمیان موجود شدید عدم اعتمادی کی وجہ سے ابھی تک کوئی ایسی بڑی پیش رفت نہیں ہو سکی جو دونوں ممالک کے درمیان کسی پائیدار امن یا پائیدار جنگ بندی کی ضمانت دے سکے۔ ایران اپنے جوہری اور میزائل پروگرام کو اپنی قومی خودمختاری، خطے میں طاقت کے توازن اور دفاع کا پرامن حق قرار دیتا ہے، جبکہ اسرائیل ایران کی کسی بھی ایسی صلاحیت کو اپنے وجود کے لیے ایک مستقیم اور ناقابلِ برداشت خطرہ سمجھتا ہے۔ یہی بنیادی نظریاتی اور تزویراتی تضاد وہ سب سے بڑی دیوار ہے جو کسی بھی جامع اور کامیاب سفارتی حل کی راہ میں آڑے آ رہی ہے۔

موجودہ تاریک، نازک اور خطرناک حالات اس تلخ حقیقت کو پوری طرح واضح کرتے ہیں کہ صرف اور صرف عسکری طاقت کے ذریعے اس بحران کا کوئی دائمی، منصفانہ اور مستحکم حل نکالنا مطلق ناممکن ہے۔ اگر دنیا واقعی اس خطے کو ایک بھیانک اور بے قابو ایٹمی یا علاقائی تباہی سے بچانا چاہتی ہے، تو تمام متعلقہ فریقوں کو جنگی جنون، برتری کے غرور اور مسلسل تشدد کے راستے کو چھوڑ کر سفارتی مذاکرات، باہمی اعتماد سازی، بین الاقوامی قوانین کی بحالی اور انسانی جانوں کے تحفظ کو اپنی اولین ترجیح بنانا ہوگا۔ بین الاقوامی اداروں، بالخصوص اقوامِ متحدہ، علاقائی تنظیموں، اور دنیا کی بااثر طاقتوں پر یہ بھاری اخلاقی اور سیاسی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ فوری طور پر کشیدگی کو کم کرنے، مظلوم آبادیوں تک انسانی امداد کی بلا رکاوٹ فراہمی کو یقینی بنانے، اور دونوں فریقین کے درمیان راست روابط قائم کرنے کے لیے اپنا فعال اور مؤثر کردار ادا کریں۔ اسی طرح تہران اور تل ابیب، دونوں کی قیادت کو بھی اپنے اپنے سیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر ایسے تمام تر اشتعال انگیز بیانات اور اقدامات سے مکمل طور پر گریز کرنا ہوگا جو کسی غلط فہمی یا غلط اندازے کے باعث ایک غیر ارادی، تباہ کن اور لامتناہی جنگ کا باعث بن سکتے ہیں۔ امریکہ کی محتاط پالیسی اس کی دنیا بھر میں بدلتی ہوئی اولیتوں کو ظاہر کرتی ہے، جبکہ اسرائیل کی مسلسل جارحانہ عسکری حکمتِ عملی اس کے سلامتی سے متعلق گہرے خدشات کی نمائندگی کرتی ہے، لیکن یہ بات بالکل طے ہے کہ محض طاقت کی نمائش سے نہ تو اسرائیل کو پائیدار سلامتی مل سکتی ہے اور نہ ہی ایران اپنے معاشی و سیاسی مسائل کو حل کر سکتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ مشرقِ وسطیٰ کی بقا اور اس کا مستقبل صرف تہران، یروشلم یا واشنگٹن کے بند کمروں میں لیے گئے یکطرفہ عسکری یا سیاسی فیصلوں سے طے نہیں ہو سکتا، بلکہ اس کے لیے پوری عالمی برادری کو اپنی اجتماعی اخلاقی و قانونی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا۔ اگر دنیا نے اب بھی جنگی جنون کی پشت پناہی کرنے کے بجائے سفارت کاری، عدل و انصاف، عالمی قوانین کی پاسداری، بین الاقوامی معاہدوں کی حرمت اور انسان کی معزز جان کے تحفظ کو ترجیح نہ دی، تو یہ خطہ ایک ایسے تاریک دور میں داخل ہو جائے گا جس کے اثرات سے دنیا کا کوئی بھی ملک محفوظ نہیں رہ سکے گا۔ تاریخ کا سب سے بڑا سبق یہی ہے کہ جنگیں وقتی طور پر تو طاقت کے توازن کو بدل سکتی ہیں، فتح اور شکست کے عارضی دعوے پیدا کر سکتی ہیں اور دشمن کے انفراسٹرکچر کو تباہ کر سکتی ہیں، مگر دیرپا اور حقیقی امن صرف سیاسی مفاہمت، باہمی احترام، بین الاقوامی قانون کی بالادستی اور تنازع کی بنیادی و تاریخی وجوہات کے منصفانہ، اخلاقی اور پائیدار حل سے ہی ممکن ہوتا ہے۔ ایک ایسا خطہ جو گزشتہ کئی دہائیوں سے مسلسل جنگوں، خونریزی، سیاسی عدم استحکام اور انسانی المیوں کی خوفناک بھٹی میں جل رہا ہے، وہاں اب امن کی تلاش کوئی کاغذی خواہش، سیاسی نعرہ یا خواب نہیں رہی، بلکہ یہ پوری انسانیت اور عالمی برادری کی بقا کے لیے ایک اشد، ہنگامی اور مشترکہ ضرورت بن چکی ہے

☆☆☆☆

'پی ایم اور وزیر داخلہ کی خاموشی ملک کے لیے ٹھیک نہیں'

پریس کانفرنس میں کھڑگے اور راہل گاندھی کا حکومت پر حملہ، رام مندر ٹرسٹ میں چندہ چوری اور پی ایم سے معافی سمیت 3 مطالبات دہرائے

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے پیر کو مرکزی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ کے احتجاج، رام مندر ٹرسٹ سے متعلق چندہ چوری اور وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے معافی مانگنے کے مطالبات پر اپوزیشن اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ دونوں رہنماؤں نے کہا کہ یہ تینوں مطالبات ان کے لیے "ناقابلِ مذاکرات" ہیں۔ نئی دہلی میں کانگریس کے میڈیا بائٹ کے دوران ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس شروع ہونے کے پہلے دن سے ہی اپوزیشن نے اپنی مانگیں مضبوطی سے رکھی ہیں۔ ان کے مطابق پہلی مانگ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے ایوان میں آ کر دہلی میں طلبہ کے خلاف پولیس کارروائی پر وضاحت دینے سے متعلق ہے۔

کھڑگے نے الزام لگایا کہ طلبہ کے احتجاج کے دوران پیلٹ گنز کا استعمال کیا گیا، آنسو گیس کے گولے داغے گئے اور لاٹھی چارج کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن چاہتی تھی کہ اس معاملے پر ایوان میں بحث ہو اور وزیر داخلہ اس کا جواب دیں۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ پیپر لیک کے معاملے پر بھی اپوزیشن پہلے سے بحث کا مطالبہ کرتی رہی ہے، لیکن حکومت کی جانب سے کئی دن تک اس معاملے پر کوئی بات نہیں کی گئی۔ کھڑگے نے رام مندر ٹرسٹ سے متعلق معاملے کو اپوزیشن کی دوسری بڑی مانگ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے رام مندر ٹرسٹ کے قیام میں اہم کردار ادا کیا، اس کے ارکان کے انتخاب اور ٹرسٹ کے طریقہ کار میں بھی ان کا کردار رہا۔ ان کے مطابق رام مندر سے متعلق مبینہ چوری کے معاملے میں سخت کارروائی ہونی چاہیے اور وزیر اعظم کو خود اس پر وضاحت دینی چاہیے۔

کانگریس صدر نے کہا کہ لاکھوں لوگوں کی رام مندر اور ایودھیا میں عقیدت ہے، اس لیے وہاں کسی بے ضابطگی کا معاملہ انتہائی سنگین ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس معاملے پر وزیر اعظم اور وزیر داخلہ دونوں نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ کھڑگے نے کہا کہ اپوزیشن کی تیسری مانگ وزیر اعظم کی جانب سے عوام سے معافی مانگنے کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ کے خلاف کارروائی اور رام مندر سے متعلق معاملے پر حکومت کو جواب دینا چاہیے۔

انہوں نے واضح کیا کہ اپوزیشن ان تینوں مطالبات کو لے کر ہی پارلیمنٹ میں احتجاج کر رہی ہے۔ اس کے بعد راہل گاندھی نے بھی حکومت پر شدید تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کی اصل مانگ یہ نہیں ہے کہ وزیر داخلہ پارلیمنٹ میں کسی بھی عام موضوع پر تقریر کریں، بلکہ وہ یہ جاننا چاہتی ہے کہ دہلی میں احتجاج کرنے والے طلبہ پر کارروائی کا حکم کس نے دیا۔

راہل گاندھی نے کہا کہ اگر وزیر داخلہ نے طلبہ پر کارروائی کا حکم دیا تھا تو انہیں اس کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے، اور اگر انہیں اس کارروائی کی اطلاع نہیں تھی تو یہ ان کی نااہلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں صورتوں میں وزیر داخلہ کو جواب دینا ہوگا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ گزشتہ 15 دن سے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے اس معاملے پر اپوزیشن کے سوالات کا جواب نہیں دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر داخلہ میں پارلیمنٹ میں آ کر اپوزیشن کے سامنے جواب دینے کی 'ہمت' نہیں ہے۔ جھارکھنڈ میں احتجاج کرنے والے طلبہ پر پولیس کارروائی سے متعلق سوال پر راہل گاندھی نے کہا کہ پرامن احتجاج کرنے والے طلبہ کے خلاف کسی بھی طرح کے تشدد کی کانگریس مذمت کرتی ہے، چاہے یہ کہیں بھی ہو۔ انہوں نے کہا کہ پرامن احتجاج کو تشدد کے ذریعے دبانا قابل قبول نہیں ہے۔ راہل گاندھی نے ایک بار پھر کہا کہ اپوزیشن کا مطالبہ واضح ہے، حکومت بتائے کہ طلبہ پر گولی چلانے یا کارروائی کا حکم کس نے دیا، وزیر اعظم اس معاملے پر معافی مانگیں اور رام مندر ٹرسٹ سے متعلق چوری کے معاملے پر بحث ہو۔ ان کے مطابق ان مطالبات پر اپوزیشن کا موقف شروع سے اب تک تبدیل نہیں ہوا ہے۔

سلووینیا میں ہندوستانی سفارت خانے کو پہنچایا گیا نقصان، ہندوستان کی شدید مذمت

نئی دہلی۔(ایجنسی) سلووینیا کی راجدھانی لیوبلیانا میں واقع ہندوستانی سفارتی خانے کے احاطے کو ہندوستان مخالف عناصر نے نقصان پہنچایا ہے۔ ہندوستان نے سخت الفاظ میں اس کی مذمت کی ہے، ساتھ ہی اس واقعہ کے لیے ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ وزارت خارجہ (ایم ای اے) نے کہا کہ ویانا کنونشن کے تحت سفارتی احاطوں کی سیکورٹی اور ان کے تقدس کو یقینی بنانا لازمی ہے۔ وزارت نے اس معاملے کو نئی دہلی اور لیوبلیانا دونوں سطحوں پر سلووینیا کے حکام کے سامنے مضبوطی سے اٹھایا ہے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ اس طرح کے قابل مذمت واقعے کے ذمہ دار افراد کو جوابدہ ٹھہرایا جانا چاہیے۔ ساتھ ہی وزارت نے قانون نافذ کرنے والے اداروں سے اپیل کی کہ وہ ایسے گروپوں کی جانب سے پھیلائی جانے والی نفرت اور جھوٹے پروپیگنڈے کا نوٹس لیں۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب ہندوستان سلووینیا اپنے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط کرنے کی سمت میں کام کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ گزشتہ ماہ ہندوستانی سفیر نے سلووینیا کے وزیر خارجہ اور یورپی امور کے وزیر ٹونے کاجر سے ملاقات کی تھی۔ فریقین نے دوطرفہ تعاون کو آگے بڑھانے پر تبادلۂ خیال کیا تھا۔ اس کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہوئے ہندوستانی سفارت خانے نے 'ایکس' پر لکھا تھا کہ "سفیر امت نارنگ نے وزیر ٹونے کاجر سے ملاقات کی۔ سفیر نے ہندوستانی وزیر خارجہ ایس جے شنکر کا خط انہیں سونپا۔" پوسٹ میں آگے کہا گیا کہ بات چیت کافی کامیاب رہی اور مختلف مسائل پر انتہائی خوشگوار ماحول میں گفتگو ہوئی۔ رواں سال 24 جون کو سکریٹری (مغربی امور) سفیر سبی جارج نے جمہوریہ سلووینیا کے قومی دن کی تقریب میں شرکت کی تھی۔ اس کی معلومات وزارت خارجہ نے 'ایکس' کے ذریعے دی اور بتایا کہ سلووینیا نے سرحد پار دہشت گردی سے لے کر ہر شعبے میں ہندوستان کے ساتھ کھڑے رہنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستان اور سلووینیا کے درمیان سفارتی تعلقات 1992 میں قائم ہوئے تھے اور لیوبلیانا میں ہندوستان کا سفارت خانہ 2007 سے کام کر رہا ہے۔ ایسے میں ہندوستانی سفارتی احاطے میں توڑ پھوڑ یا اسے نقصان پہنچانے کے واقعے کو ہندوستان نے انتہائی سنجیدگی سے لیا ہے۔

ممتا پر حملے کے تعلق سے اسمبلی میں ترنمول کا احتجاجی مظاہرہ

کولکتہ، (یو این آئی) مغربی بنگال میں کالی گھاٹ ترنمول کانگریس گروپ نے اتوار کو بلّی شہر کے دورے کے دوران سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی پر ہوئے مبینہ حملے پر احتجاجی مظاہرہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ مظاہرہ پیر کو اسمبلی میں کیا گیا۔ رت برت بنرجی خیمے کے دو اراکینِ اسمبلی محمد توصیف رحمان اور عبدالخالق مولا بھی اس احتجاجی مظاہرے میں شامل ہوئے۔ اس مظاہرے کی اپیل ترنمول کانگریس کے ترجمان اور بیلے گھاٹا کے رکنِ اسمبلی کنال گھوش نے کی تھی۔ اس احتجاجی مظاہرے میں پارٹی کے سینئر لیڈروں اور اراکینِ اسمبلی کے علاوہ رکنِ اسمبلی شوبھن دیو چٹوپادھیائے اور اسمبلی کے سابق اسپیکر بمان بنرجی بھی موجود تھے۔ یہ واقعہ اتوار کو بلی شہر میں پیش آیا جب محترمہ بنرجی پولیس حراست میں مارے گئے ترنمول کارکن برجو کائیت کے خاندان سے ملنے گئی تھیں اور انہیں مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق جب وہ بیج پور پولیس اسٹیشن علاقے کے بلی شہر پہنچیں تو مبینہ طور پر مقامی لوگوں نے ان کے خلاف چور کے نعرے لگائے۔ الزام ہے کہ ان کے قافلے کو بھی گھیر لیا گیا؛ ان کی گاڑی پر کیچڑ اور جوتے پھینکے گئے اور کار کی کھڑکیوں پر کیچڑ پوت دی گئی۔ پولیس مظالم کا وہ واقعہ حالیسا ہر پولیس اسٹیشن کے لاک اپ میں برجو کائیت کی موت سے متعلق ہے۔ ان کی اہلیہ، جینی شرما کائیت، ندیا کی کانچراپاڑا میونسپلٹی کی سابق ترنمول کانگریس کونسلر ہیں۔ حال ہی میں بلی شہر کی ایک خاتون کی تحریری شکایت کی بنیاد پر برجو کو گرفتار کیا گیا تھا۔ پولیس نے اس کے خلاف کئی غیر ضمانتی دفعات کے تحت معاملے درج کیے تھے، جن میں جبری وصولی، دھمکی دینا، مالی دھوکہ دہی اور آرمز ایکٹ کی خلاف ورزی شامل ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق، برجو کو جمعہ کو بیرک پور عدالت میں پیش کیا گیا جس کے بعد عدالت نے اسے پانچ دن کی پولیس حراست میں بھیج دیا۔ پولیس نے بتایا کہ ہفتہ کی صبح وہ اچانک بیمار پڑ گیا۔ اسے کلیانی کے جواہر لال نہرو اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ برجو کے خاندان نے پولیس کے اس دعوے کو مسترد کر دیا ہے کہ بیماری کی وجہ سے اس کی موت ہوئی اور الزام لگایا ہے کہ حراست میں اس کی بری طرح پٹائی کی گئی تھی۔ بیرک پور کمشنریٹ نے مار پیٹ اور پولیس کے ذریعہ ہراساں کیے جانے کے تمام الزامات سے انکار کیا ہے۔

کابینہ میں توسیع 'کسی وقت' ہوگی، عمر عبداللہ

سری نگر، (یو این آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے پیر کو کہا کہ ان کی وزراء کونسل میں توسیع "کسی وقت" ہوگی، تاہم انہوں نے 15 اگست سے قبل کابینہ میں توسیع کے کسی بھی امکان کو مسترد کر دیا۔ مجوزہ کابینہ میں توسیع سے متعلق صحافیوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ "یہ کام جاری ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ کابینہ میں توسیع 15 اگست سے پہلے نہیں ہوگی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان وزراء کے ساتھ ناانصافی ہوگی جنہیں یوم آزادی کے موقع پر تقریر کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ "وہ اپنی تقریر کی تیاری کر رہے ہیں۔ انہیں اپنی تقریر کرنے دیں۔' عمر عبداللہ نے کابینہ میں ردوبدل کے بارے میں بار بار پوچھے جانے پر حیرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ "کیا آپ کبھی دہلی میں وزیر اعظم صاحب سے یہ سوال کرتے ہیں؟ وہاں کئی مہینوں سے کابینہ میں ردوبدل، ردوبدل، ردوبدل کی بات ہو رہی ہے، لیکن وہاں کوئی یہ سوال نہیں پوچھتا۔ یہاں آپ اتنے فکر مند ہیں۔ یہ کسی وقت ہو جائے گا، فکر نہ کریں۔" وزیر اعلیٰ نے پارلیمنٹ میں جاری تعطل ختم ہونے کے امکانات کا بھی خیر مقدم کیا اور کہا کہ حکومت کو اپوزیشن کی جانب سے اٹھائے گئے مسائل، جن میں طلبہ کے احتجاج اور پولیس کارروائی سے متعلق معاملات بھی شامل ہیں، کا جواب دینا چاہیے۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ "اگر مرکزی وزیر داخلہ پارلیمنٹ میں اپوزیشن کی جانب سے اٹھائے گئے خدشات یا مسائل کا جواب دینے والے ہیں تو یہ اچھی بات ہے۔ پارلیمنٹ یا کسی بھی اسمبلی کا مقصد یہی ہے۔ اپوزیشن کا کام مسائل اٹھانا ہے اور حکومت کا کام ان مسائل کا جواب دینا ہے۔" انہوں نے کہا کہ اگر مرکزی وزیر داخلہ جنتر منتر پر ہونے والے احتجاج اور حالات سے نمٹنے کے طریقہ کار سے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہیں تو یہ ایک مثبت پیش رفت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ "اگر معزز وزیر داخلہ سوالات کا جواب دیتے ہیں اور پارلیمنٹ دوبارہ کام شروع کر دیتی ہے تو یہ اچھی بات ہے۔ لوگ چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ چلے۔" وزیر اعلیٰ نے پارلیمنٹ چلانے پر ہونے والے بھاری اخراجات کی جانب بھی توجہ دلائی اور کہا کہ جب ایوان میں خاطر خواہ کام نہ ہو اور کارروائی متاثر ہو تو لوگ ناخوش ہوتے ہیں۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ "پارلیمنٹ چلانے میں بہت زیادہ رقم خرچ ہوتی ہے۔ لیکن اگر وہاں کوئی کام نہیں ہوتا تو لوگوں کو یہ پسند نہیں آتا۔" پارلیمنٹ کے اجلاس کے باقی دنوں کے پرامن اور معمول کے مطابق گزرنے کی امید ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "مجھے امید ہے کہ پارلیمنٹ کے باقی دن اچھے گزریں گے۔"

صابن اور بسکٹ ہوں گے مہنگے، ستمبر میں 'ایف ایم سی جی' کمپنیاں دوبارہ بڑھا سکتی ہیں قیمتیں

نئی دہلی: (ایجنسی) اگر آپ بسکٹ، صابن، شیمپو، چائے، کافی یا روزمرہ کے دوسرے 'ایف ایم سی جی' (فاسٹ موونگ کنزیومر گڈس) پروڈکٹس خریدتے ہیں، تو آنے والے مہینوں میں آپ کی جیب پر تھوڑا اثر پڑ سکتا ہے۔ اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور جغرافیائی سیاسی تناؤ کے درمیان بہت سی بڑی 'ایف ایم سی جی' کمپنیاں ستمبر کی سہ ماہی میں دوبارہ قیمتیں بڑھانے کی تیاری کر رہی ہیں۔ 'ایف ایم سی جی' کمپنیوں نے جون کی سہ ماہی میں قیمتوں میں اوسطاً 2 سے 5 فیصد اضافہ کیا تھا، اب ستمبر سہ ماہی میں بھی اسی طرح چنندہ سامانوں کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے کو مل سکتا ہے۔ کمپنیاں صرف قیمت بڑھانے کے بجائے 'شرنک فلیشن' کا بھی سہارا لے رہی ہیں۔ یعنی پروڈکٹ کی قیمت وہی رہتی ہے، لیکن پیکٹ میں سامان کی مقدار یعنی گرامیج کم کر دی جاتی ہے۔ کمپنیاں شوگر، پام آئل، کروڈ آئل اور دوسرے ان پٹ کاسٹ پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ مانسون اور ال نینو جیسے موسم سے متعلق خطرات بھی تشویش کا باعث ہیں۔

'بریٹانیا' کمپنی کو توقع ہے کہ ستمبر کی سہ ماہی میں قیمتوں کا تعین 2 سے 5.1 فیصد کے قریب ہوگا۔ اس کا اثر 5 اور 10 روپے والے بسکٹ پیکس میں 'شرنک فلیشن' کے ذریعہ نظر آسکتا ہے۔ کمپنی کے ایم ڈی اور سی ای او رکشیت ہرگیو نے کہا کہ پہلی سہ ماہی میں پرائسنگ سے متعلق اثرات بنیادی طور پر 'شرنک فلیشن' سے دیکھنے کو ملے۔ انہوں نے اشارہ دیا ہے کہ موجودہ سہ ماہی میں بھی تقریباً 5.1 سے 2 فیصد کا مزید اثر دیکھا جا سکتا ہے۔ حالانکہ کمپنی کے مطابق ڈیمانڈ ہے اور زیادہ لاگت کے باوجود 'ایف وائی 27' میں 'ای بی آئی ٹی ڈی اے' مارجن کو 'ایف وائی 26' کی سطح پر برقرار رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ گودریج کنزیومر پروڈکٹس نے جون سہ ماہی میں تقریباً 5 فیصد اوسطاً قیمت میں اضافہ کیا تھا۔ کمپنی ستمبر سہ ماہی میں بھی اسی نوعیت کا اضافہ کر سکتی ہے۔ لیکن کروڈ آئل کی قیمتوں کے تعلق سے زیادہ وضاحت کا انتظار ہے۔ ڈابر انڈیا کا بھی ماننا ہے کہ ان پٹ کاسٹ کا دباؤ کچھ دنوں تک رہ سکتا ہے۔

ایسی صورتحال میں کمپنی قیمتوں میں چنندہ اضافے کے ساتھ لاگت میں کمی اور پیداواریت پر توجہ دے گی۔ کمپنی نے 'ایف وائی 27' میں دوہرے ہندسے کی آمدنی میں اضافے پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ ہندوستان یونی لیور، یعنی ایچ یو ایل نے بھی ستمبر سہ ماہی میں کئی زمرے میں قیمت بڑھانے کے اشارے دیے ہیں۔ کمپنی کو اپریل جون کے مقابلے میں ستمبر سہ ماہی میں 2 سے 5 فیصد کی ترتیب وار افراط زر کی امید ہے۔ ٹاٹا کنزیومر پروڈکٹس نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو آگے بھی قیمتوں میں تبدیلی کی جا سکتی ہے، کیوں کہ ان پٹ کاسٹ مسلسل تبدیل ہو رہا ہے۔ کمپنیاں مغربی ایشیا کی صورتحال پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ وہیں نیسلے انڈیا نے جیو پولیٹیکل اور مہنگائی سے وابستہ دباؤ کو غور و فکر کا موضوع بتایا ہے۔ کمپنی کے مطابق ان حالات میں شارٹ ٹرم میں مجموعی صارفیت کچھ نرم پڑ سکتی ہے۔

دہلی: عآپ اراکین اسمبلی نے سائیکل گھوٹالے پر کیا احتجاج، نعرہ والی ٹی شرٹ پہن کر پہنچے اسمبلی، مارشل نے 6 کو کیا باہر

نئی دہلی: (ایجنسی) مانسون اجلاس کے دوسرے دن دہلی اسمبلی میں زبردست ہنگامہ دیکھنے کو ملا۔ عام آدمی پارٹی (عآپ) کے اراکین اسمبلی وزیر آشیش سود کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے والا نعرہ لکھے ٹی شرٹ پہن کر سائیکل سے اسمبلی پہنچے۔ بی جے پی نے عآپ اراکین اسمبلی کی اس حرکت پر سخت اعتراض کیا، جس کے بعد اسپیکر نے اراکین اسمبلی کو ایوان سے باہر کر دیا۔ دراصل عآپ کا الزام ہے کہ 4000 روپے کی سائیکل پر اسٹیکر لگا کر 7000 روپے میں خریدی گئی۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ دہلی حکومت کے ذریعہ ایک لاکھ 30 ہزار سائیکل کی 90 کروڑ روپے میں خریداری کے دوران 36 کروڑ روپے کا گھوٹالہ ہوا ہے۔ اس کو لے کر عآپ کے اراکین اسمبلی وزیر آشیش سود کے استعفیٰ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق دہلی اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا نے عام آدمی پارٹی کے اراکین اسمبلی سنجیو جھا، جرنیل سنگھ، کلدیپ کمار، اجے، پریم کمار اور سوم دت کو مارشل آؤٹ کیا۔ یہ اراکین اسمبلی آشیش سود کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے والی ٹی شرٹ پہن کر ایوان میں پہنچے تھے۔ بی جے پی رکن اسمبلی اور دہلی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر موہن سنگھ بشٹ نے اسپیکر وجیندر گپتا سے مطالبہ کیا عام آدمی پارٹی کے اراکین اسمبلی ایوان میں نعرہ والی ٹی شرٹ پہن کر آئے ہیں، انہیں ایوان سے باہر نکالا جائے۔ اسپیکر وجیندر گپتا نے عآپ اراکین اسمبلی کو کہا کہ نعرہ لکھی ٹی شرٹ پہن کر ایوان میں آنا قوانین کے خلاف ہے، اس کے لیے سخت کارروائی ہو سکتی ہے۔ وجیندر گپتا نے اراکین اسمبلی کو ایوان سے باہر جانے کے لیے کہا لیکن ان لوگوں نے اسپیکر کی بات نہیں مانی، جس کے بعد انہیں مارشل آؤٹ کیا گیا۔ اسپیکر نے کہا کہ عام آدمی پارٹی کی لیڈر آف اپوزیشن ایوان میں نہیں آئی ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کا لیڈر کون ہے؟ ہم لیڈر آف اپوزیشن یا گوپال رائے کو نامزد کریں گے۔ اس کے بعد عآپ اراکین اسمبلی نے کہا کہ ہم صرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں، آپ ہمیں یہ مسئلہ اٹھانے کا موقع دیں۔

بہار کے وزیر اعلیٰ سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ بہانہ بنا کر طلبا پر ظلم کرنا بند کیجیے: عمران پرتاپ گڑھی

رکن پارلیمنٹ منوج کمار نے کہا کہ "جب ہم نے بہار میں افسران سے بات کی اور ان سے سوال کیا کہ بچوں پر اے کے-47، پستول داغی گئیں، اس کا ذمہ دار کون ہے؟ تو جواب ملا کہ ایسا ہم نے سیلف ڈیفنس میں کیا

نئی دہلی: (ایجنسی) "راہل گاندھی کے وزیر داخلہ کو چٹھی لکھنے اور بہار کانگریس کے مظاہرہ کے بعد بہار حکومت نے طلبا کے اوپر سے مقدمہ واپس لینے کا نوٹیفکیشن جاری کیا۔ لیکن اس کے بعد بھی قصداً ان طلبا کے پرانے ریکارڈ نکال کر انھیں ٹارگیٹ کیا جا رہا ہے، جن کے اوپر پہلے کبھی مظاہرے کے دوران کوئی مقدمہ ہوا تھا۔" یہ بیان بہار میں مظاہرین طلبا پر ہوئے ظلم کی تحقیق کے لیے بنائی گئی فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے رکن اور کانگریس رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے آج پریس کانفرنس کے دوران دیا۔ ساتھ ہی وہ بہار کے وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں "ہم بہار کے وزیر اعلیٰ سے کہنا چاہتے ہیں کہ طلبا پر بہانہ بنا کر ظلم کرنا بند کیجیے۔" میڈیا اہلکاروں کو عمران پرتاپ گڑھی نے بتایا کہ "بہار کے سیوان میں ہم فیکٹ فائنڈنگ ٹیم لے کر گئے تھے۔ حالانکہ پہلے سیوان کے معاملہ میں پولیس مکر رہی تھی، لیکن بعد میں اے کے-47 چلانے والے پولیس اہلکار کو معطل کیا گیا۔" انھوں نے بتایا کہ "آکاش کو کندھے پر، عارف کو گردن پر اور بلیٹ کمار گوڑ کے گھٹنے پر گولی لگی ہے۔ اگنی ویر کی تیاری کرنے والا بلیٹ کمار چیختا رہا، لیکن پولیس والوں نے اس کے گھٹنے پر 40 منٹ تک لاٹھی برسائی۔ یہ بہت شرمناک ہے۔" انھوں نے یہ بھی جانکاری دی کہ "اس معاملہ میں ہم نے ڈی ایم-ایس پی سے بات کی اور انھیں بتایا کہ ان بچوں کو اے کے-47 کی نہیں، بلکہ پستول کی گولی لگی ہے۔ ایسے میں سوال ہے کہ یہ گولی کس نے چلائی؟" عمران کا کہنا ہے کہ یہ تینوں بچے بہت غریب کنبہ سے تعلق رکھتے ہیں، اور جب انھوں نے اپنے حق کی آواز اٹھائی تو انھیں گولی ماردی گئی۔

اس پریس کانفرنس میں فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے رکن بنائے گئے کم و بیش ایک درجن لوگوں نے اپنی باتیں رکھیں۔ کانگریس لیڈر جئے وردھن سنگھ نے کہا کہ "مجھے فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے ذریعہ پٹنہ بھیجا گیا تھا۔ بہار کی بی جے پی حکومت نے طلبا تحریک کے بعد 117 طلبا کے نام جرائم پیشوں کی طرح پیپر میں شائع کیے، انھیں داغدار کیا۔ میرا سوال ہے کہ کیا ایسا کوئی اصول ہے، جس میں بے قصور طلبا کا چہرہ اخبارات میں شائع کرا انھیں بغیر ثبوت مجرم قرار دیا جائے؟ اس کے لیے کون ذمہ دار ہے؟" کمیٹی کی ایک دیگر رکن راگنی نایک نے کہا کہ "دہلی اور بہار میں طلبا پر جیسی بربریت کی گئی، اس نے یہ دکھا دیا کہ بی جے پی حکومت نے بے حسی کی ساری حدیں پار کر دی۔" وہ مزید کہتی ہیں کہ "پورنیہ میں طلبا اور نوجوانوں نے مارچ کی اجازت مانگی۔ انھیں اجازت دی گئی، لیکن پھر انھیں گھیر کر مارا گیا اور سارے ویژوئل ہمارے پاس ہیں۔ اس واقعہ میں پولیس والوں نے اپنے ہی اصولوں کی دھجیاں اڑا دیں۔"

رکن پارلیمنٹ منوج کمار نے میڈیا اہلکاروں کو بتایا کہ "جب ہم نے بہار میں ایڈمنسٹریٹو افسران سے بات کی اور ان سے سوال پوچھا کہ بچوں پر اے کے-47، پستول داغی گئیں، اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اس پر افسران نے کہا کہ ایسا ہم نے سیلف ڈیفنس میں کیا۔" وہ آگے کہتے ہیں کہ "ہم نے پولیس افسران کو اصول یاد دلائے اور بتایا کہ بچوں کو گولی کندھے اور گلے میں لگی ہے، ان کے مستقبل کا کیا ہوگا؟" منوج کمار کا کہنا ہے کہ "یہ سب ہوا لیکن بی جے پی لیڈران اور وزراء یہ ماننے کو تیار ہی نہیں ہیں کہ اے کے-47 سے فائرنگ کی گئی۔ بی جے پی لیڈران نے تو طلبا اور نوجوانوں کو دہشت گرد تک کہہ ڈالا۔ یہ انتہائی شرمناک ہے، لیکن پی ایم مودی اور امت شاہ ایوان میں آکر جواب تک نہیں دے رہے۔"

فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے ایک دیگر رکن اور کانگریس قبائلی سیل کے چیئرمین وکرانت بھوریا نے کہا کہ "بہار کے سیوان میں طلبا تحریک کے دوران اے کے-47 چلی ہے، ایسا ملک کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ بے حد حیران کرنے والی بات ہے کہ جن بچوں کو مظاہرہ کے بعد گھر سے اٹھایا گیا، ان پر قتل کی کوشش اور آرمس ایکٹ کی دفعہ لگائی گئی ہے۔" ان باتوں کو رکھنے کے بعد انھوں نے کہا کہ کوئی بھی اس سے صاف اندازہ لگا سکتا ہے کہ طلبا کے ساتھ کس قدر ناانصافی ہوئی ہے۔

'بجرنگ دل اور وی ایچ پی کے غنڈے جس طرح طالبات سے معافی منگوا رہے، وہ غلط ہے'، بہار میں بربریت پر پپو یادو کا تبصرہ

دہلی کی طرف بہار میں بھی تعلیمی نظام کے خلاف آواز بلند کرنے والے طلبا و طالبات پر ظلم و بربریت کا معاملہ سامنے آیا تھا، جس سے متعلق آج ایک اہم پریس کانفرنس کانگریس کے ذریعہ منعقد کی گئی۔ اس پریس کانفرنس میں رکن پارلیمنٹ پپو یادو نے کچھ ایسی باتیں سامنے رکھیں، جو کہ فکر انگیز ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ بجرنگ دل، وی ایچ پی اور سادے لباس میں گھومنے والے غنڈے طالبات سے معافی منگواتے ہوئے نظر آئے، اور یہ حرکت غلط ہے۔ دراصل بہار کی راجدھانی پٹنہ اور سیوان میں مظاہرین طلبا پر ہوئی کارروائی کے بعد کانگریس نے ایک 'فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی' بنائی تھی، جس میں پپو یادو کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ آج اس فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے اراکین نے دہلی واقع کانگریس ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس کر کئی اہم حقائق سامنے رکھے۔ پپو یادو نے خاص طور سے طالبات کے ساتھ ہوئی بدسلوکی پر افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ یہ بچیاں تعلیمی نظام میں بہتری کا مطالبہ کر رہی تھیں، ان کے ساتھ غنڈہ گردی کی گئی ہے۔ انھوں نے تعلیمی نظام میں بہتری کے حوالہ سے کہا کہ "حکومت کمشنری یا ضلع میں امتحان سنٹر بنائے تاکہ بچوں کا خرچ نہ بڑھے اور مصیبتیں کم ہوں۔ حکومت غریب بچوں کے لیے ایک اچھا 'آن لائن ایجوکیشن پلیٹ فارم' بنائے تاکہ بہتر اساتذہ اچھے سے پڑھائی کرا سکیں۔" انھوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ "حکومت منظم طریقے سے 'امتحان کیلنڈر' جاری کرے۔" اس سے قبل بہار کانگریس انچارج شری کرشن الاورو نے میڈیا اہلکاروں کو بتایا کہ "بہار کے نوجوانوں پر اے کے-47 چلائی گئی۔ نوجوان گولیوں سے زخمی ہوئے، ان کا خون بہا اور خصوصاً یہ معاملہ سیوان کا ہے۔" انھوں نے بتایا کہ بہار پولیس نے پوری ریاست میں طلبا و نوجوانوں کو حراست میں لیا۔ انھوں نے سوال کیا کہ ملک میں طلبا حق کے لیے آواز اٹھا رہے ہیں، تو ان پر بربریت کرنے کا حکم کس کے اشارے پر دیا جا رہا ہے؟ بہار میں طلبا کے ساتھ جو کیا گیا، اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حکومت کی کیا منشا تھی۔ الاورو نے بتایا کہ کانگریس کی طرف سے بہار کے 6 شہروں میں 6 فیکٹ فائنڈنگ ٹیمیں بھیجی گئی تھیں، جن کا کام طلبا، نوجوانوں، میڈیا اور انتظامیہ سے مل کر یہ پتہ کرنا تھا کہ طلبا کے ساتھ ایسی بربریت کیوں ہوئی اور کس کے کہنے پر کی گئی۔ فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے رکن اور این ایس یو آئی چیف ونود جھا کھڑ نے بھی اپنی باتیں میڈیا کے سامنے رکھیں۔ انھوں نے کہا کہ "بہار میں طلبا و نوجوانوں کے ساتھ دہشت گردوں جیسا سلوک کیا گیا۔

VNAT اور VFS گلوبل کی حکمتِ عملی کی شراکت داری: بھارت سمیت اہم ممالک میں بڑھے گا ویتنام سیاحت کا کریز

دہلی، ہنوئی: ویتنام نیشنل ٹورازم اتھارٹی (VNAT) نے بھارت جیسے اہم ماخذ بازاروں میں اپنی سیاحت کو فروغ دینے کے لیے ٹیکنالوجی اور ویزا سروسز کی عالمی کمپنی VFS گلوبل کے ساتھ ایک مفاہمت نامے (MoU) پر دستخط کیے ہیں۔ 6 اگست 2026 کو ہنوئی میں منعقدہ ایک تقریب میں VNAT کے چیئرمین نگوین ترونگ خان اور VFS گلوبل کے چیف آپریٹنگ آفیسر (چین، آسٹریلیا اور RCIS) مسٹر سائمن پیچی کی موجودگی میں یہ معاہدہ طے پایا۔ اس شراکت داری کا بنیادی مقصد بین الاقوامی سیاحوں کی تعداد میں اضافہ کرنا اور ویتنام کو عالمی سطح پر ایک پسندیدہ سیاحتی مرکز کے طور پر قائم کرنا ہے۔ معاہدے کے تحت VFS گلوبل اپنے وسیع عالمی نیٹ ورک بی جیسے ویزا ایپلی کیشن سینٹرز (VACs)، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، انفارمیشن کاؤنٹرز اور ڈیجیٹل ڈسپلے بی کا استعمال ویتنام کے سیاحتی مقامات، بھرپور ثقافتی ورثے اور سفر کے تجربات کو اجاگر کرنے کے لیے کرے گا۔ اس کے علاوہ، دونوں ادارے ڈسٹینیشن پریزنٹیشن پروگراموں، بین الاقوامی سیاحتی میلوں اور کاروباری نیٹ ورکنگ کے اقدامات کا بھی مشترکہ اہتمام کریں گے۔

بھارت، ویتنام کے لیے ایک انتہائی اہم اور اعلیٰ صلاحیت کا حامل ماخذ بازار بن کر ابھرا ہے۔ سال 2025 میں 7.5 لاکھ بھارتی سیاحوں نے ویتنام کا سفر کیا تھا، جبکہ سال 2026 کے پہلے چھ مہینوں میں ہی یہ عدد 4.9 لاکھ تک پہنچ چکا ہے۔ VNAT کے چیئرمین نگوین ترونگ خان نے بتایا کہ VFS گلوبل کا 169 ممالک میں پھیلا ہوا 4,200 سے زائد مراکز کا نیٹ ورک ہدف بنائے گئے بازاروں تک براہِ راست رسائی فراہم کرے گا۔ دوسری جانب VFS گلوبل کے اہلکار سائمن پیچی نے کہا کہ یہ طویل مدتی شراکت داری ویتنام کے اس قومی ہدف کو حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوگی جس کے تحت وہ سال 2030 تک 4.5 سے 5 کروڑ بین الاقوامی سیاحوں کا استقبال کرنا چاہتا ہے۔ سیاحت کے فروغ اور نمائندگی کے شعبے میں 16 سال کے تجربے کے ساتھ VFS گلوبل کا Tourism Services یونٹ اب تک دنیا بھر کی 27 سے زائد سیاحتی منزلوں کو مارکیٹ کی ترقی اور ڈسٹینیشن مارکیٹنگ میں مدد فراہم کر چکا ہے۔ یہ نیا تعاون بھارتی اور عالمی مسافروں کے لیے ویتنام کی سیاحت کی نئی راہیں کھولے گا۔

بسپا نے ہاتھرس میں انتخابی مہم کا کیا آغاز

ڈاکٹر اوین شرما سعد آباد سے امیدوار قرار

آکاش آنند نے مرکز و ریاست کی حکومتوں پر جم کر کیا حملہ

ہاتھرس: 10 اگست (پی این ایس) بی ایس پی نے یوپی اسمبلی انتخابات کے لیے اپنی تیاریوں کا اعلان کر دیا ہے۔ بی ایس پی کے قومی کنوینر آکاش آنند نے 10 اگست کو سعد آباد کے اتسو گارڈن میں ایک جلسہ عام سے خطاب کیا۔ انہوں نے بی ایس پی اسمبلی سعد آباد انچارج ڈاکٹر اوین شرما کو ساداآباد اسمبلی سے پارٹی کا امیدوار بنانے کا اعلان کیا۔ آکاش آنند نے مرکز اور ریاست میں برسر اقتدار بی جے پی حکومت پر شدید حملے کئے۔ انہوں نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور کانگریس (کانگریس) کانگریس کو بھی نشانہ بنایا۔

بی ایس پی سپریمو مایاوتی کے بھتیجے آکاش آنند نے ایس پی صدر اکھلیش یادو اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی کو "انکل" کہہ کر مخاطب کیا۔ اپنے ریمارکس کو واضح کرتے ہوئے آکاش آنند نے کہا کہ ان کی عمر 30 سال ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ اکھلیش یادو کی عمر 50 سال ہے۔ اس نے دلیل دی کہ اگر 50 سالہ آدمی کو "بوڑھا چچا" نہیں کہا جاتا تو اسے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ انہوں نے راہل گاندھی کی 'آئین بچاؤ' مہم پر بھی تنقید کی۔ آکاش آنند نے کہا کہ راہل گاندھی ایک کتاب کے گرد گھومتے ہیں اور آئین کی بات کرتے ہیں۔ لیکن اگر اس کتاب کے صفحات پلٹے جائیں تو وہ خالی ہو جائیں گے۔

آکاش آنند نے سماج وادی پارٹی اور کانگریس کے اعلیٰ لیڈروں پر سیدھا حملہ کیا۔ انہوں نے اکھلیش یادو اور راہول گاندھی کو "انکل" کہہ کر مخاطب کرنے کے اپنے بیان کو درست قرار دیا۔ آنند نے کہا کہ اس سے عمر کے فرق کی عکاسی ہوتی ہے اور کوئی بے عزتی کا ارادہ نہیں تھا۔ انہوں نے راہل گاندھی کی 'آئین بچاؤ' مہم کو کھوکھلا قرار دیا۔ آنند نے دلیل دی کہ راہول گاندھی پارلیمنٹ میں آئین کی بات کرتے ہیں، لیکن جن ریاستوں میں کانگریس اقتدار میں ہے، وہ وہی کام کر رہے ہیں جو اتر پردیش میں بی جے پی کر رہی ہے۔ یہ الزام کانگریس کے قول و فعل میں واضح تضاد کو بے نقاب کرنے کی کوشش تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کانگریس اور بی جے پی کی پالیسیاں کچھ معاملات میں ایک جیسی ہیں، جس سے دونوں پارٹیوں کی ساکھ پر سوالیہ نشان ہے۔ آکاش آنند کی حکمت عملی بی ایس پی کو ایک الگ اور معتبر متبادل کے طور پر پیش کرنا تھی۔ بی ایس پی لیڈر آکاش آنند نے بھی بی جے پی حکومت کی اقتصادی پالیسیوں پر کڑی تنقید کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت عوام کو ایتھنول پیٹرول کے نام پر 110 روپے میں گنے کا رس بیچ رہی ہے۔ یہ تبصرہ ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور کسانوں سے متعلق مسائل کو جوڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گنے سے ایتھنول بنانے کا عمل کسانوں کے لیے فائدہ مند ہونا چاہیے لیکن اس کے ثمرات عام صارف تک نہیں پہنچ رہے جس سے عام آدمی پر مہنگائی کا بوجھ بڑھ رہا ہے۔ آکاش آنند نے 2014 سے گیس سلنڈر کی قیمتوں میں زبردست اضافے کا مسئلہ بھی اٹھایا۔ انہوں نے یاد دلایا کہ 2014 میں گیس سلنڈر کی قیمت تقریباً 400 روپے تھی۔ اس وقت بی جے پی کے لیڈر مہنگائی کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے تھے۔ آج وہی سلنڈر 1200 روپے کا ہو گیا ہے۔

آکاش آنند نے ملک میں بننے والے ایکسپریس ویز کے معیار پر بھی سنگین سوالات اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں بدترین ایکسپریس وے بن رہے ہیں۔ انہوں نے مثال کے طور پر پوروانچل ایکسپریس وے اور بندیل کھنڈ ایکسپریس وے کا حوالہ دیا۔ انہوں نے ان ایکسپریس ویز پر موجود گڑھوں اور تعمیراتی معیار کی خرابی کی طرف اشارہ کیا۔ یہ خراب معیار مسافروں کی حفاظت کے لیے خطرہ ہے۔ اس کے برعکس، انہوں نے آگرہ-نوئیڈا ایکسپریس وے کی تعریف کی، جو مایاوتی کے دور میں بنایا گیا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اتنے سالوں بعد بھی ایکسپریس وے پر ایک بھی گڑھا نہیں ہے۔ یہ آج بھی اعلیٰ معیار کی علامت بنی ہوئی ہے۔ یہ موازنہ بی ایس پی کے دور حکومت میں کیے گئے ترقیاتی کاموں کے معیار کو اجاگر کرنے کی کوشش تھی۔ آکاش آنند نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے اشتہارات پر بہت زیادہ خرچ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی 2017 سے اتر پردیش میں برسر اقتدار ہے، ان برسوں میں حکومت نے اپنی خامیوں کو چھپانے کے لیے صرف اشتہارات پر ٹیکس کی مد میں 7000 کروڑ روپے سے زیادہ خرچ کیے ہیں۔ یہ رقم عوام کے پیسے کا ضیاع ہے جو ترقیاتی کاموں میں لگائی جا سکتی تھی۔

شر پسند عناصر کے خلاف بروقت کارروائی کرے انتظامیہ: مفتی عطاء الرحمن

دارالعلوم دیوبند کے خلاف اشتعال انگیزی قابل مذمت، امن و بھائی چارہ خراب کرنے کی کوشش قبول نہیں

سہارنپور (احمد رضا) پورے ملک کو فرقہ پرست اور شدد پسند افراد نے دنیا بھر میں تماشا بنا کر رکھ دیا ہے ہزاروں مسلم افراد کے گھروں، دکانوں، مزارات، مدارس اسلامیہ اور مساجد کو بلڈوزر چلا کر نیست و نابود کر دیا گیا ہے جگہ جگہ مساجد و مدارس اسلامیہ کے نیچے مندر اور شیولنگ ڈھونڈھے جا رہے ہیں پولیس اور سرکاری مشینری مسلسل شدت پسند تنظیموں کی پشت پناہی میں مصروف ہیں پولیس پٹتے ہوئے، مرتے ہوئے اور کٹتے ہوئے مسلم افراد کے خلاف ہی سنگین دفعات میں مقدمات درج کر رہی ہے کل ملا کر مسلم آبادی کو نیست و نابود کرنے کے لئے بد سے بدترین جرم انجام دیا جا رہا ہے یعنی کہ مسلم آبادی پر زمین تنگ کی جا رہی ہے! شدت پسند اب اعلانیہ دارالعلوم دیوبند جیسے عظیم دینی و علمی مرکز کے خلاف بیہودہ طرز عمل اختیار کر رہے ہیں یہ کہتے ہوئے پاگل ہو رہے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کے نیچے شیولنگ بنا ہوا ہے سرکار شر پسند عناصر کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہی ہے جس وجہ سے اب شر پسند عناصر دارالعلوم دیوبند پر جل چڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت ملت اسلامیہ کے خلاف زہر افشانی کرنے والے دہشت پسند لوگوں کے خلاف کوئی بھی ایکشن لینے کو تیار نہیں ہے جس وجہ سے عالم اسلام میں زبردست غم و غصہ پنپنے لگا ہے عالم دین مفتی محمد عطاء الرحمن نے کہا کہ کسی بھی قسم کی شر پسندانہ، اشتعال انگیز اور ماحول خراب کرنے والی سرگرمی انتہائی قابل مذمت عمل ہے دینی مدارس اور علماء کرام نے ہمیشہ ملک میں امن، بھائی چارے، مذہبی رواداری اور اتحاد کا پیغام دیا ہے۔ اس لیے کسی بھی ادارے یا طبقے کو نشانہ بنا کر ضلع کا پرامن ماحول خراب کرنے کی کوشش قابل قبول نہیں ہو سکتی مولانا مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی نانکوی قومی صدر انجمن حمایت اسلام نے اپنے بیان میں کہا مقدس ادارہ دارالعلوم دیوبند صرف ایک دینی ادارہ نہیں بلکہ علم و تحقیق اور دینی خدمات کا ایک عالمی مرکز ہے۔ اس کے خلاف کسی بھی قسم کی اشتعال انگیزی یا بے بنیاد پروپیگنڈا معاشرے میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش ہے مفتی عطاء الرحمن نے کہا کہ انتظامیہ کو چاہیے کہ ایسے عناصر کے خلاف بروقت اور قانون کے مطابق کارروائی کرے جو اپنے بیانات یا حرکات سے عوام کے درمیان نفرت اور کشیدگی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اختلاف رائے ہر شخص کا حق ہے لیکن قانون ہاتھ میں لینے، کسی مذہبی ادارے کی توہین کرنے یا عوام کے جذبات کو بھڑکانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی دیکھا جا رہا ہے کہ ملک میں مسلسل شدت پسند تنظیموں کی اشتعال پیدا کرنے کی بہت گھنونی شازش ہے جسے مسلم طبقہ کسی بھی صورت برداشت نہیں کریگا عالم دین نے تمام سیاسی و سماجی کارکنان، علماء کرام اور ذمہ دار شہریوں سے اپیل کی کہ وہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور کسی بھی اشتعال انگیز بیان یا افواہ کو آگے بڑھانے کے بجائے قانون اور انتظامیہ پر اعتماد رکھیں انہوں نے مزید کہا کہ انجمن حمایت اسلام ہمیشہ امن، اتحاد، بھائی چارے اور مظلوموں کے حقوق کے لیے آواز بلند کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی ملک و ملت کے مفاد میں اپنا مثبت کردار ادا کرتی رہے گی۔ دینی مدارس اور علماء کرام کے وقار کا تحفظ ہر ذمہ دار شہری کی اجتماعی ذمہ داری ہے!

جمعیت علماء شہر امروہہ کی جانب سے اصلاحی دینی پروگرام منعقد

امروہہ پریس ریلیز جمعیت علماء شہر امروہہ کی یونٹ نمبر دو اصلاح معاشرہ کمیٹی کے زیر اہتمام گذشتہ روز 9 اگست بعد نماز عشاء مسجد عمر محلہ ریتا دربار کلاں میں ایک اصلاحی دینی پروگرام منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت مفتی محمد حمزہ صاحب صدر جمعیت علماء امروہہ نے کی اور نظامت حافظ محمد حنیف ناظم اعلیٰ جمعیت علماء امروہہ نے بخوبی انجام دینے پروگرام کا آغاز قاری محمد ابراہیم اور مولانا مفتی محمد غفران کی نعت پاک سے ہوا اس موقع پر مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ کے استاذ مفتی محمد ذکوان نے مسلمانوں کی بربادی کے دو اہم اسباب سودی کاروبار اور نشہ کے موضوع پر نہایت موثر اور فکر انگیز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نشہ تمام برائیوں کی جڑ ہے نشہ نہ صرف صحت برباد کرتا ہے بلکہ خاندان اور سماج کے رشتہ کو بھی توڑ دیتا ہے اس سے بچنا چاہیے اسطر ح سودی کاروبار سے بھی بچنا چاہئے یہ بری لعنت ہے اپنے والدین پر زور دیا کہ بچوں کی اسطرح کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں اور انکی مناسب رہنمائی کریں پروگرام میں انور فریدی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی مولانا قاری محمد ارشاد مفتی محمد نوشاد قمر نقوی نور اطہر سید علی امام رضوی سید شہاب رضوی ایڈووکیٹ محمد احمد زیدی ڈاکٹر عادل رضوی آصف مصطفیٰ کمال احمد۔ وغیرہ اور دیگر اراکین جمعیت کمیٹی کے ذمہ داران اور اہل محلہ کی بڑی تعداد جوش و خروش و دلچسپی کے ساتھ شریک ہوی آخر میں مفتی محمد شاہد صاحب استاد مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ کی دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

گیس ایجنسی ملازمین پر کے وائی سی کے نام پر غیر قانونی وصولی کا الزام

ضلع سپلائی افسر (ڈی ایس او) نے شکایت کی بنیاد پر جانچ کے احکامات دیے

بلند شہر 10 اگست (پریس ریلیز) بلند شہر کے قصبہ پہاسو میں ایک گیس ایجنسی پر ای۔کے وائی سی کے نام پر صارفین سے مبینہ طور پر غیر قانونی وصولی کرنے کا الزام عائد ہوا ہے۔ صارفین کا کہنا ہے کہ انہیں زبردستی گیس پائپ خریدنے کے لیے مجبور کیا جا رہا ہے۔ معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے ضلع سپلائی افسر (ڈی ایس او) ابھے سنگھ نے جانچ کے احکامات جاری کیے ہیں۔ مقامی باشندوں اور صارفین کے مطابق سوربھ گیس ایجنسی پر ای۔کے وائی سی کرانے کے لیے آنے والے صارفین پر 200 روپے کا نیا گیس پائپ خریدنے کے لیے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ الزام ہے کہ جو صارف پائپ خریدنے سے انکار کرتا ہے، اس کی کے وائی سی کا عمل مکمل نہیں کیا جاتا ہے۔ صارفین کا کہنا ہے کہ گیس پائپ خریدے بغیر ان کی ای۔کے وائی سی نہیں کی جا رہی ہے، جس کی وجہ سے علاقے کے لوگوں میں شدید ناراضگی ہے۔ صارفین نے اس عمل کو قواعد کے خلاف قرار دیتے ہوئے انتظامیہ سے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ضلع سپلائی افسر ابھے سنگھ نے معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے واضح کیا کہ ای۔کے وائی سی کے نام پر کسی بھی طرح کی لازمی فیس وصول کرنا یا صارفین کو زبردستی کوئی سامان فروخت کرنا قواعد کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا کوئی سرکاری ضابطہ نہیں ہے جس کے تحت کے وائی سی کے لیے صارف کو گیس پائپ خریدنا لازمی ہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایجنسی آپریٹر یا ملازمین کی جانب سے اس طرح کی من مانی یا غیر قانونی وصولی کی جا رہی ہے تو معاملے کی جانچ کرائی جائے گی۔ الزامات درست پائے جانے پر ذمہ دار افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

خاتون سیکورٹی گارڈ کا کمپنی کے HR اور سپروائزر پر اجتماعی زیادتی کا الزام

شکایت کی بنیاد پر بلند شہر کے ایس پی کرائم نریش کمار نے جانچ کے احکامات دیے

بلند شہر 10/اگست (پریس ریلیز) سکندرآباد انڈسٹریل ایریا میں واقع فیکٹری میں ایک خاتون سیکورٹی گارڈ نے HR منیجر اور سپروائزر پر اسے برخاست کرنے کی دھمکی دینے کے بعد اس کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کرنے کا الزام لگایا ہے۔ متاثرہ نے ایس پی کرائم سے شکایت کر کے ملزمان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق سکندرآباد علاقہ کی رہنے والی متاثرہ خاتون نے ایس پی کرائم نریش کمار سے شکایت کی۔ اس نے بتایا کہ وہ ذوق آباد کی ایک کمپنی میں خاتون سیکورٹی گارڈ کے طور پر کام کرتی ہے۔ الزام ہے کہ کمپنی کے ایچ آر اور سپروائزر اسے گزشتہ دو ماہ سے ذہنی طور پر ہراساں کر رہے ہیں اور اسے نوکری سے نکالنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ 6 جولائی کی صبح ملزمان اسے نوکری سے نکالنے کی دھمکی دے کر کمپنی کے گیٹ نمبر دو کے قریب جھاڑیوں میں لے گئے اور اس کے ساتھ اجتماعی زیادتی کی۔ اس کے بعد 4 اگست کی شام کو HR منیجر نے اسے ایک ہوٹل میں آنے کے لیے دباؤ ڈالا اور دھمکی دی کہ اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو اسے نوکری سے نکال دیا جائے گا۔ ہراسانی اور خوف سے پریشان ہو کر اس نے 4 اگست کو کام سے چھٹی لے لی اور گھر چلی گئی، متاثرہ نے ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے سکندرآباد پولیس کو منصفانہ تحقیقات، طبی معائنہ اور رپورٹ درج کرنے کی درخواست کی ہے۔ ایس پی کرائم نریش کمار نے کہا کہ معاملے کی جانچ کے بعد تحقیقات کی بنیاد پر کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

کاوڑیے کے لباس میں ملبوس ایک نوجوان نے موٹر سائیکل چوری کی

دیوبند، 10/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند لاکھنور چوراہے پر ایک بائک مرمت کی دکان پر اس وقت ہنگامہ مچ گیا جب کاوڑیے کے لباس میں ملبوس ایک نوجوان دکاندار کو دھوکہ دیکر اس کی موٹر سائیکل لے کر فرار ہو گیا اور اپنی خراب موٹر سائیکل دکان پر چھوڑ گیا۔ بیلڈا اجنار دار گاؤں کے رہنے والے دلیپ کے مطابق صبح کے وقت ایک نوجوان شائن بائک لے کر لاکھنور چوراہے پر واقع اس کی دکان پر پہنچا۔ مذکورہ نوجوان نے بائک خراب ہونے کی بات کہتے ہوئے اپنی بائک کو مرمت کے لئے دوکان پر کھڑا کر دیا اور تھوڑی دیر بعد دلیپ سے اس کی موٹر سائیکل مانگ لی، دوکاندار نے مذکورہ نوجوان پر بھروسہ کرتے ہوئے اسے اپنی بائک دے دی۔ بائک لے کر گیا نوجوان جب کافی دیر تک بھی واپس نہیں لوٹا تو دلیپ کو شبہ ہوا اور اس نے کافی دیر تک اس کی تلاش کی لیکن کاوڑیے کا سراغ حاصل نہیں ہو سکا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ملزم اپنی شائن موٹر سائیکل دکان پر ہی چھوڑ گیا۔ متاثرہ کا الزام ہے کہ نوجوان نے جان بوجھ کر اسے اعتماد میں لے کر اس کی موٹر سائیکل ہڑپ لی۔ دلیپ نے کوتوالی میں شکایت درج کراتے ہوئے ملزم کو گرفتار کر اس کی موٹر سائیکل کی بازیابی اور اس کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ کوتوالی انچارج سنجے کمار نے بتایا کہ شکایت کی بنیاد پر معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے، بہت جلد ملزم نوجوان کو گرفتار کر لیا جائیگا۔

نماز کے دوران کہاسنی کے بعد فریقین میں تصادم: دو زخمی

دیوبند، 10/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند تحصیل کے بھلسوا عیسیٰ پور گاؤں میں دو گروپوں کے درمیان ہونے والی کہاسنی دیکھتے ہی دیکھتے مار پیٹ میں تبدیل ہو گئی جس کے نتیجہ میں دو نوجوان شدید زخمی ہو گئے۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر زخمیوں کو طبی امداد کے لئے ہسپتال میں داخل کرایا۔ اطلاع کے مطابق تین روز قبل گاؤں کی مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد امام صاحب کے بیان کے دوران منیر کی ایک معمر شخص کے ساتھ کسی بات پر کہاسنی ہو گئی۔ جسے گاؤں کے لوگوں نے مداخلت کر کے ختم کرا دیا۔ منیر کا الزام ہے کہ بعد میں کچھ لوگ اس کے گھر پہنچے اور اس پر حملہ کر دیا اور اس کے گھر پر پتھراؤ بھی کیا جس کے نتیجہ میں گھر کی خواتین کو بھی معمولی زخم آئے جبکہ وہ شدید طور پر زخمی ہو گیا۔ واقعہ کی اطلاع ڈائل 112 پر دی گئی۔ گاؤں کے لوگوں کے مطابق گاؤں کے ذمہ دار لوگوں نے دونوں فریقوں کے درمیان سمجھوتہ کرا دیا تھا۔ الزام ہے کہ چند گھنٹوں بعد دونوں فریقین پھر آمنے سامنے ہو گئے اور لڑائی شروع کر دی۔ اس واقعے کی ایک ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہے۔ کوتوالی انچارج انسپکٹر سنجے کمار نے بتایا کہ دونوں فریقین نے ایک دوسرے کے خلاف تحریر دی ہے۔ شکایات کی بنیاد پر تحقیقات جاری ہے۔

ایودھیا: ساون کے دوسرے پیر پر سکیورٹی سخت

ایودھیا: 10 اگست (پی این ایس) ایودھیا میں ساون کے دوسرے پیر کے موقع پر سکیورٹی انتظامات مزید سخت کر دیے گئے ہیں۔ بڑی تعداد میں کانوڑ یاتری اور عقیدت مند شہر پہنچ رہے ہیں اور ناگیشورناتھ مندر سمیت مختلف مندروں میں پوجا کر رہے ہیں۔ ایودھیا کے سرکل افسر آشوتوش تیواری نے بتایا کہ عقیدت مندوں کی حفاظت کے لیے علاقے میں سیکٹر اور زون کی بنیاد پر سکیورٹی اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ اہم مندروں اور یاتریوں کے زیر استعمال راستوں سمیت پورے علاقے میں سکیورٹی انتظامات کیے گئے ہیں۔

تیواری کے مطابق مختلف مقامات پر سی سی ٹی وی کیمروں اور ڈرونز کے ذریعے مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔ ساون کے دوسرے پیر کے موقع پر عقیدت مندوں اور کانوڑ یاتریوں کی بڑھتی تعداد کے پیش نظر سکیورٹی ٹیمیں ان کی نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھ رہی ہیں۔ گاڑیوں کی آمد و رفت کو منظم کرنے اور زیادہ پیدل آمد و رفت والے علاقوں میں ٹریفک جام سے بچنے کے لیے کانوڑ یاتریوں کے زیادہ آمد والے کئی علاقوں کو نو وہیکل زون قرار دیا گیا ہے۔ پولیس اس پابندی پر سختی سے عمل کرا رہی ہے تاکہ عقیدت مندوں کو گاڑیوں کی رکاوٹ کے بغیر محفوظ آمد و رفت کی سہولت مل سکے۔

تیواری نے بتایا کہ ضرورت پڑنے پر عقیدت مندوں کی نقل و حرکت اور ٹریفک کی صورتحال کے مطابق اندرونی اور بیرونی روٹ ڈائیورژن بھی نافذ کیے جائیں گے۔ ان کا مقصد بھیڑ والے علاقوں میں ٹریفک جام سے بچنا اور سڑکوں پر آمد و رفت کو ہموار رکھنا ہے۔ مقدس ماہ ساون کے دوران ایودھیا میں بڑی تعداد میں یاتری پہنچ رہے ہیں۔ ساون کا دوسرا پیر بھگوان شیو کے عقیدت مندوں کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ بڑی تعداد میں کانوڑ یاتری مقدس پانی لے کر مندروں میں پہنچتے ہیں اور پوجا کرتے ہیں۔

رام کی پیڑی پر واقع ناگیشورناتھ مندر ایودھیا کے اہم شیو مندروں میں شمار ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسے بھگوان رام کے بیٹے کش نے قائم کیا تھا۔ بڑے ہندو تہواروں خصوصاً مہاشیو راتری اور ساون کے مقدس مہینے کے دوران یہاں بڑی تعداد میں عقیدت مند پہنچتے ہیں۔ پولیس اہلکاروں کو اہم مقامات پر تعینات کیا گیا ہے تاکہ بھیڑ کو منظم کیا جا سکے۔ حساس مقامات کی نگرانی کی جا سکے اور کسی بھی صورتحال سے فوری طور پر نمٹا جا سکے۔ حکام شہر بھر کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لیے نگرانی کے جدید نظام سے بھی مدد لے رہے ہیں۔ عقیدت مندوں کی آمد دن بھر جاری رہنے کی توقع ہے۔ پولیس اور ٹریفک اہلکاروں نے محفوظ اور منظم یاترا کو یقینی بنانے کے لیے انتظامات کیے ہیں۔

"جشن یوم آزادی اور مجاہدین کا کردار"

قصبہ پہانی میں ایک روزہ عظیم الشان اجلاس عام کا انعقاد

ہردوئی: نامہ نگار ۱۰/اگست۔ ضلع ہردوئی کے قصبہ پہانی میں ایک روزہ عظیم الشان جشن یوم آزادی اور مجاہدین کا کردار نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے، مولانا عطاء اللہ قاسمی ناظم مدرسہ رحمانیہ محلہ لوہانی قصبہ پہانی نے ایک اعلامیہ جاری کرتے ہوئے کہا کہ آپ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ: تاریخ سے واقفیت اور اسلاف کے حالات اور انکی قربانیوں سے روشناسی قوم کی ترقی کیلئے ضروری ہے کیونکہ؛ مستقبل کے منصوبے اور نئی نسل میں ملی، دینی اور قومی شعور تاریخ کی واقفیت سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ بنابریں جمعیۃ علماء پہانی نے مدارس کے ذمہ داران، اسکولوں کے پرنسپل اور قصبہ کے دانشوران کے تعاون اور باہمی مشورے سے 15: اگست 2026ء یوم آزادی کے موقع پر ایک عظیم الشان پروگرام بعنوان جشن یوم آزادی اور مجاہدین کا کردار منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ٹرین کے دروازے پر بیٹھا نوجوان نیند آنے کے باعث گر کر ہلاک

رائے بریلی، 10 اگست (یو این آئی) اتر پردیش میں رائے بریلی ضلع کے اونچاہار علاقے میں پیر کی رات تقریباً ڈھائی بجے ٹرین سے گر کر ایک نوجوان کی موت ہو گئی۔ یہ واقعہ اونچاہار ریلوے اسٹیشن سے کچھ فاصلے پر سربہدا کے قریب پیش آیا۔ آج صبح لوگوں نے ریلوے ٹریک کے کنارے نوجوان کی لاش پڑی دیکھی تو پولیس کو اطلاع دی۔ جی آر پی رائے بریلی کے تھانہ انچارج سچن پٹیل نے بتایا کہ متوفی کی شناخت بدایوں ضلع کے رہائشی عشرت (24) کے طور پر ہوئی ہے۔ تلاشی کے دوران اس کی جیب سے بریلی سے اونچاہار کا ٹرین ٹکٹ ملا۔ متوفی کا بڑا بھائی کونڈا میں کام کرتا ہے اور وہ اسی سے ملنے جا رہا تھا۔

کاوڑیوں کو پھل، جلجیرا، شکنجی اور دیگر اشیاء تقسیم کی گئی

دیوبند، 10/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) فدائے ملت پروگریسیو اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی کے عہدہ داران و کارکنان نے دیوبند منگلور روڈ پر واقع مختلف کاوڑ سیوا کیمپس میں پہنچ کر ہریدوار سے گنگا جل کے ساتھ واپس آنے والے شیو بھکت کاوڑیوں کو مفت طبی خدمات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں مشروبات بھی تقسیم کئے۔ سوسائٹی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر یونس صدیقی قاسمی نے بتایا کہ سوسائٹی کی جانب سے مختلف عوامی خدمات انجام دی جاتی ہیں کاوڑیوں کی خدمت کرنا بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کاوڑ یاترا کا آخری دن ہے، جن کاوڑیوں نے سیکڑوں کلومیٹر پیدل سفر کرتے ہوئے ہریدوار سے گنگا جل لانے کا کام کیا ہے وہ تعریف کے قابل ہیں انہوں نے کہا کہ ایسے عقیدت مندوں کی خدمت کرنا ایک انتہائی نیک عمل ہے۔ سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر طاہر صدیقی نے کہا کہ خدمت خلق سے بڑھ کر کوئی خدمت نہیں ہے۔ فدائے ملت پروگریسیو اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی جامع منصوبہ بندی اور ٹیم ورک سے اپنے نظام میں مزید بہتری لانے کے لئے دن رات کام کر رہی ہے، کاوڑ کیمپ کے ذمہ داران کو جہاں بھی ہمارے تعاون یا مدد کی ضرورت ہوگی وہاں فدائے ملت پروگریسیو اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی ان کو ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری سوسائٹی تعلیمی اداروں کی سرپرستی اور معاونت کے ساتھ ساتھ رفاہی کام بھی انجام دیتی ہے، انہوں نے کہا کہ کاوڑیوں کی خدمت سے ایک اچھا پیغام سماج میں جائیگا۔

بی جے پی لیڈر کو ہنی ٹریپ میں پھنسایا، فحش ویڈیو بنا کر 2 لاکھ روپے وصولے، جوڑا گرفتار

علی گڑھ: 10 اگست (پی این ایس) علی گڑھ کے بنا دیوی تھانہ علاقے میں پولیس نے ایک مبینہ گینگ کا پردہ فاش کیا ہے جو ہنی ٹریپ کے ذریعے لوگوں سے پیسے بٹورتا تھا۔ میاں بیوی کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ یہ گروہ مبینہ طور پر جعلی فیس بک پروفائلز بنا کر بااثر افراد کو نشانہ بناتا تھا۔ پھر وہ انہیں ملاقات کے بہانے بلاتے، فحش ویڈیوز بناتے اور پھر بلیک میل کر کے رقم کا مطالبہ کرتے۔ بی جے پی لیڈر اور ایڈوکیٹ ندھیش کانت بھٹ کی شکایت پر 5 اگست کو مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس نے پوجا نامی خاتون اور وکیل انوپ کوشک پر اسے ہنی ٹریپ کرنے اور 5 لاکھ روپے کا مطالبہ کرنے کا الزام لگایا۔ اس نے ڈر کے مارے 2 لاکھ روپے ادا کر دیے۔ پولیس کے مطابق اس معاملے میں خاتون کاجل اور اس کے شوہر شراون کمار کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ انوپ کوشک کی تلاش جاری ہے۔ سی او II دھننجے سنگھ کے مطابق، تقریباً ڈیڑھ سال پہلے انوپ کوشک نے کاجل کو ہنی ٹریپ پلان کے بارے میں بتایا تھا۔ کوشک ایک جعلی فیس بک آئی ڈی بنا کر ٹارگٹ کا انتخاب کرتا تھا۔ کاجل پوجا کماری کے نام سے بنائے گئے اکاؤنٹ کا استعمال کرتے ہوئے دوستی اور چیٹ کے ذریعے لوگوں کو پھنساتی تھی۔ پولیس کے مطابق انہیں ملاقات کے لیے فلیٹ میں مدعو کرنے کے بعد موبائل فون کے باکس میں ایک چھوٹا سا سوراخ کر کے کیمرہ لگایا گیا تھا۔ ویڈیو ریکارڈ ہونے کے بعد وہ واٹس ایپ کالز اور وکیل کے فون کے ذریعے قانونی کارروائی کی دھمکی دیتے ہوئے لاکھوں روپے کا مطالبہ کریں گے۔ پیسے نہ دینے پر ویڈیو وائرل کرنے اور ریپ کا مقدمہ درج کرنے کی دھمکی دیتے۔ پولیس نے ملزم کے فون سے کئی قابل اعتراض ویڈیوز برآمد کی ہیں۔ بی جے پی کے ایک اور عوامی نمائندے کو ملوث کرنے کا دعویٰ بھی سامنے آیا ہے۔

ترنگا یاترا صرف یاترا نہیں، مجاہدینِ آزادی کو خراجِ عقیدت کا ذریعہ ہے: یوگی

ہر گھر ترنگا مہم کے تحت 5 کروڑ گھروں پر ترنگا لہرانے کا ہدف، نوجوانوں سے جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی اپیل

لکھنؤ: 10 اگست۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے کہا کہ ترنگا یاترا صرف ایک یاترا نہیں، بلکہ بھارت کے ہُتاتماؤں، امر قربانی دینے والوں اور مجاہدینِ آزادی کے تئیں احترام اور تشکر کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ ملک اور ریاست کے نوجوان ملک کی شاندار تاریخ اور جنگ آزادی کے عظیم ہیروز سے تحریک لے کر ملک کی تعمیر میں اپنا فعال کردار ادا کریں۔ وزیر اعلیٰ جی 'ہر گھر ترنگا مہم-2026' کے تحت آج ضلع گورکھپور میں میونسپل کارپوریشن پارک میں امر ویرانگنا رانی لکشمی بائی کے مجسمے سے ریلوے اسٹیشن کے قریب مہارانا پرتاپ کے مجسمے تک نکالی جانے والی ترنگا یاترا میں شامل ہونے سے قبل منعقدہ پروگرام میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے بھارت ماتا کی تصویر پر پھول چڑھا کر خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس سے قبل وزیر اعلیٰ جی نے عوامی خدمت کے لیے وقف ایمبولینسوں کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ ترنگا بھارت کی آن، بان اور شان کی علامت ہے۔ ملک کی آزادی کی تحریک کے دوران مجاہدینِ آزادی نے مختلف اوقات میں مختلف قسم کے پرچموں کے ساتھ آزادی کی تحریک کو نئی رفتار عطا کی۔ سال 1905 میں سودیشی تحریک بھارت کی آزادی کا منتر بنی۔ اس کے بعد 1930 کی دہائی میں ترنگے کے درمیان چرخے کا نشان مجاہدینِ آزادی کے پرچم کی علامت بنا۔ آزاد بھارت میں ترنگے کے ساتھ دھرم چکر کا نفاذ ہوا اور قومی پرچم کو تسلیم کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ جس قومی پرچم کو لہرانے کے لیے پہلے بھارت کے شہریوں کو عدالت میں جدوجہد کرنا پڑتی تھی، آج ہر شہری کو احترام کے ساتھ اپنے گھر پر ترنگا لہرانے کا حق حاصل ہے۔ وزیر اعظم شری نریندر مودی جی کی قیادت میں آزادی کا امرت مہوتسو کے دوران سال 2022 میں نیشنل فلیگ کوڈ میں ترمیم کی گئی، جس کے بعد کوئی بھی شہری باعزت طریقے سے اپنے گھر پر ترنگا لہرا سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ 'ہر گھر ترنگا' وزیر اعظم جی کی اپیل کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس کے ذریعے ہر شہری بھارت کی آن، بان اور شان کی علامت ترنگے کو اپنے گھر پر لہرا کر فخر کا احساس کر سکتا ہے۔ سال 2022، 2023، 2024 اور 2025 کے بعد سال 2026 میں بھی ترنگا یاترا کے ساتھ 'ہر گھر ترنگا' مہم مسلسل اپنے عروج کی جانب بڑھ رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ قوم کے عظیم شخصیات اور انقلابی کسی بھی نوجوان کے لیے تحریک کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ ترنگا بھارت کے انقلابیوں اور مجاہدینِ آزادی کی قربانی کی انمٹ داستان کی علامت ہے۔ کسی نوجوان سے اس کے آئیڈیل کو چھین لینا اسے فخر کے احساس سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔ وزیر اعظم جی نے ہر نوجوان کو قومی فخر کے احساس سے جوڑنے کے لیے 'ہر گھر ترنگا' مہم کو وسیع عوامی شراکت کی شکل دی ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ ترنگے کے تئیں بیداری اور حب الوطنی کے جذبے کو مضبوط کرنے کے لیے ترنگا یاترائیں نکالی جا رہی ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں نوجوان ہاتھوں میں ترنگا لے کر ملک کے تئیں اپنی وابستگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ کبھی یہی ترنگا بھارت کی آزادی کا منتر بنا تھا۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ اتر پردیش ہمیشہ سے بھارت کی آزادی کی تحریک کا مرکز رہا ہے۔ بیرک پور میں منگل پانڈے، گورکھپور میں شہید بندھو سنگھ، جھانسی میں رانی لکشمی بائی، بٹھور-کانپور میں تاتیا ٹوپے اور میرٹھ میں دھن سنگھ کوتوال نے آزادی کی جو چنگاری روشن کی تھی، وہ ہر ضلع اور ہر گاؤں تک پہنچی اور بھارت کی آزادی کا منتر بنی۔ یہ آزادی ہمیں اچانک نہیں ملی۔ اس کے لیے اہلِ وطن کو بڑی قیمت چکانی پڑی۔ سال 1922 کے چوری چورا کے تاریخی واقعے نے انگریزی حکومت کی بنیادیں ہلا دی تھیں۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ کاکوری ٹرین ایکشن بھارت کی آزادی کا منتر تھا۔ سال 1925 میں پنڈت رام پرساد بسمل، ٹھاکر روشن سنگھ، اشفاق اللہ خاں، چندر شیکھر آزاد، سچندر ناتھ سانیال اور راجندر ناتھ لاہڑی سمیت متعدد انقلابیوں نے انگریزوں کی جانب سے بھارت کو لوٹ کر برطانیہ لے جائے جانے والی دولت کو واپس لے کر اسے ملک کی آزادی کے لیے استعمال کرنے کا کام شروع کیا۔ اسی مقصد سے کاکوری ٹرین ایکشن کے تاریخی واقعے کو انجام دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ انگریزوں نے 'کاکوری ٹرین ایکشن' کو 'ڈکیتی' قرار دیا تھا۔ ملک کی آزادی کے بعد بھی طویل عرصے تک کاکوری کے واقعے کو اسی نقطۂ نظر سے پڑھایا جاتا رہا۔ وزیر اعظم جی کی قیادت میں کاکوری کے واقعے کو 'کاکوری ٹرین ایکشن' کے طور پر باوقار مقام دیتے ہوئے انقلابیوں کی خدمات کو مناسب احترام دیا جا رہا ہے۔ پنڈت رام پرساد بسمل، ٹھاکر روشن سنگھ، اشفاق اللہ خاں اور راجندر ناتھ لاہڑی سمیت متعدد انقلابیوں نے ملک کی آزادی کے لیے اپنی جان کا عظیم ترین نذرانہ پیش کیا۔ مختلف مقامات کی جیلوں میں ان امر قربانی دینے والوں کو پھانسی دی گئی۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ آزادی کے بعد طویل عرصے تک ان انقلابیوں کو وہ احترام نہیں ملا جس کے وہ حقدار تھے۔ ان کے مجسمے نصب نہیں کیے جاتے تھے اور ان کے نام پر سڑکوں اور اداروں کے نام رکھنے میں بھی نظر انداز کیا گیا۔ آج وزیر اعظم جی کی قیادت میں ان امر انقلابیوں اور مجاہدینِ آزادی کو مناسب احترام دیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ 'ہر گھر ترنگا مہم' کے تحت نکالی جانے والی ترنگا یاترا میں جوش و خروش کے ساتھ شرکت کریں اور اپنی شرکت سے متعلق سیلفی اپ لوڈ کریں۔ حکومت نے اس سال ریاست میں 5 کروڑ گھروں پر ترنگا لہرانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ ہر سرکاری، نیم سرکاری اور نجی ادارے، صنعت، تجارتی ادارے اور گھروں پر ترنگا لہرایا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ مجاہدینِ آزادی اور انقلابیوں نے ذات پات کا خیال کیے بغیر ملک کے لیے اپنی جان کا عظیم ترین نذرانہ پیش کیا۔ عظیم انقلابیوں نے قوم سب سے پہلے کے جذبے کے ساتھ کام کیا۔ ہم سب ترنگے، وندے ماترم اور قومی ترانے کا احترام کر کے ان انقلابیوں اور اپنی شاندار وراثت کا احترام کر سکتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ حال ہی میں حکومتِ ہند نے قومی گیت اور قومی ترانے کی توہین کو قابلِ دست اندازی پولیس جرم کے زمرے میں رکھنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس میں سزا کی شق مقرر کی گئی ہے۔ بھارت اور اس کی قومی علامتوں کے تئیں احترام ہر شہری کی ذمہ داری ہونی چاہیے۔ یہ سال وندے ماترم کی تخلیق کے 150 ویں سال کے طور پر بھی اہم ہے۔ وندے ماترم کے تئیں احترام اور قومی جذبے کو وسیع پیمانے پر عوام تک پہنچانے کا کام کیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر ماہی پروری کے وزیر شری سنجے نشاد، رکن پارلیمنٹ شری روی کشن شکلا، گورکھپور کے میئر ڈاکٹر منگلیش کمار شری واستو، قانون ساز کونسل کے رکن ڈاکٹر دھرمندر سنگھ، رکن اسمبلی شری وپن سنگھ، شری فتح بہادر سنگھ، شری مہندر پال سنگھ، شری پردیپ شکلا، شری راجیش ترپاٹھی، شری شری رام چوہان، انجینئر سرون کمار نشاد سمیت دیگر معزز افراد موجود رہے۔

شہری اداروں کے بقایا پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کیلئے او ٹی ایس اسکیم نافذ

17 میونسپل کارپوریشنوں سمیت ریاست کے تمام 762 شہری اداروں میں 15 اگست سے 15 دسمبر تک اسکیم کا نفاذ، ٹیکس دہندگان کو تین اقساط میں ادائیگی کی سہولت

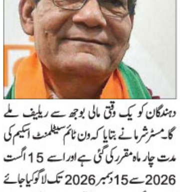

لکھنؤ: 10 اگست۔ شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے شرما کی قیادت میں ریاستی حکومت نے ریاست کے شہری اداروں میں زیر التواء پراپرٹی ٹیکس (ہاؤس ٹیکس، واٹر ٹیکس اور سیوریج ٹیکس) کی مؤثر وصولی، ٹیکس دہندگان کو عملی ریلیف فراہم کرنے، عدالتی تنازعات کو کم کرنے اور شہری مالیاتی پوزیشن کو مزید مستحکم کرنے کے مقصد سے ریاست کے تمام 762 شہری اداروں میں ون ٹائم سیٹلمنٹ اسکیم (OTS) کو نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت ریاست کے 17 میونسپل کارپوریشنوں، 200 میونسپل کونسلوں اور 545 نگر پنچایتوں میں جائیداد ٹیکس کے نادہندگان کو فائدہ ملے گا۔ شہری ترقی اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ریاستی حکومت شہری اداروں کو معاشی طور پر مضبوط اور خود انحصار بنانے کے ساتھ ساتھ عام لوگوں کو بہتر شہری سہولیات فراہم کرنے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ او ٹی ایس اسکیم اس سمت میں ایک اہم اقدام ہے۔ اس سے طویل عرصے سے زیر التواء ٹیکس بقایا جات حل ہوں گے اور ٹیکس دہندگان کو یک وقتی مالی بوجھ سے ریلیف ملے گا۔ مسٹر شرما نے بتایا کہ ون ٹائم سیٹلمنٹ اسکیم کی مدت چار ماہ مقرر کی گئی ہے اور اسے 15 اگست 2026 سے 15 دسمبر 2026 تک لاگو کیا جائے گا۔ 15 اگست سے 14 ستمبر 2026 کے درمیان شہری ادارے اس اسکیم کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ وسیع پیمانے پر تشہیر کو یقینی بنائیں گے تاکہ تمام متعلقہ ٹیکس دہندگان اور ٹیکس دہندگان زیادہ سے زیادہ ٹیکس وصول کر سکیں۔ اسکیم کے فوائد حاصل کریں۔ ٹیکس دہندگان کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے حکومت نے VAT کے تحت پراپرٹی ٹیکس کے واجبات کی ادائیگی کے لیے زیادہ سے زیادہ تین قسطیں بھی متعارف کرائی ہیں۔ ٹیکس دہندگان کو کل بقایا رقم کا ایک تہائی حصہ اسکیم کے نفاذ کی تاریخ کے 30 دنوں کے اندر، اور بقیہ دو تہائی اگلے دو ماہ میں دو ماہانہ اقساط میں جمع کرانا ہوگا۔ اس طرح، اسکیم کے تحت واجب الادا تمام رقم زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے اندر ادا کی جانی چاہیے۔ وزیر جناب اے کے شرما نے کہا کہ یہ اسکیم ٹیکس دہندگان کو اپنے پرانے واجبات کو حل کرنے کا آسان موقع فراہم کرے گی۔ یہ شہری اداروں کو مؤثر طریقے سے اور بروقت طویل عرصے سے زیر التواء محصولات کی وصولی کے قابل بنائے گا۔ اس آمدنی کو شہروں میں سڑکوں، پانی نکاسی، پینے کے پانی، صفائی ستھرائی، روشنی اور دیگر ضروری عوامی سہولیات کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت شہری اداروں کی آمدنی کے ذرائع کو مضبوط بنانے اور انہیں اپنے ترقیاتی کاموں کو آگے بڑھانے کے قابل بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ OTS اسکیم کے ذریعے، حکومت نے ٹیکس دہندگان کی سہولت اور شہری اداروں کی مالی مضبوطی دونوں کو ترجیح دی ہے۔

خواتین کو بااختیار بنانا اور خود انحصاری: ڈویژنل دیہی صنعت ٹریننگ سنٹر میں 15 روزہ ہنر مندی کی تربیت کا افتتاح

لکھنؤ: 10 اگست۔ ہنر کی بہتری کی تربیتی اسکیم کے تحت ایک 15 روزہ تربیتی پروگرام (10 اگست سے 25 اگست 2026) کا آج باضابطہ طور پر اتر پردیش کھادی اور دیہی صنعت بورڈ کے ڈویژنل ویلیج انڈسٹریز ٹریننگ سینٹر ڈالی گنج لکھنؤ میں آغاز کیا گیا۔ لکھنؤ ضلع کے مختلف علاقوں سے منتخب 50 دیہی خواتین اس تربیتی پروگرام میں حصہ لے رہی ہیں، جس میں 25 خواتین کو اسکل امپروومنٹ (ایس سی ایس پی) اسکیم کے تحت جوٹ بیگ بنانے کی تربیت دی جا رہی ہے اور 25 خواتین کو اسکل امپرومنٹ (جنرل) اسکیم کے تحت چکن کاری تجارت میں تربیت دی جا رہی ہے۔ ٹریننگ پروگرام کا افتتاح مہمان خصوصی جناب بیجناتھ راوت (چیئرمین، اتر پردیش درج فہرست ذات و قبائل کمیشن) نے کیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی جناب بیجناتھ راوت نے تمام ٹریننگ حاصل کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے خواتین پر زور دیا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بڑھا کر اور مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے چلائی جانے والی مختلف روزگار پر مبنی اسکیموں کا فائدہ اٹھا کر خود روزگار پیدا کریں اور دیسی مصنوعات کو فروغ دیں۔ تقریب میں موجود مسز مدھو تابے (ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر، انفارمیشن ڈپارٹمنٹ) نے خواتین کو صنعت کے میدان میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔ ڈسٹرکٹ ویلیج انڈسٹریز آفیسر مسٹر اودھیش کمار گوتم نے پی ایم ای جی پی، چیف منسٹر ویلیج انڈسٹریز ایمپلائمنٹ اسکیم اور چیف منسٹر یوتھ انٹرپرینیور اسسٹنٹس اسکیم کے تحت انٹرپرائز قائم کرنے کے لئے دستیاب مالی امداد کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی۔ دریں اثنا انسٹی ٹیوٹ کی پرنسپل مسز تنوجا نے مہارت کی بہتری کی تربیت سے متعلق مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

نشہ مکتی مہم کو محض نعرے تک محدود نہ رکھا جائے: منجو ورما

نشہ نوجوان نسل اور وکست بھارت 2047 کی راہ میں بڑی رکاوٹ: ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی

لکھنؤ، 10 اگست: مولانا آزاد میموریل اکیڈمی، لکھنؤ اور اسٹیٹ تکمیل الطب کالج اینڈ ہاسپٹل کے اشتراک سے "نشہ مکتی یووا فار وکست بھارت سنکلپ ابھیان" کے تحت 100 ہفتے کی ملک گیر بیداری مہم کے سلسلے میں مولانا آزاد لائبریری ہال میں طلبہ و طالبات کے درمیان پینٹنگ اور ڈرائنگ مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ طلبہ نے اپنی تخلیقات کے ذریعے نشہ سے پاک معاشرے کا پیغام دیا۔ مہمان خصوصی محترمہ منجو ورما نے کہا کہ نشہ مکتی ابھیان کو کامیاب بنانے کے لیے حکومت، تعلیمی اداروں اور سماج کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ شراب کی لائسنس پالیسی پر بھی حکومت کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے، کیونکہ نشہ کی لت سے خواتین اور بچے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر منی رام نے کہا کہ نشہ ایک سنگین طبی مسئلہ ہے جو انسان کو کئی خطرناک بیماریوں اور جسمانی و ذہنی مسائل کا شکار بنا دیتا ہے۔ نشہ کے شکار افراد کو علاج، کونسلنگ اور بازآبادکاری کی سہولت فراہم کرنا ضروری ہے۔ ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی نے وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی نشہ کے خلاف بیداری مہم کو قابلِ ستائش قرار دیتے ہوئے کہا کہ نشہ صرف ایک فرد یا خاندان نہیں بلکہ پورے معاشرے اور ملک کی ترقی کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری قومی سروے کے مطابق ملک میں تقریباً 16 کروڑ افراد شراب، 1.3 کروڑ افراد بھنگ و چرس اور 26.2 کروڑ افراد افیم اور اس سے متعلق نشہ آور اشیا استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نشہ نوجوانوں کی صحت، تعلیم اور صلاحیتوں کو متاثر کرتا ہے اور وکست بھارت 2047 کی تعمیر میں بڑی رکاوٹ بن سکتا ہے۔ مرکزی و ریاستی حکومتیں، تعلیمی ادارے اور سماجی تنظیمیں اگر مسلسل اور سنجیدہ کوشش کریں تو نشہ مکتی مہم کے مؤثر اور دیرپا نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ پروگرام میں طلبہ نور حسن اور مجاہد حسن سمیت دیگر طلبہ و طالبات نے پینٹنگز کے ذریعے "نشہ سے دوری، زندگی سے وابستگی" اور "صحت مند نوجوان، مضبوط ہندوستان" کا پیغام پیش کیا۔

نوجوانوں کو منشیات سے بچانے کیلئے مسلسل بیداری ضروری: آئی جی عبدالحمید

لینگویج یونیورسٹی میں "نوجوان نسل اور نشہ آور اشیاء سے نجات کے مسائل" کے موضوع پر قومی سیمینار کا انعقاد

لکھنؤ، 10 اگست۔ آج خواجہ معین الدین چشتی زبان یونیورسٹی میں وزیر اعظم، گورنر اتر پردیش اور وزیر اعلیٰ اتر پردیش کی ہدایات کے مطابق اور وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی انسدادِ منشیات پکھواڑے کے تحت "نوجوان نسل اور نشہ آور اشیاء سے نجات کے مسائل" کے موضوع پر ایک قومی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر این ایس ایس کوآرڈینیٹر ڈاکٹر نلنی مشرا نے اپنے تعارفی کلمات میں تمام مہمانوں کا خیر مقدم اور شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان نسل کسی بھی ملک اور معاشرے کا مستقبل ہوتی ہے اس لیے اسے منشیات جیسی مہلک لعنت سے محفوظ رکھنا ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ آج کے دور میں نشہ آور اشیاء کا بڑھتا ہوا استعمال نہ صرف نوجوانوں کی جسمانی اور ذہنی صحت کو متاثر کر رہا ہے بلکہ اس کے منفی اثرات خاندان اور پورے معاشرے پر بھی پڑ رہے ہیں۔ رجسٹرار وکاس نے کہا کہ اس قومی سیمینار کا مقصد نوجوانوں کو نشہ آور اشیاء کے نقصانات سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں اس لعنت سے دور رہنے کے لیے ترغیب دینا اور ایک صحت مند، باصلاحیت اور نشہ سے پاک معاشرے کی تشکیل میں ان کی شمولیت کو یقینی بنانا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس طرح کے بیداری پروگرام نوجوانوں میں مثبت تبدیلی لانے اور معاشرے کو منشیات سے پاک بنانے کی کوششوں کو مزید تقویت دیں گے۔ سیمینار کے مہمانِ خصوصی اتر پردیش اینٹی نارکوٹکس ٹاسک فورس کے آئی جی جناب عبدالحمید نے اپنے خطاب میں انسدادِ منشیات کی کوششوں اور معاشرے کو منشیات سے پاک بنانے کے لیے کیے جا رہے اقدامات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ منشیات کا بڑھتا ہوا استعمال نہ صرف نوجوانوں کے مستقبل کو تباہ کر رہا ہے بلکہ اس کے منفی اثرات پورے معاشرے اور خاندان کے نظام پر بھی مرتب ہو رہے ہیں۔ اس لیے منشیات کے خلاف جنگ کو محض قانونی کارروائی تک محدود نہیں رکھا جا سکتا، بلکہ اس کے لیے سماج کے ہر طبقے کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل کو منشیات کے مضر اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے مسلسل بیداری، مثبت سوچ اور صحت مند طرزِ زندگی کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ عوام میں منشیات کے نقصانات کے حوالے سے شعور پیدا کرنا اور نوجوانوں کو اس لعنت سے دور رکھنے کے لیے مؤثر رہنمائی فراہم کرنا انسدادِ منشیات کی مہم کا اہم حصہ ہے۔ جناب عبدالحمید نے تعلیمی اداروں کے کردار کو انتہائی اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹیاں اور دیگر تعلیمی ادارے نوجوانوں کی شخصیت، کردار اور مستقبل کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لیے یہاں طلبہ کو منشیات کے نقصانات سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں تعلیم، کھیل، تخلیقی سرگرمیوں اور مثبت مشاغل کی جانب راغب کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ نشیلی اشیاء سے پاک معاشرے کی تعمیر صرف حکومت یا قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ذمہ داری نہیں، بلکہ والدین، اساتذہ، تعلیمی اداروں، سماجی تنظیموں اور خود نوجوانوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اجتماعی کوششوں اور مسلسل بیداری کے ذریعے ہی ایک صحت مند، محفوظ اور منشیات سے پاک معاشرے کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔

اس قومی سیمینار کے مہمان ذی وقار اتر پردیش اینٹی نارکوٹکس ٹاسک فورس کے ایس پی جناب چکرش مشرا نے نئی نسل اور یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات کو منشیات کے استعمال سے ہونے والے سماجی اور انفرادی نقصانات سے آگاہ کیا۔ انھوں نے نوجوانوں سے منشیات سے دور رہنے اور صحت مند طرزِ زندگی اپنانے کی اپیل کی۔ اسی سلسلے میں ڈپٹی ایس پی، اینٹی نارکوٹکس ٹاسک فورس، اتر پردیش، محترمہ نیتیا گوسوامی نے بھی یونیورسٹی کے طلبہ کو انسدادِ منشیات کے حوالے سے بیدار کیا۔ انھوں نے نشیلی اشیاء کے استعمال سے ہونے والے نقصانات اور ان سے بچاؤ کے مختلف طریقوں کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ اس قومی سیمینار کی نظامت شعبۂ فارسی کے انچارج ڈاکٹر عارف عباس اور شکریے کے کلمات ڈاکٹر مرتضیٰ علی اطہر نے ادا کیا۔ اس قومی کے سیمینار کے انعقاد میں ڈاکٹر مرتضیٰ علی اطہر، نوڈل افسر، اینٹی نارکوٹکس سیل، ڈاکٹر عارف عباس، ڈاکٹر ابھے کرشنا، ڈاکٹر آشیش شاہی، ڈاکٹر راج کمار، ڈاکٹر ہمانشو، ڈاکٹر پیوش کمار ترویدی، ڈاکٹر محمد عرفان نے اہم کردار ادا کیا۔ اس قومی سیمینار میں اساتذہ کے علاوہ مختلف شعبوں کے طلبہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

آرٹیکل 341 سے مذہبی پابندی ختم کرنا ضروری: معروف انصاری

مذہب تبدیل کرنے سے دلتوں کے حقوق ختم نہیں ہوتے: الیاس
سماجی پسماندگی کو مذہب سے نہیں جوڑا جانا چاہیے: پسماندہ محاذ

لکھنؤ۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ نے بھارتی آئین کے آرٹیکل 341 کے تحت درج فہرست ذات کی شناخت کو مذہب سے جوڑنے والی شق میں ترمیم کر کے دلت مسلمانوں اور دلت عیسائیوں کو درج فہرست ذات کا فائدہ دیے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم کے قومی جنرل سکریٹری معروف انصاری نے تنظیم کے عہدیداران کے ساتھ لکھنؤ کے ضلع مجسٹریٹ کے ذریعے صدر جمہوریہ کے نام ایک میمورنڈم پیش کر کے آرٹیکل 341 میں عائد مذہبی پابندی ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ معروف انصاری نے کہا کہ بھارتی آئین کے آرٹیکل 14، 15، 16، 21 اور 25 ہر شہری کو مساوات، امتیاز سے تحفظ، مواقع کی مساوات، زندگی اور شخصی آزادی اور مذہبی آزادی جیسے بنیادی حقوق فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے باوجود 10 اگست 1950 کو جاری کیے گئے صدارتی حکم کے تحت درج فہرست ذات کی شناخت کو مذہب سے جوڑ دیا گیا، جس کے نتیجے میں ابتدا میں صرف ہندو دلتوں کو درج فہرست ذات کا فائدہ ملا اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے دلت اس سے محروم رہ گئے۔ صوبائی جنرل سکریٹری الیاس نے کہا کہ سال 1956 میں سکھ برادری اور سال 1990 میں بدھ برادری کو درج فہرست ذات کے دائرے میں شامل کیا گیا، لیکن دلت مسلمان اور دلت عیسائی آج بھی اس فائدے سے محروم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی شخص کی سماجی اور تاریخی حیثیت اس کے مذہبی عقیدے یا عبادت کے طریقے کو تبدیل کرنے سے ختم نہیں ہو جاتی۔ سماجی پسماندگی اور تاریخی محرومی کی بنیاد پر ملنے والے حقوق کو مذہب کی بنیاد پر محدود نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم کا ماننا ہے کہ درج فہرست ذات سے متعلق حقوق کے تعین میں سماجی اور تاریخی محرومی کو بنیاد بنایا جانا چاہیے۔ یہ مساوات اور سماجی انصاف کے آئینی اصولوں کے عین مطابق ہوگا۔ میمورنڈم کے ذریعے محاذ نے صدر جمہوریہ سے آرٹیکل 341 کے تحت عائد مذہبی پابندی ختم کرنے اور دلت مسلمانوں اور دلت عیسائیوں کو درج فہرست ذات کی فہرست میں شامل کرنے کی سمت میں ضروری منظوری اور سفارش فراہم کرنے کی اپیل کی۔ میمورنڈم کی ایک نقل وزیر اعظم، مرکزی وزیر برائے سماجی انصاف و تفویض اختیارات اور مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کو بھی اطلاع کے لیے بھیجی گئی ہے۔ میمورنڈم پیش کیے جانے کے دوران تنظیم کے عہدیداران اور کارکنان کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے بیشتر لوگوں کو ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کے اندر جانے کی اجازت نہیں مل سکی۔ نمائندہ وفد نے مقررہ طریقہ کار کے تحت میمورنڈم پیش کیا۔ اس موقع پر لکھنؤ کے ضلعی صدر فیض محمد، شکیل لیڈی، احتشام سمیت تنظیم کے دیگر عہدیداران اور کارکنان موجود رہے۔

چکبندی کا عمل تیز، 11 گاؤں الگ، 3 گاؤں میں عمل مکمل

لکھنؤ: 10 اگست۔ وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر گاؤں کی زمینوں کی کنسولڈیشن (چکبندی) کے زیر التوا مسائل کے حل کے لیے ایک بڑا قدم اٹھایا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ کسانوں کو سرکاری اسکیموں کے فوائد بروقت ملیں۔ چک بندی کمشنر ڈاکٹر ہرشکیش بھاسکر یشود نے بتایا کہ کچھ گاؤں میں ترقیاتی منصوبوں، دریا کے کٹاؤ، 40 فیصد سے کم چک بندی ایریا، صنعتی زونوں میں شمولیت، اور دھڑے بندی کی وجہ سے استحکام ممکن نہیں تھا۔ نتیجتاً، کنسولیڈیشن آف لینڈز ایکٹ کے سیکشن 6(1) کے تحت، سات اضلاع کے 11 گاؤں کو کنسولیڈیشن کے عمل سے باہر کر دیا گیا ہے۔ ان میں چترکوٹ ضلع کے اگرہونڈا، اورا، پلکھنی اور تیرا بزرگ شامل ہیں-12 سال سے، رائے بریلی کے اتورا بزرگ، ہاپوڑ کے اکلڈی - 11 سال سے، جسوور، تپا-فدائی پور، صلاح آباد، سنت کبیر نگر کے تپا-تریاپار، 10 سال سے جگاپور اور جگاپور کے۔ پرتاپ گڑھ-09 سال سے اور گورکھپور کے تادوا شریرام-02 سال سے، جن پر کارروائی جاری ہے۔ خصوصی کوششوں سے تین دیہاتوں میں یکجا کرنے کا عمل مکمل کیا گیا ہے۔

آستانوں سے ہمیشہ قومی یکجہتی کا پیغام ملتا ہے: راشد علی مینائی

شاہ مینا میں ملک کے لئے اجتماعی دعائیں کرائی گئیں

لکھنؤ۔ عرس شاہ مینا کے آخری دن سجادہ نشین و متولی پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی نے اپنے بیان میں کہا کہ صوفی بزرگ آستانوں سے ہر وقت قومی یکجہتی کا پیغام دیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان آستانوں پر بلا امتیاز مذہب و ملت ہزاروں لوگ دور دراز مقامات سے آتے ہیں اور اپنا دامن مراد سے بھر کر واپس جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آستانوں کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہاں لوگ اپنے مذہبی اور ذات برادری کے امتیاز سے بلند ہو کر اس طرح آپس میں شیر و شکر ہو جاتے ہیں کہ دیکھنے والا فرق محسوس نہیں کر سکتا ہے۔ سجادہ نشین نے کہا کہ ہمارے ملک ہندوستان میں لوگ ایک دوسرے کے مذہب کی پاسداری اور احترام بھی کرتے ہیں۔ یہ ہمارے ملک کی قومی یکجہتی کی شان، بیرون ملک میں دی جاتی ہے۔ جس کی جیتی جاگتی مثال حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ کا مزار پاک ہے۔ درگاہ سے سبھی مذاہب کے لوگ عقیدت رکھتے ہیں۔ آج کے دور میں اولیاء کرام کی مزارات ہندو مسلم یکجہتی اور آپسی بھائی چارہ کی بہترین مثال ثابت ہو رہی ہیں۔ عرس میں شباہت حسن شاہ سجادہ نشین، بی رضا شاہ، انور رحمٰن جیلانی آسیون، شجاع رحمان، صفی جیلانی، سید عاطف میاں جھگوا شریف، سجادہ نشین، سید صفی اظہار علی، حافظ شریف عارفی، سعید احمد عارفی، جمیل بشیری، ایاض احمد الٰہی، سنجے وارثی، بے نظیر شاہ وارثی، خاص طور سے آخری محفل میں شریک ہوئے ان کے علاوہ بچوں اور خواتین سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے آستانہ عالیہ پر حاضری دی اور اپنی مرادیں پانے کے لئے دعائیں کیں۔ اجتماعی دعا میں امتِ مسلمہ کے اتحاد، ملک و ملت کی سلامتی، پوری دنیا میں امن و امان کے ساتھ بالخصوص ملک ہندوستان میں ہر طرح کی خوشحالی، بھائی چارہ، خوب ترقی کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔